دہلی کے محاورے

سیّد ضمیر حسن دہلوی

دہلی کے محاورے

سیّد ضمیر حسن دہلوی

انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دہلی

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو (ہند) ۱۵۸۴

© سیّد ضمیر حسن دہلوی

سنِ اشاعت : ۲۰۰۸ء
قیمت : ۱۰۰؍روپے
ڈیزائن سرورق : جاوید رحمانی
بہ اہتمام : اختر زماں
کمپوزنگ : عارفہ خانم، جاوید رحمانی
طباعت : جید پریس، بلّی ماران، دہلی۔

Dehli Ke Muhaware
by : **Syed Zameer Hasan Dehlavi**
Price : .100.00
2008

ISBN : 81-7160-146-4

Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)
Urdu Ghar : 212, Rouse Avenue, New Delhi-110002
Phone : 011-23236299-23237210, Fax : 011-23239547
E-mail: urduadabndli@bol.net.in , anjuman.urdughar@gmail.com

انتساب

والدہ محترمہ کے نام

جن کی زبانِ مبارک سے یہ محاورات میرے گوش گذار ہوئے۔

سیّد ضمیر حسن دہلوی

فہرست

۱۔	حرفِ آغاز	ڈاکٹر خلیق انجم	۹
۲۔	مقدمہ	سید ضمیر حسن دہلوی	۱۱

حرفِ آغاز

ضمیر حسن دہلوی کی دلآویز شخصیت سے کون واقف نہیں ہے، گفتگو، زبان، لباس، طرزِ زندگی، غرض ہر لحاظ سے خالص دہلی والے ہیں۔ میں پرانی دلّی میں کلاں محل گلی جامن والی کے جس گھر میں رہتا تھا اس کا ایک گھر چھوڑ کر ضمیر صاحب رہتے تھے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ہم بچپن میں ایک دوسرے کے دوست تھے۔ ہاں ایک دوسرے کے شناسا تھے۔ ان کے دادا کے سگے بھائی شفیع حسن صاحب مرحوم کی شخصیت غیر معمولی تھی۔ محلے کا ہر بڑا ان کی عزت اور ہر چھوٹا ان سے خائف رہتا تھا۔ جو لڑکے گلی میں گلی ڈنڈا کھیل رہے ہوتے تھے۔ دادا آ جاتے تو وہ لڑکے پوری رفتار سے وہاں سے بھاگ جاتے اور کئی کئی دن تک دادا کو اپنی شکل نہ دکھاتے۔ دادا ٹھیک دلی کے تھے اور دلّی کی تہذیب یہاں کی زبان، محاورہ اور روزمرہ ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ضمیر حسن دہلوی نے بھی یہی تمام خصوصیات اپنے دادا سے ورثے میں حاصل کیں۔ وہی لب و لہجہ، وہی زبان اور وہی تہذیب وہی رکھ رکھاؤ غرض وہ اپنے دادا کا مکمل نمونہ ہیں۔ ضمیر صاحب اگرچہ میرے بچپن کے ساتھی ہیں لیکن ان سے کبھی ایسے تعلقات نہیں ہو سکے جس سے میں کہہ سکوں کہ ہم بچپن کے دوست ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ بہت ہی نیک، شریف اور مہذب لڑکے تھے اور میں بالکل ان کے برعکس۔ اس لیے میری دعا سلام تو رہی لیکن گہری دوستی کبھی نہیں ہو سکی۔ کالج میں بھی یہی حال رہا۔ وہ مجھ سے ایک دو سال جونیر تھے۔ لیکن تعلقات میں ایک معمولی سا فاصلہ رہا۔

وہ نظم یا نثر جو کچھ بھی لکھتے ہیں خاص دہلوی زبان ہی میں ہوتا ہے اس لیے انھوں نے اپنی تصنیفی اور تالیفی سرگرمیوں کے دائرے کو بھی غیر ضروری طور پر وسیع نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تمام تحریروں یہاں تک کہ ان کی گفتگو تک میں مرکزی نقطہ دلّی کی تہذیب، ثقافت اور زبان ہوتا ہے۔ اس طرح آج کے دور میں جب کہ دہلی کی زبان اور تہذیب پر ہر طرف سے صنعتی نظام اور تہذیب

کے اثرات کی یلغار ہے ضمیر حسن دہلوی جیسے لوگوں کا دم غنیمت ہے جو دہلوی تہذیب اور زبان کا چراغ روشن کیے ہوئے ہیں۔ گلزار دہلوی، ضمیر حسن دہلوی، ڈاکٹر اسلم پرویز، یونس جعفری، فیروز دہلوی اور ایسے ہی گنتی کے چند اور احباب کے دم سے ابھی زبان کی سطح پر دہلویت کا وجود باقی اور برقرار ہے۔ آگے چل کر بھی اردو تو یقیناً زندہ رہے گی لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس دور میں دہلویت کے نبض شناس کتنے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ زبان اور ادب کو یقینا تبدیلیوں کا ساتھ دینا چاہیے، اس سے زبان اور اس کے ادب میں تازگی اور توانائی برقرار رہتی ہے لیکن زبان کے زمینی مزاج اور اس کی زمینی خوشبو کا سلسلہ بھی اس کے شانہ بہ شانہ اگر چلتا رہے تو زبان کا وزن اور وقار ہر دور میں برقرار رہ سکتا ہے۔ دہلویت اور دہلوی زبان کے heritage کا تاج اگر اس کے سر پر سلامت رہے تو ہر دور میں اردو سر اٹھا کر چلے گی اور اس کے لیے ضروری ہے کہ اس زبان میں اور تمام کارہائے نمایاں کے ساتھ ضمیر حسن دہلوی جیسی ادبی شخصیتیں بھی پیدا ہوتی رہیں۔

ضمیر حسن دہلوی اپنی دہلوی زبان میں نظم و نثر میں تخلیقی سطح پر جو کچھ لکھتے رہے ہیں اس کا تو ایک مقام اپنی جگہ ہے لیکن بڑی بات یہ ہے کہ ادھر انھوں نے بجائے خود دہلوی زبان پر تالیفی نوعیت کے کام بھی کیے ہیں۔ کچھ دنوں پہلے دہلی اردو اکادمی نے دہلوی زبان سے متعلق ان کی ضخیم کتاب 'دہلوی اردو' شائع کی تھی اور اب انھوں نے دہلوی محاورات کا یہ لغت تیار کیا ہے جسے انجمن ترقی اردو (ہند) شائع کر رہی ہے۔ یہ اس نوعیت کے کام ہیں جو عام طور پر سہل پسند قسم کے وہ اسکالر کرنا پسند نہیں کرتے جو کالجوں اور یونی ورسٹیوں میں پڑھاتے ہیں۔ اس طرح سنجیدہ علمی کاوشوں کے نمونے تو ہمیشہ ایسے ہی ادیبوں کے ذریعے منصۂ شہود میں آتے رہے جو خاموشی کے ساتھ گوشۂ تنہائی میں بیٹھے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ سید ضمیر حسن دہلوی نے کالج کی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی اپنی ادبی سرگرمیوں کا سلسلہ برابر جاری رکھا ہے اور اس لغت کے ذریعے ایک ایسا کام پیش کیا ہے جس کی آگے چل کر یقینا ایک تاریخی اہمیت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ضمیر حسن صاحب اپنی تخلیقی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اس سنجیدہ تالیفی شغل کو برقرار رکھیں گے۔

خلیق انجم

مقدمہ

'آبِ حیات' میں مولانا محمد حسین آزاد نے میر سوزؔ کا ذکر کرتے ہوئے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک دن سودا کے ہاں میر سوزؔ تشریف لائے۔ ان دونوں میں شیخ علی حزیںؔ کی غزل کا چرچا تھا جس کا مطلع ہے:

می گرفتیم بجاتا سرِ راہے گاہے
اُوہم از لطف نہاں داشت گاہے گاہے
میر سوز مرحوم نے اپنا مطلع پڑھا:
نہیں نکسے ہے مرے دل کی اپاہے گاہے
اے فلک بہر خدا رخصتِ آہے گاہے

مرزا سن کر بولے کہ میر صاحب بچپن میں ہمارے ہاں پشور کی ڈومنیاں آیا کرتی تھیں یا جب یہ لفظ سنا تھا یا آج سنا۔ میر سوز بچارے ہنس کر چپ ہو رہے۔

پشاور کی ڈومنیاں جو نکسے اور اپاہے بولتی تھیں فارسی غزلوں کے بجائے ''ہندی چیزیں'' سناتی ہوں گی، جو ان دنوں قریب الفہم اور مقبولِ عام تھیں۔ ڈاکٹر محمد حسن نے اٹھارویں صدی کی دہلی میں اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے:

''لوگ مشاعروں اور قوالیوں میں فارسی غزلوں پر سر تو دھن لیتے تھے مگر ان کی روحیں اس طرزِ شاعری کو اپنی زبان میں سننے کی متمنی تھیں۔ فارسی سرکاری زبان تھی خواص کے لیے اب بھی وہ ذریعۂ اظہار بنی ہوئی تھی لیکن عوام کے ایک نئی سطح پر سیاسی اور سماجی اہمیت اختیار کر لینے کی بنا پر اب فارسی کی بجائے زیادہ عام فہم اور زیادہ بے ساختہ عوامی ذریعۂ اظہار کی ضرورت محسوس کی جانے لگی تھی۔''

چناں چہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے فضلی کے دل میں یہ بات آئی کہ ترجمہ "خلصِ روضۃ الشہدا" کا برنگینی عبارت وحسنِ استعاراتِ ہندی قریب الفہم مومنین ومومنات کیجیے۔ خلاصہ اس گفتگو کا یہ ہے کہ اردو جو کھڑی بولی کا ایک مخصوص روپ ہے عوام کی بول چال کی زبان بنی اور اس نے پہلی باران کے جذبۂ اظہار کو زبان دی۔ ادبی زبان اور بول چال کے فرق کو مٹایا۔ چناں چہ اٹھارویں صدی کے دہلوی شعرا کا کلام بالعموم اسی لسانی اصول کا آئینہ دار ہے۔

خوباں کو جانتا تھا گرمی کریں گے مجھ سے
دل سرد ہوگیا ہے جب سے پڑا ہے پالا
(آبرو)

چلا کشتی میں جب آگے سے وہ محبوب جاتا ہے
کبھو آنکھیں بھر آتی ہیں کبھو جی ڈوب جاتا ہے

آگے چل کر جب مرزا مظہر جانجاناںؔ، حاتمؔ، سوداؔ، ناسخؔ، شاہ نصیر اور ذوقؔ نے اپنے اپنے نقطہ ہائے نظر کے مطابق اصلاح زبان کا کام شروع کیا تو دہلی میں گاہ گاہ متروک الفاظ ومحاورات کے ساتھ جو قدیم لب ولہجے کی گونج سنائی دیتی رہی اس کا سہرا مردوں سے زیادہ عورتوں کے سر ہے عورتیں زبان کے معاملے میں قدامت پسند ہوتی ہیں۔ مردوں کے مقابلے میں ان کا ملنا جلنا باہر والوں سے کم ہوتا ہے نیز مختلف النوع اقوام اور بھانت بھانت کی زبان بولنے والوں سے بُعد کی وجہ سے ان کی زبان بگڑنے سے محفوظ رہتی ہے دوسری زبانوں کے دخیل الفاظ عورتوں کی زبان پر بہت دیر میں اور کم چڑھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے مابین بعض الفاظ کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے۔ عورتوں کا تلفظ بے شک مردوں کے مقابلے میں زیادہ صحیح المخرج ہوتا ہے اور قدرتی طور پر ان کی آواز میں جو ملائمت، لوچ اور رم موجود ہے اس سے لب ولہجے میں ایک سبھاؤ اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ دہلی کی روزمرّہ میں یہ بات بخوبی محسوس کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ بیگمات کی زبان میں پردہ پوش اصطلاحات ومحاورات موجود ہوتے ہیں مثلاً میلے سر سے ہونا، گود میں پھول جھڑنا، دوجیا ہونا، خصم کا بات کرنا اور اسی قسم کے متعدد محاورات عورتوں نے مختلف کیفیات کو ظاہر کرنے کے لیے وضع کیے اور ان کا چلن عام کیا۔

جو ہونی تھی وہ بات ہولی کہاروں
چلو لے چلو میری ڈولی کہاروں

مردوا کہتا ہے آؤ چلو آرام کریں
جس کو آرام یہ سمجھے ہے وہ آرام ہو نوج

دنیا بھر میں عورتیں باتونی مشہور ہیں۔ مردوں کی طرح انھیں الفاظ ٹٹولنے اور تولنے میں دیر نہیں لگتی۔ عورتیں نئی نئی اصطلاحیں اور محاورے گھڑتی رہتی ہیں جن میں اکثر انتہائی خوش آواز، مترنم اور پُر لطف ہوتے ہیں۔ اردو نثر میں عورتوں کی بول چال کم و بیش 'طلسم ہوش ربا'، 'باغ و بہار' اور دیگر نثری داستانوں میں سمٹ آئی ہے۔ ایک اور نمونہ واجد علی شاہ کی بیگمات کے وہ خطوط ہیں جو انھوں نے واجد علی شاہ کو مٹیا برج جانے کے بعد لکھے تھے:

زباں کے ملک کا سکّہ ہے عورت
انوکھا ہے چلن سارے جہاں سے
زباں کا فیصلہ ہے عورتوں پر
یہ باتیں مردوے لائیں کہاں سے

عورتوں کی زبان سے خدا بچائے، بیگمات کی بول چال سے گو کان آشنا نہیں۔ آنکھوں نے اوراقِ پارینہ میں ان کی جھلکیاں دیکھی ہیں۔ ان کے ممتاز محاورات پر نظر ڈالیے تو آنکھوں کے سامنے رمز و کنایہ کا ایک رنگین چمن ہوگا۔ ان کی صناعی اور طباعی کا جوہر منہ بند کلیوں کی طرح کھلتا اور خندۂ گل کی طرح لہکتا نظر آئے گا دہلی اور لکھنؤ کی دو منتخب داستانوں 'باغ و بہار' اور 'فسانۂ عجائب' کے مختصر اقتباسات اس قول کی تائید میں پیش کیے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

''اے بیرن تو میری آنکھ کی پتلی اور موئی مٹی کی نشانی ہے تیرے آنے سے میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا جب تجھے دیکھتی ہوں باغ باغ ہو جاتی ہوں تو نے مجھے نہال کیا لیکن مردوں کو خدا نے کمانے کے لیے بنایا ہے گھر میں بیٹھے رہنا انھیں لازم نہیں جو مرد نکھٹو ہو کر گھر سیتا ہے اس کو دنیا کے لوگ طعنہ مہنا دیتے ہیں۔ نہیں تو میں اپنے چمڑے کی جوتیاں بنا کر تجھے پہناؤں اور کلیجے میں ڈال رکھوں اب تم سفر کا قصد کرو خدا چاہے تو دن پھریں گے اور مفلسی کے بدلے خوشی حاصل ہوگی۔''

جانِ عالم نے باوازِ بلند کہا

''کیا تنِ نازک ہے جاں کو بھی حسد جس تن پہ ہے
کیا بدن کا رنگ ہے تہہ جس کی پیرہن پہ ہے

یہ صدا جو اہتمامِ سواری آگے آگے کرتی تھیں ان کے کان میں پڑی اور نگاہ جمالِ جانِ عالم سے لڑی سب کی سب لڑکھڑا کر ٹھٹک گئیں۔ کچھ سکتے کے عالم میں سہم کر جھجک گئیں کچھ بولیں ان درختوں سے چاند نے کھیت کیا ہے۔ کوئی بولی نہیں ری سورج چھپتا ہے کسی نے کہا غور سے دیکھ ماہ ہے ایک جھانک کر بولی یا اللہ ہے ایک نے غمزے سے کہا چاند نہیں تو تارا ہے۔ دوسری چٹکی لے کر بولی اچھال چھکا تو بڑی خام پارا ہے۔ کوئی بولی غضب کا دلدار ہے۔ کسی نے کہا دیوانیوں چپ رہو خدا جانے کیا اسرار ہے ایک نے کہا چلو نزدیک سے دیکھ کر آنکھ سینک کر کلیجہ ٹھنڈا کریں کوئی کھلاڑن کہہ اُٹھی۔ دور ہو ایسا نہ ہو اسی حسرت میں تمام عمر جل جل مریں۔ ایک نے خوب جھانک تاک کر کہا خدا جانے تم سب کے دیدوں پر چربی کہاں کی چھا گئی ہے کیا ہوا یہ تو بھلا چنگا، ہٹا کٹا مردوا ہے۔"

دہلی کی لسانی صورتِ حال یہ ہے کہ شاہ عالم ثانی کے زمانے سے بہادر شاہ ظفر تک قلعۂ معلیٰ میں زبان و بیان کے جو سانچے تیار ہوتے رہے، انھیں پر دہلی والوں نے اِکتفا کیا اور یہی اس زمانے کی اردو دنیا کے لیے تقلید کا نمونہ بنے۔ خود دہلی والوں نے کسی لسانی سانچے کی تقلید نہیں کی۔ چناں چہ قلعے کے باہر مومن، غالب جیسے منفرد شاعر پیدا ہوتے رہے اور قلعہ کے اندر ذوق اور ظفر سے ہوتی ہوئی زبان کی روایت داغ تک اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ زبان کی اس پرورش و پرداخت میں قلعہ والوں یا قلعہ والیوں کا کتنا حصّہ ہے۔ یہ جاننے کے لیے صرف اتنا عرض کرنا کافی ہے کہ قلعہ معلیٰ کی زبان کو منشی فیض الدین اور ناصر نذیر فراق کے بعد جن حضرات نے اپنی تحریر کا طرۂ امتیاز بنایا ان تک یہ زبان بیگمات کے واسطے سے پہنچی تھی۔ ڈپٹی نذیر احمد، فرحت اللہ بیگ، وزیر حسن، راشد الخیری، میر ناصر علی، سید احمد دہلوی، مرزا محمود بیگ اور یہ حقیر پُرتقصیر سب عورتوں کے مرہونِ منت ہیں۔ چناں چہ محاوراتی اسلوب کو قائم و دوائم رکھنے میں جو خدمات عورتوں نے انجام دیں وہ یقیناً مردوں کے مقابلے میں بہت وقیع ہیں۔

بہادر شاہ ظفر کے عہد پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسلم پرویز نے لکھا ہے:

"قلعۂ معلیٰ کی تہذیب کا ایک اہم جزو وہ زبان تھی جس میں شاہ عالم ثانی اور ان کے بعد ظفر نے بھرپور شاعری کی تھی اس زبان کی گونج اردو بازار سے گزرتی ہوئی کابلی دروازے کے اس تنگ و تاریک مکان تک سنائی

دیتی تھی جو ذوقؔ کا مسکن تھا اور پھر یہ گونج سننے والوں کو اپنی طرف کھینچتی تھی اسی گونج پر ذوقؔ بھی کھنچے چلے گئے اور پھر دلّی کا محاورہ اور روزمرّہ، جس طرح ذوقؔ کی شاعری میں رس بس گیا تھا اس کی دوسری اور نسبتاً زیادہ خوب صورت مثال داغؔ کے ہاں ملتی ہے۔ چوں کہ داغؔ نے اسی لال قلعے میں پرورش پائی تھی جہاں ذوقؔ کے مذاقِ سخن کی تربیت ہوئی تھی۔ قلعے میں آئے دن مشاعرے ہوا کرتے تھے۔ شہر کے نامور شعرا اور عمائدین ان میں شرکت کے لیے جاتے تھے۔ اس طرح زبان کے معاملے میں عوام و خواص کی نمائندگی کا وہ توازن قائم رہتا ہے جس پر قدمائے دہلی نے اپنے دبستان کی بنیاد رکھی تھی۔ زبان کی خوبی اس کی سلاست، عام فہمی، نرمی، موزونی، چھوٹے چھوٹے الفاظ اور بڑے بڑے مطالب پر موقوف ہے۔ محاورات وہ ننھے مرقعے میں جو کسی سماج کے تجربات، تصورات، اور تاثرات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ عام لوگوں کی زبان کو پایۂ اعتبار سے گرانا زبان کے زوال اور عدم مقبولیت کا سبب بنتا ہے۔ بیگمات نے اپنے محاوراتی اسلوب میں مجاز و مبالغہ، تشبیہ و تمثیل، مصوری و محاکات اور رمزیت و اشاریت کے سارے جوہر محفوظ کر لیے تھے اسی لیے جب ہم ان کی صدائے بازگشت سنتے ہیں تو بے قرار ہو جاتے ہیں۔ یوں تو عورتوں کے محاورات اور ضرب الامثال پر اردو میں کئی لغتیں مرتب کی گئی ہیں، البتہ ان گنت وہ محاورات ہیں جن کو بولنے والیاں ہی اب نہ رہیں۔ چناں چہ اس کندۂ ناتراش نے ضروری جانا کہ بیگمات اور خواتینِ دہلی کے محاورات کو جمع کیا جائے تا کہ زبان کا یہ قیمتی سرمایہ نئی نسل کے ذہنوں تک منتقل ہو اور بضرورت کام آئے۔ زبان کا ذوق رکھنے والوں نے ادبی شہ پاروں میں رنگارنگ محاورات ضرور پڑھے ہوں گے۔ یہاں چند محاورے مثال کے طور پر درج کیے جاتے ہیں۔

''چلوؤں لہو خشک ہونا، اُوڑا پھرنا، ٹالم ٹولے کرنا، سر بالوں کو آنا، لہو کے گھونٹ پینا، اٹھوائی کھٹوائی لینا، مارا مار کرنا، منہ تھوتھائے پڑ رہنا، سگڈّے مارتے پھرنا، دیدوں کا پانی ڈھلنا، تکلی کے سے بل نکالنا، ٹسوے

بہانا، آنکھوں پہ چربی چھا جانا، نعمت کی اماں کا کلیجہ ہونا، جھاڑ کا کانٹا بننا۔ دیدے پٹم ہونا۔"

محاوروں کے علاوہ کہاوتوں اور ضرب الامثال کا بھی ایک بیش بہا خزانہ ہے جو بیگماتی زبان میں پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

"ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی، جس کے ہاتھ ہنڈیا ڈوئی اس کا ہر کوئی، تم روٹھے ہم چھوٹے، اینٹیں دبیں روڑے اُچھلے، سرخ رو چونڈا ایمان، بھونڈا، ہریا ہر بس یہ نو یہ دس، مائی کا تھان کھیلے چوگان، بوڑھے منہ مہاسے لوگ کریں تماشا، ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ، جہاں بہو کا پسینا وہی خسر کی کھاٹ۔"

ان محاورات اور ضرب الامثال کی مدد سے کچھ مصنفین نے ابلاغ کے کمالات اور زبان کے جادو جگائے ہیں اور کچھ مصنفین صنائع کلام کی ان بھول بھلیوں میں گم ہوئے تو ساری عمر برآمد نہ ہو سکے۔

سنا ہے کوئی جاٹ سر پر چارپائی لیے کہیں جا رہا تھا۔ ایک تیلی نے دیکھ لیا اور جھٹ پھبتی کسی، "جاٹ رے جاٹ تیرے سر پہ کھاٹ"، جاٹ اس وقت تو چپ ہو گیا مگر دل میں بدلے کی بھاؤنا لیے بیٹھا رہا۔ ایک دن دیکھا کہ تیلی اپنا کولہو لیے جاتا ہے۔ جاٹ نے جواباً کہا۔ تیلی رے تیلی تیرے سر پہ کولہو، تیلی ہنسا اور کہنے لگا "پیارے کچھ جچی نہیں۔" جاٹ نے جواب دیا۔ جچے نہ جچے تو بوجھوں تو مرے گا۔ محاوراتی اسلوب کا راستہ پُل صراط سے زیادہ خطرناک ہے۔ غزل کے شعر کی طرح اس کا تعلق آمد اور برجستگی سے ہے۔ پھر یہ کہ زبان کی طراری اور ایک مخصوص معاشرتی تربیت کے بغیر اس پُرشکوہ اور پُرخطر مہم کا سر کرنا ممکن نہیں۔ محاورات کے برجستہ استعمال کے لیے کوئی قانون اور قاعدہ نہیں ہے۔ بس سینہ بہ سینہ ان کا نسل در نسل منتقل ہونا ہی ضروری ہے۔ قدماء کی نثر کا مطالعہ کیجیے تو محاوروں پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس مختصر دستاویز میں جو محاورے جمع کیے گئے ہیں وہ محاورات کا کل سرمایہ نہیں ہے۔ اس مجموعے کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ اردو بولنے والوں کی نئی نسل کو اپنی زبان اور اس کی روایت سے اجنبیت کا احساس نہ ہو۔ لیجیے اب محاورات کے فن کارانہ استعمال کے چند نمونے ملاحظہ کیجیے:

داغ کہتے ہیں جنہیں دیکھیے وہ بیٹھے ہیں
آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے

(داغ دہلوی)

الفت جتا کے دوست کو دشمن بنالیا
بے خود تمھاری عقل کے قربان جایئے

(بے خود دہلوی)

یہ کیسے بال بکھرے ہیں بنی صورت ہے کیوں غم کی
تمھارے دشمنوں کو کیا پڑی تھی میرے ماتم کی

(آغا شاعر قزلباش)

جز تیرے کسے عیش سزاوار ہوا ہے
جس دن سے خدا رکھے تو ہشیار ہوا ہے

(ضمیر دہلوی)

نکلی ہے جان یا کوئی کانٹا نکل گیا
راحت ملی ہے آج مجھے عمر بھر کے بعد

(فانی بدایونی)

ہاتھ ٹوٹیں میں نے گر چھیڑیں ہو زلفیں آپ کی
آپ کے سر کی قسم بادِ صبا تھی میں نہ تھا

(استاد رسا دہلوی)

طبقاتی نظام کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ آپ اپنی موت مر جاتا ہے۔ میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ اٹھارویں صدی میں ریختہ عوامی جذبات کے اظہار کا آلہ بنا، کچھ عرصے بعد وہ طبقاتی امتیازات کا شکار ہو گیا ہر چند کہ زبان ایک تھی ہندوی، دہلوی، یا اردو لیکن شہر میں اس زبان کے دو محاورے رائج تھے اور شرفا عوام کے محاوروں کو استعمال کرنا اپنے لیے خلافِ آدابِ زندگی تصور کرتے تھے۔ انشا نے 'دریائے لطافت' میں ایسے محلّوں کے نام گنوائے ہیں جن کے محاورے فصیح تھے بقیہ محلوں کے محاوروں کو غیر فصیح قرار دیا ہے چناں چہ مولوی ذکا اللہ اس بات کے ناقل ہیں کہ غالب نے کسی موقع پر یہ جملہ ادا کیا تھا کہ ذوق بھٹیاروں کا محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ نذیر احمد کی زبان ٹکسالی ہے لیکن ان کی تصنیف امہات الامہ کو لوگ کہتے ہیں، اس لیے نذرِ آتش کیا گیا کہ اس میں ایک محاورہ یہ بھی تھا کہ جوتیوں میں دال بٹنے لگی۔

اب 'اردوے معلّیٰ' رہی اور نہ گلی کوچوں میں بولا جانے والا ریختہ۔ جمہوری انقلابات نے ماضی کے تمام امتیازات کی جڑیں اُکھاڑ پھینکی ہیں۔ عورت مرد سب ایک ست بچھڑی زبان بول رہے

ہیں۔ جو لوگ زبان کے حسن اور محاورے کی دل بستگی کا رونا روتے تھے وہ بھی قصہ پارینہ ہوئے۔ جواب دکھائی دیتے ہیں ان کی صورتیں کل ناپید ہو جائیں گی۔ لہٰذا ضروری امر یہ ہے کہ محاورات کا یہ خزانہ کتابوں میں محفوظ رہے تاکہ، جب افراتفری اور زبان کی بے حرمتی کا دور گزر جائے تو یہ قیمتی ورثہ آنے والی نسلوں کے دل میں اُتر جائے۔

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں نہ ایسی سنیے گا
پڑھتے کسی کو سنیے گا تو دیر تلک سر دھنیے گا

محاورہ زبان کا مرکزی نقطہ ہوتا ہے یعنی وہ دائرہ جو مختصر ہونے کے باوجود اپنے گرد پھیلی ہوئی بہت ساری حقیقتوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے۔ ہمارے محاورات ہمارے مشاہدات اور طرح طرح کے تجربوں کو پیش کرتے ہیں اور انھیں کہیں عام معاشرتی انداز، کہیں فلسفیانہ اور کہیں شاعرانہ انداز سے سامنے لایا جاتا ہے اس میں گاہ گاہ پیشہ ورانہ انداز بھی شامل رہتا ہے اور طبقہ وارانہ بھی۔ اس میں ہمارے قدیم الفاظ بھی محفوظ ہیں اور قدیم روزمرّہ بھی۔ یہ عوامی زبان اور عام لب و لہجے سے قریب ہوتا ہے اور ایک حد تک اس میں تخیل، تجربے اور تجزیے کا آمیزہ بھی پایا جاتا ہے۔ محاورے پر اس پہلو سے غور کم کیا گیا کہ اس نے ہماری زبان و بیان، تہذیبی رویّوں اور معاشرتی تقاضوں سے کس طرح رشتہ پیدا کیا ان کو زبان و ادب اور معاشرت کا آئینہ دار بنایا۔

زبان میں محاورے کی حیثیت بنیادی کلمہ کی بھی ہے اور زبان کو سجانے اور سنوارنے والے عنصر کی بھی ہے، اس لیے کہ عام طور پر اہلِ زبان محاورے کے معنی یہ لیتے ہیں کہ ان کی زبان کا جو اصل ڈول اور کینڈا ہے جو اہلِ زبان کے لبوں پر آتا رہتا ہے اور جسے نسلوں کے دور بہ دور استعمال نے سانچے میں ڈھال دیا ہے اسی کو صحیح اور درست سمجھا جائے۔ اہلِ دہلی اپنی زبان میں جو محاورہ استعمال کرتے تھے اس محاورے کو ہم میر کے اس بیان کی روشنی میں زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ میرے کلام کے لیے محاورہ اہلِ دہلی ہو یا جامع مسجد کی سیڑھیاں یعنی جو زبان صحیح اور فصیح دہلی والے بولتے ہیں اور جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر یا اس کے آس پاس سنی جا سکتی ہے۔ وہی میرے کلام کی کسوٹی ہے۔ زبان دانی کا جو معیار، اہلِ شہر، اپنی شہریت، اپنی گفتگو اور اپنے لب و لہجے سے وابستہ کرتے ہیں اس کا گہرا تعلق محاورے سے ہے کہ بغیر شہر میں قیام اور اس کے باشندوں سے تعلقات، محاورے پر قدرت ہونا ممکن نہیں۔

محاورہ زبان میں استعاراتی عمل ہے جس میں کہیں تشبیہ کا رشتہ قائم ہوتا ہے کہیں تمثیل کا اور کہیں تلمیح کا۔ اس سے ایک خاص معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ یہ معنی عام لغت کے تابع نہیں ہوتے۔ محاورہ ذہنوں میں ایک تصویر یا مجسّمہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس سے وہی معنی سمجھے اور سمجھائے

جاتے ہیں جو ایک طرح سے اس محاورے کے ساتھ روایت یا ٹریڈیشن کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ زمانہ بہ زمانہ لفظ، استعارہ یا تشبیہہ وغیرہ اپنے معنی میں تبدیلیاں پیدا کر لیتے ہیں۔ الفاظ بھی شکل بدل لیتے ہیں مگر محاورہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ وہ گویا جہانِ لفظ و معنی میں ایک پتھر کی لکیر کی طرح ہوتا ہے جو صدیوں تک بلکہ ایک ایسے زمانے تک جس کا تعیّن مشکل ہے اپنے خدوخال اور نقش و نگار قائم رکھتا ہے۔ محاورات اپنے زمانے کی لفظیات اور زبان کے تہذیبی و استعاراتی استعمال کی مرّوجہ صورتوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے محاورہ زبان کی صوتیات، لفظیات اور لسانی مطالعے میں مدد دیتا ہے۔

عوامی سطح پر محاورہ ایک شعوری کوشش ہے جو ہمارے وقتی تجربات کو ہمہ وقتی صورت بخشتی ہے، اسی لیے محاورہ زمانہ بہ زمانہ اپنی رواجی حالت کو برقرار رکھتا ہے۔ چناں چہ ہم محاورے پر ایک تجسس بھری نظر ڈال کر قدیم زبان کی پرچھائیوں کو اس میں دیکھ سکتے ہیں۔

نیا سائنسی ذہن قدیم تجربات کو دامن میں سمیٹے رکھنے کا قائل نہیں، اس لیے موجودہ زبان محاوروں کے استعمال سے بے نیاز ہوتی جاتی ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ نقطۂ نظر ہمیشہ انسانی زندگی کا محور بنا رہے۔ وقت کا حرکی تصوّر رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ زمانہ ہر آن ایک نئی وضع اختیار کرتا ہے۔ ہمارا، عہد زبان و بیان سے بے توجہی کا عہد ہے۔ یہ بدلے گا تو گفتگو کا انداز بھی بدلے گا، اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانے کے لسانی تجربات اور نفسیاتی کیفیات کو محفوظ رکھا جائے محاورہ اسی لسانی خزانے کا ایک اہم عنصر ہے۔ احقر نے یہ کام اس تیقّن سے کیا ہے کہ اردو زبان اور خصوصاً دہلوی لب و لہجے کی جادونگاری کبھی نہ کبھی دوبارہ مقبولِ خاص و عام ہوگی اور لوگ اس خزینہ کی مدد سے نئے چراغ روشن کریں گے۔

ہمیں ہیں موجدِ بابِ فصاحت حضرتِ شاعر
زمانہ سیکھتا ہے ہم سے ہم وہ دلّی والے ہیں

سیّد ضمیر حسن دہلوی

آ

آبلا گلے پڑ، نہیں پڑتی تو بھی پڑ:
لڑاکو اور جھگڑالو عورت کی نسبت بولتے ہیں۔

آبے نونڈے جابے لونڈے کرنا:
وقت گزاری کرنا، ٹالے بالے میں دن گزارنا، بیکار پھرنا، حیلہ بہانا کرنا۔

آپا دھاپی پڑنا:
اپنی اپنی فکر میں مشغول ہونا۔نفسانفسی پکارنا۔

آپ خورادی آپ مرادی:
تنہا خور، اکھل کھرا، خودغرض۔

آپڑوسن گھر کا بھی لے جا:
نفع کے بجائے نقصان پہنچانا۔

آپڑوسن مجھ سی ہو:
جیسی میں بدنصیب ہوں ایسی ہی تو بھی ہوجا

آپ کاج مہا کاج:
اپنا کام اپنے کیے سے اچھا ہوتا ہے۔

آپ میاں صوبہ دار گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ:
میاں کا امیرانہ ٹھاٹھ اور بیوی برے حال۔

آپ میاں منگتے باہر کھڑے درویش:
مفلس مفلس کی مدد کیا کرے گا۔

آٹا نبڑا بوچا سٹکا:
غرض مند غرض پوری کر کے کھسک جاتا ہے۔

آٹھ آٹھ آنسو رلانا:
آزار پہنچانا، بے حد ستانا، زاروقطار رلانا۔

آٹھ پہر سُولی ہے:
ہردم ہلاکت ہے۔

آٹھوں پہر:
رات دن، ہر وقت، سدا۔

آٹے کا چراغ گھر رکھوں تو چوہا کھائے ،باہر رکھوں تو کوّا لے جائے:
کارآمد چیز کوئی نہیں چھوڑتا۔ ہر طرح مشکل ہے، نہ کیے بنتی ہے، نہ بن کیے بنتی ہے۔

آٹے کے ساتھ گھن بھی پس گیا:
قصوروار کے ساتھ بےقصور بھی مارا گیا۔

آج موئے کل دوسرا دن:
مُردے کی یاد زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔

آج کدھر سے چاند نکلا:
آج کیسے آنے کا اتفاق ہوا۔

آج کس کا منہ دیکھ کر اٹھے تھے:
منحوس شکل دیکھی تھی، مصیبت کا سامنا ہوا، بُرا دن گزرا۔

آج کے تھپے آج نہیں جلتے:
ہر بات کا نتیجہ جلدی نہیں ملتا۔ برائی کا بدلہ بہت دنوں بعد ملتا ہے۔

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر:
سب آدمی یکساں نہیں ہوتے۔

آدھی بات نہ سننا:
ذرا بھی خلاف بات نہ سننا۔

آدھی رات ادھر آدھی رات اُدھر:
ٹھیک آدھی رات نکھنڈ

آرسی مصحف دکھانا:
دولہا دلہن کو آئینہ اور قرآن دکھانا، نکاح کے بعد کی ایک رسم۔

آڑے آنا:
سپر بن جانا، پناہ بہم پہنچانا۔

آس اولاد والی:
صاحب اولاد، بامراد عورت دولت اور فرزند والی۔

آسمان ٹوٹ پڑنا:
سخت مصیبت آن پڑنا۔ آفت کا دفعتاً نازل ہونا۔

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا:
کامیابی ہوتے ہوتے رکاوٹ کا آنا۔ کسی بات کے حصول میں دیر لگنا۔

آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے:
بھلے آدمی کو برا کہنے سے خفت اٹھانی پڑتی ہے۔

آسمان میں تھگلی لگانا:
عیاری کرنا، چالاکی کرنا، کٹنیوں کے سے کام کرنا۔

آغا مینا:
بنگالے کی بولتی مینا، خوش گفتار لڑکی۔ خوش آواز بچہ۔

آفت کی پرکالہ:
شوخ شنگ، طرّار، عیّار، بدذات فتنہ انگیز۔

آگا پیچھا:
سینہ اور پیٹھ۔ پس وپیش، انجام کار، کپڑے کا اگلا پچھلا حصہ۔

آگ کھائے گا سو انگارے ہگیگا:
برائی کرنے والے کو برا نتیجہ دیکھنا ہوگا، بدی کے بدلے بدی۔ برے کام کا برا نتیجہ۔

آگ لگائے پانی کو دوڑے:
فتنہ اُٹھائے اور خود ہی مٹانے کا بہانہ کرے۔

آگ لگتی جھونپڑی جو نکلے سو لابھ:
جاتے ہوئے مال سے جو بچ جائے سو بھلا۔

آگ لگے:
غارت ہو، ملیا میٹ ہو، برباد ہو، بددعا۔

آگ میں جھونک دینا:
دیدہ ودانستہ بلا میں پھنسانا۔

آگے دیکے مروانا:
سامنے کرکے نقصان پہنچوانا۔ دیدہ دانستہ تباہ کرانا۔

آگے کو کان ہوئے:
عقل آگئی۔ آئندہ تنبیہ ہوئی، آئندہ را احتیاط۔

آگے ناتھ نہ پیچھے پگا:
ننگوڑا، ناتھا، لاوارثا، اکیلا، بے سرا

آگے ہاتھ پیچھے پات:
اس قدر غریب کہ پہننے کو کپڑا بھی نہیں۔

آلا دے نوالا:
اعلیٰ درجے پر پہنچ کر کمینہ پن دکھانے والا۔

آم کھانے سے کام یا پیڑ گننے سے:
بے فائدہ حجت سے کیا حاصل، اپنے کام سے کام رکھو، زیادہ بحث نہ کرو۔

آمنے سامنے کا بیج:
جس گھر کی بیٹی لینی ہو، اس گھر میں اپنی بیٹی بیاہنی، ادل بدل کا رشتہ۔

آنا کانی کرنا:
کانوں میں بول مارنا، سنی ان سنی کرنا۔

کس برتے پر تتا پانی:
ذرا سے مقدور پر غرور، کم زوری میں زور آوری۔

آنچل میں باندھنا:
یاد رکھنا، کسی کو دینے کے لیے کچھ تیار رکھنا۔

آندھ آنا:
موت آنا، جان پر بننا۔

آنسو ایک نہیں کلیجہ ٹوک ٹوک:
جھوٹی ہمدردی جتانا۔

آنسو پچھنا:
تسلّی ہونا، ڈھارس بندھنا، تسکین ہونا، بہت سے نقصان سے ذرا سا پورا ہو جانا۔

آنسوؤں سے منہ دھونا:
زار و قطار رونا۔

آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل:
جو چیز آنکھ کے سامنے نہ ہو اس کا قرب اور بعد بے معنی۔

آنکھ اونچی نہ ہونا:
شرم سے آنکھ نہ اُٹھانا، غیرت سے شرمانا۔

آنکھ جھپکنا:
نیند آنا، غنودگی آنا۔

آنکھ کا پانی ڈھلنا:
بے شرم و بے حیا ہو جانا۔

آنکھ کا کاجل چرانا:
عیّار ہونا، چتر ہونا۔

آنکھ کی بدی بھوں کے آگے:
کسی شخص کا عیب اس کے رشتہ دار سے بیان کرنا۔

آنکھ لجائے دھی پرائے:
مرّوت میں بیٹی بیاہ دینا۔

آنکھ مُندنا:
مرجانا، دنیا سے گزر جانا۔

آنکھ نہ ناک بنو چاندسی:
بدشکل عورت پر طنز کرنا، بطریق ہجو یہ جملہ بولا جاتا ہے۔

آنکھوں پر پلکوں کا بوجھ نہیں ہوتا:
اپنا بار دوبھر نہیں ہوتا، کام کی چیز گراں نہیں گزرتی، اپنے عزیز گراں نہیں گزرتے۔

آنکھوں پر ٹھیکری رکھ لینا:
جان بوجھ کر اندھا بن جانا، بے مرّوت بن جانا، طوطا چشم ہونا۔

آنکھوں پر چربی چھا جانا:
دوست دشمن میں تمیز نہ کرنا، بے مرّوت ہو جانا۔

آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک:
بہ دل و جان منظور، ہر طرح خوش، خوشی سے گوارا کرنا۔

آنکھوں سے نیل ڈھلنا:
قریب مرگ ہونا، جاں بلب ہونا۔

آنکھوں کو تلووں سے ملنا:
ایک قسم کی سزا، کسی دشمن کی آنکھیں نکلوا کر تلووں سے ملنا۔

آنکھوں کی سوئیاں رہ جانا:
بہت سا کام ہو جانا، صرف تھوڑا باقی رہنا۔

آنکھوں کے آگے خاک سوجھے کیا خاک:
ایک چیز آنکھوں کے آگے رکھی ہو اور اسے نہ دیکھ سکنا، اپنوں کا عیب نظر نہ آنا۔

آنکھوں میں خاک:
چشم بددور، اس خیال سے یہ کلمہ بولا جاتا ہے کہ نظر نہ لگے۔

آنکھوں میں رات کٹنا:
رات بھر جاگنا، بے خوابی، اضطراب۔

آنکھوں میں کوٹ کوٹ کر موتی بھرے ہیں:
رسیلی، چمکیلی، آنکھوں کے متعلق یہ جملہ بولا جاتا ہے۔

آنکھیں بچھانا:
انتظار کرنا، شوق سے راہ دیکھنا۔

آنکھیں پٹم ہونا:
اندھا ہو جانا۔

آنکھیں چار ہونا:
آمنے سامنے ہونا، مقابل آنا، فراست زیادہ ہونا۔

آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا:
کمال ضعف، نقاہت، کمزوری سے آنکھوں کا بے رونق ہونا۔

آنکھیں ہوئیں اوٹ دل میں آیا کھوٹ:
منہ دیکھے کی محبت پیچھے گلفت۔

آنکھیں ہوئی چار دل میں آیا پیار:
ملاقات سے محبت بڑھتی ہے۔

آنول نال گڑنا:
کسی جگہ سے محبت ہونا۔

آئی ہے جان کے ساتھ، جائے گی جنازے کے ساتھ:
جو بات سرشت میں ہو وہ مرتے دم تک نہیں جاتی۔

آئے گا کتا تو پائے کا ٹکا:
حاضر ہوگا تو بھوکا نہیں رہے گا، بے توقیری سے کھلانا۔

آئیں تو جائیں کہاں:
غصے کے مارے آپے سے باہر ہو جانا۔

آیا بندہ آئی روزی، گیا بندہ گئی روزی:
بندہ اپنا رزق اپنے ساتھ لاتا ہے۔

اب تو پتھر تلے ہاتھ دب گیا:
اب تو سخت مشکل میں پھنس گئے۔

اب سے دور:
جب کسی برے واقعہ کا ذکر کرنا ہو تو پہلے یہ کلمہ کہتے ہیں۔ یعنی زمانۂ حال سے محفوظ رہ کر۔

ابلا پری:
نازک اندام خوب صورت عورت۔

ابھی پانی کے کچے گھڑے بھرنے ہیں:
ابھی بہت مصیبت جھیلنی ہے۔

اپنا پوت پرایا ڈھینگڑا:
اپنے بیٹے کو اچھا اور دوسرے بیٹے کو برا کہنا۔

اپنا دام کھوٹا پرکھنے والے کا کیا دوش:
جب اپنی اولاد لائق نہیں تو دوسروں کے انھیں برا کہنے میں کیا حرج ہے۔

اپنا دے لڑائی مول لے:
قرض دے کر دشمن بنانا۔

اپنا سامنہ لے کر رہ جانا:
غرور ڈھینا، شیخی نکلنا، جس بات کا دعویٰ ہو اسے پورا نہ کرنے کی خجالت اُٹھانا۔

اپنا گھٹنا کھولیے آپ ہی لاجوں مرئے:
اپنا عیب ظاہر کرنے سے خجل ہونا پڑتا ہے۔

اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا:
اپنی چیز کو کوئی برا نہیں بتاتا۔

اپنی گڑیا سنوار دینا:
مقدور کے مطابق بیٹی کا بیاہ کرنا۔

اپنی دُادی پر آنا:
اپنی ہٹ اور ضِد پر آنا۔

اپنی ہائی اوروں پر چھائی:
اپنی سبکی اور خفت دوسروں پر ڈالنا۔

اپنے حق میں کانٹے بونا:
اپنے لیے خود برا کرنا۔

اپنے دام کھوٹے پرکھنے والے کا کیا دوش:
خود اپنے لوگوں میں برائی ہو تو دوسروں کے کہے کا کیا برا ماننا۔

اپنے گریبان میں مُنہ ڈالنا:
اپنا عیب دیکھ کر شرمانا اور قائل ہو جانا۔

اپنے نین کھو کے دردر مانگے بھیک:
اپنا سب کچھ گنوا کر دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا۔

اپنے نین گنوا کے دردر مانگے بھیک:
اپنا بیسہ کھو کر مفلس ہو جانا۔

اتر گئی لوئی تو کیا کرے گا کوئی:
بے حیا کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بے عزت کو شرم نہیں آتی۔

اُترن پُترن:
اترے اترائے کپڑے۔

اتنی سی جان گز بھر کی زبان:
چھوٹی سی عمر میں زبان درازی۔

اُتھل پُتھل ہونا:
نیچے اوپر ہونا، بکھر جانا۔

لتر کے گھر تیتر باہر باندھوں کہ بھیتر:
اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

اٹوائی کھٹوائی لے کر پڑنا:
غصہ یا غم کے سبب الگ جا کر لیٹ جانا، ناراضگی کا اظہار کرنا۔

اُٹھان:
پرورش۔

اٹھاؤ بیوی مونڈھا، کنبہ کا کنبہ بھونڈا:
سارا خاندان خراب ہے، ایک بھی شخص اچھا نہیں۔

اٹھاؤ چولہا:
ایک جگہ قیام نہ رکھنے والی، ہر جائی۔

اٹھتے جوتی بیٹھتے لات:
نہایت ذلّت سے رکھنا۔

اُٹھ کر پھلی نہیں پھوڑتی:
نہایت سست، کاہل اور کام چور ہے۔

اچھا بچھا:
تندرست، توانا، بھلا چنگا۔

اچھا کیا خدا نے برا کیا بندے نے:
بربادی کا ذمے دار آدمی کو ٹھہرایا جاتا ہے اور اچھے کام پر داد نہیں ملتی۔

اچھال چھکا:
عیار عورت، حرافہ، ہوائی دیدہ۔

اچھوتی کوکھ:
وہ عورت جس کا کوئی بچہ مرا نہ ہو۔

اچھی کی خدا نے بری کی بندے نے:
جب کچھ نقصان ہوتا ہے تو وہ کسی آدمی کے سر آتا ہے اور فائدہ خدا کی طرف سے۔

احدی:
نہایت سست، کاہل، کام چور۔

اُدھم:
شوخی، شرارت، اُچھل کود۔

اُڈُ واڈُ و کرنا:
نکّو بنانا، رسوا کرنا، عیب لگانا۔

ارواح بھٹکنا:
مردے کی روح کا اپنے عزیز کی یاد میں پھرنا۔

ارے میرے کرم جہاں ٹٹولا وہیں نرم:
آڑے وقت میں نصیب کا یاور نہ ہونا۔

اڑھائی چلّو لہو پینا:
مار ڈالنا، غصہ میں عورتیں یہ کلمہ کہتی ہیں۔

ازار کی روح سے بدتر:
نکما، بے کار، گھناؤنا۔

ازار میں ڈال کر پہننا:
ڈر نہ ماننا، خطرے میں نہ لانا، مغلوب کر لینا۔

ازغیبی دھکّا لگنا:
آسمانی بلا نازل ہونا، ناگہانی آفت آنا۔

اس کان سنا اس کان اڑایا:
سنی ان سنی کی، دھیان نہیں دیا، توجہ نہیں کی۔

اسے چھپاؤ اسے نکالو:
سرمو فرق نہ ہونا، یکساں ہونا۔

اش اش کرنا:
واہ واہ کرنا، خوشی کے مارے وجد کرنا، تحسین و آفریں کرنا، موجودہ املا: عش عش

اشراف پانو پڑے کمینہ سر چڑھے:
رذیل شریف کی قدر نہیں کرتا۔

اشراف وہ ہیں جس کے پاس اشرفی:
روپیہ پیسے والے کی عزت ہوتی ہے۔

اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مہر:
جو شخص فضول خرچ ہونے کے باوجود چھوٹے خرچوں میں خست کرے۔

اشغلا چھوڑنا:
طوفان اٹھانا، بہتان لگانا، فتنہ بپا کرنا، لڑوانا۔

اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں:
کمینہ آدمی کمینہ پن ضرور کرتا ہے۔

اصیل گھوڑے کو چابک کی حاجت نہیں ہوتی:
شریف کو ملامت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اُف کر دینا:
خاک اُڑانا، برباد کرنا، صفایا کر دینا، مٹ جانا۔

اکل کُھرا:
خود غرض، غیر مانوس، روکھا، وہ شخص جو ملنسار نہ ہو۔

اگھو مگھو کرنا:
چراغ کی لَو تک ہاتھ لے جا کر بچے کے منہ پر ملنا، بچہ بہلانے کا کھیل۔

اگھن جو لے ادھن:

اس مہینے دن بہت چھوٹا ہوتا ہے۔

الا راسی جیوڑا:

لااُبالی مزاج، من موجی۔

الا یچی بہن:

آدھی آدھی الا یچی کھا کر بہنا پا کرنا، قلعہ کی ایک رسم تھی۔

الٰہی مہر:

امانت، جوں کی توں، صحیح سلامت۔

الٹا توا:

کالا کلوٹا۔

اُلفتہ:

ایرا غیرا، بیگانہ، اجنبی، غیر مستحق۔

الف کے نام بے نہ جاننا:

بالکل جاہل ہونا۔

اللہ آمین سے پالنا:

دعائیں مانگ مانگ کر پرورش کرنا، ناز پروری کرنا۔

اللہ اللہ کرو:

جھوٹ نہ بولو، فریب نہ کرو۔

اللہ بیلی:

اللہ نگہبان، خدا حافظ۔

اللہ رکھو:

سلامت رہے، چشم بددور، بچے کا ذکر کرتے وقت کی دعا۔

اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری:

خدا کا ڈر نہیں تو لوگوں کا کیا ڈر۔

اللہ کے گھر سے پھرنا:

مرتے مرتے بچنا، صدمہ اُٹھا کر زندہ رہنا۔

اللّے تللّے کرنا:

بے دریغ صرف کرنا، خوب خرچ کر کے عیش وعشرت سے رہنا۔

الم نشرح کرنا:

بات کو خوب پھیلانا، تشہیر کرنا۔

امرّیاں:

آموں کے درخت کا جھنڈ، آموں کا باغ۔

امکا ڈھمکا:

ایرا غیرا، حقارت سے کسی کا ذکر کرنا، بے قدر آدمی۔

امن چین:

زلزلہ، بھونچال۔

الو کا گوشت کھلانا:

احمق بنانا، غلام کر لینا، قبضے میں کر لینا۔

الھڑ:

کمسن، نوخیز، لاپرواہ۔

امام ضامن کا روپیہ:

سفر کے وقت بازو پر باندھنے والا سکہ جس سے مسافر کی حفاظت مقصود ہوتی ہے۔

امی جمی:

امن وامان، غدر کے بعد کا پرسکون ماحول۔

انا:
دودھ پلانے والی۔

انا ڑی کا سودا بارہ باٹ:
ناتجربے کار کا سودا ناقابلِ اعتبار، بے ترتیب، بے ڈھنگا۔

انتڑی میں روپ بُقچی میں چھب:
اچھے کھانے پر روپ رنگ اور اچھا پہننے پر شان و شوکت۔

ان تلوں میں تیل نہیں:
فائدے کی امید نہ ہونا، بے فیض آدمی کے لیے بولتے ہیں۔

انداز پٹی:
نخرہائی، ناز و انداز دکھانے والی۔

اندھا بانٹے ریوڑیاں ہر پھر اپنوں کو دے:
آدمی اپنے رشتہ داروں اور ملنے والوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

اندھا کیا چاہے دو آنکھیں:
حاجت مند اپنی حاجت روائی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔

اندھیری:
سقہ گھر میں آتے وقت جو کپڑا منہ پر ڈالتے ہیں۔

اندھیرے گھر کا چراغ:
بیٹا، اکلوتی اولاد۔

انڈے بچے:
چرک حشفہ، وہ سفیدی جو غیر مختون بچوں کی سپاری یعنی حشفہ میں پیدا ہوتی ہے۔

اَن کا کیڑا:
آدمی، جو اناج کھاتا ہے۔

انگاروں پر لوٹنا:
حسد میں جلنا۔

انگ لگنا:
کھانے کا جزوِ بدن ہونا۔

انگلیٹ:
جسامت، ڈیل ڈول، اُٹھان۔

ان گنا مہینہ:
حمل کا آٹھواں مہینہ۔

انگھڑ:
بدتمیز، ناشائستہ، اُجڈ۔

انمنا:
ناساز، کسل مند، علیل۔

اَن ہوا:
غیر شخص اجنبی۔

انیا خنیاں:
ایری غیری، املی ڈھمکی۔

انیس بیس ہونا:
ذرا سا فرق ہونا۔

اوت نپوتا:

بے اولاد، ایک کوسنا ہے۔

اوپر تلے کے:

دو بھائی یا دو بہنیں جن کے بیچ میں کوئی بھائی بہن نہ ہو۔

اوپر والیاں:

چڑیلیں، ماما اصیلیں، پیش خدمت عورتیں۔

اوپری خلل:

سایہ جن و پری۔

اوڑ بیچ کھڑ بیچ:

اعتراض، کہن سُن، بحث مباحثہ لڑائی جھگڑا۔

اوسان گئی:

حواس باختہ، بدحواس۔

اوسوں پیاس نہیں بجھتی:

تھوڑی میں گزارا نہیں ہوتا۔ اصل شے نہ ملے تو کسی سے تسلی نہیں ہوتی۔

اوکھلی میں دیا سر تو موسل سے کیا ڈرنا:

جب خطرناک کام اختیار کیا تو مصیبت سے کیا ڈرنا۔

اوگرا:

ابالا، بن گھی کا، بدمزہ۔

اُول جلُول:

بے ترتیب، بے تکے۔

اِونٹ پادے گا پادے گا، پادے گا تو پھس:

باوجود دعویٰ متانت کے بے وقوفی کی بات کہنا۔

اونٹ کی پکڑ کتے کی جھپٹ دونوں خطرناک ہیں:

مطلب ظاہر ہے۔

اونٹ کے گلے میں بلّی:

قیمتی چیز کے ساتھ کم قیمت چیز خریدنے کی شرط۔

اونٹ کے منہ میں زیرہ:

جب بہت کھانے والے کو تھوڑی خوراک دی جائے۔

اونچی دکان پھیکا پکوان:

نام بڑا اور کام تھوڑا۔

اوندھے منہ شیطان کا دھکا:

مصیبت پر مصیبت نازل ہونا۔

اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ:

ناراض کو تھوڑی چھیڑ چھاڑ بہت ہے۔

ایتر کے گھر تیتر، باہر باندھوں کے بھیتر:

شیخی خورے کے ہاتھ ذرا سی چیز لگ جاتی ہے تو وہ اتراتا ہے۔

ایتری نے دیا تیتری نے کھایا، جیب چلی نہ سواد آیا:

ایسی ذرا سی چیز دی کہ منہ تک نہ چلا اوچھی اور کم ظرف عورت کے لیے بولتے ہیں۔

ایڑی پر سے وارنا:
کسی چیز کو صدقے اُتارنا، حقارت کے موقع پر بولا جاتا ہے۔
ایسا ویسا بھاتا نہیں، خوان ملو کا آتا نہیں:
محتاجی میں عالی مزاجی۔
ایسی میخ ماری کہ پار نکل گئی:
خوب زک دی اور مطلب براری کی۔
ایسی نہ ہوتی کھنہاری تو کاہے کو پھرتی ماری ماری:
مصیبت زدہ ہی دربدر مارا مارا پھرتا ہے۔
ایسے پر تین حرف بھیجتے ہیں:
لعنت بھیجنا۔
ایسے گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ:
یعنی بالکل معدوم ہو گئے۔
ایسے لڑکے بہت کھلائے ہیں:
ہم پھسلانے میں آنے والے نہیں ہیں۔
ایسے ہوتے تو عید بقرعید پر کام آتے:
جو شخص کسی لائق نہ ہو اس کی نسبت بولتے ہیں۔
ایک آنکھ پھوٹتی ہے تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں:
ایک بچہ کے مرجانے سے دوسرا زیادہ عزیز ہو جاتا ہے۔ مرغوب شے کے تلف ہونے پر باقی کو مغتنم سمجھا جاتا ہے۔

ایک آنکھ کی چار آنکھیں ہونا:
ہوشیار اور چالاک ہو جانا۔
ایک آنکھ میں لہر بہر، ایک آنکھ میں خدائی قہر:
ایک اولاد کو سمجھنا اور دوسرے کا حق مارنا۔
ایک آنکھ نہ بھانا:
بالکل پسند نہ آنا۔
ایکا ایکی:
ناگاہ، دفعتاً، یکبارگی، اچانک۔
ایک اور ایک گیارہ:
ایک کے ساتھ دوسرے کا ملنا تقویت کا باعث ہوتا ہے۔
ایک انار سو بیمار:
ایک چیز کے طلب گار بہت ہیں۔
ایک انڈا وہ بھی گندا:
اکلوتے ناخلف بچہ کی نسبت بولتے ہیں۔
ایک ایک کا منہ تکنا:
نہوتی کے سبب ایک ایک کو دیکھنا اور مدد کی امید کرنا۔
ایک اینٹ کے لیے مسجد ڈھانا:
تھوڑے نفع کے لیے نقصان عظیم گوارا کرنا۔
ایک بیٹے کی ماں کیا، اور سو روپیہ کی پونجی کیا:
اس کی بہت وقعت نہیں ہوتی۔

ایک پاپی ناؤ کو ڈبوتا ہے:
ایک کے سبب سب کو نقصان ہوتا ہے۔

ایک پڑے لوٹتے ہیں دوسرے چوکھی مانگتے ہیں:
بے فیض کے پاس امیدوار ہونا۔

ایک پنتھ دو کاج:
ایک کام کرتے ہوئے دوسرا کام بھی کر لینا۔

ایک تو بھال دوسرے کندھے کدال:
ہر وقت مصیبت میں مبتلا رہنا۔

ایک تو پدنی تھی ہی گھر دوسری آئی ڈولی چڑھ:
برائی میں برائی بڑھنا۔

ایک تو چوری دوسرے سرزوری:
تصور کر کے دھمکانا۔

ایک تو چوری دوسرے سینہ زوری:
اپنے قصور کو دھینگا دھینگی سے نہ ماننا۔

ایک تو کانی بیٹی بیاہی پوچھنے والوں نے کھرا کھایا:
ندامت پر ندامت اُٹھانا۔

ایک تو کانی بیٹی بیاہی، پوچھنے والوں نے گھری لجائی:
ندامت پر ندامت اُٹھانا۔

ایک تو کریلا دوسرے نیم چڑھا:
بری کو بری صحبت نے بگاڑ دیا۔

ایک تو مُوا ان بھاتا تھا دوسرے سہی سانج آتا تھا:
سخت نفرت کے سبب بولتے ہیں۔

ایک تو گھر گھالوں آپنا دوسرے پاس پڑوس:
جو اپنے نقصان کے ساتھ دوسروں کو بھی ضرر پہنچائے۔

ایک توے کی روٹی، کیا چھوٹی کیا موٹی:
ایک گھر یا خاندان کے سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ برابری کا دعویٰ۔

ایک تھیلی کے چٹے بٹے:
ایک ہی مزاج اور شعار رکھنے والے ایک خاندان کے لوگ۔

ایک ٹانگ پھرنا:
متواتر پھرنا، بیٹھ کر دم نہ لینا۔

ایک ٹکا میری گانٹھی لڈو کھاؤں یا ماٹھی:
اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

ایک جان کرنا:
پیس کر یا ملا کر ایک جیسا کرنا۔

ایک جان ہزار ارمان:
جان کے ساتھ امیدیں لگی رہتی ہیں۔

ایک چُپ سو کو ہرائے:
ایک خاموشی سو جوابوں کا جواب ہے۔
ایک چھینکے ایک ناک کاٹے:
ذرا سے کام کو دشوار سمجھ کر دوسرے سے امداد کا خواہاں ہونا۔ آدھا کام کوئی کرے اور آدھا کوئی سرانجام دے۔
ایک حمام میں سبھی ننگے:
ایک حال میں سب گرفتار ہیں۔
ایک خطا در خطا تیسری خطا مادر بخطا:
بار بار برائی کرنا شریف کا کام نہیں۔
ایک در بند ہزار در کھلے:
کسی جگہ کی آمدنی بند ہونے پر بولتے ہیں۔
ایک دم کا دمامہ ہے:
چند روزہ زندگی کے لیے بڑے بڑے کام کرنے پڑتے ہیں۔
ایک دن مہمان دو دن مہمان تیسرے دن بلائے جان:
آدمی زیادہ سر ہونے سے دوبھر ہو جاتا ہے۔
ایک رنگ آنا ایک رنگ جانا:
چہرے کا رنگ اُڑنا، خوف یا دہشت سے ہراساں ہونا۔
ایک کا منہ شکر سے بھرا جاتا ہے سو کا منہ خاک سے بھی نہیں بھرا جاتا:
ایک شخص کی خبر گیری تو اچھی طرح ہو سکتی ہے ایک گروہ کی نہیں ہو سکتی۔

ایک کو پانی ایک کو کیچ:
انصاف سے داد و دہش نہ کرنا۔
ایک کو سائی دوسرے کو بدھائی:
ایک سے معاملہ کرنا دوسرے کو پھانسے رکھنا۔
ایک کھائے ملیدہ ایک کھائے بُھس:
اپنا اپنا مقسوم ہے۔
ایک کہو نہ دس سنو:
نہ کسی کو برا کہو نہ جواب سنو۔
ایک کی سیر دو کا تماشا:
جھمگٹا اچھا نہیں ہوتا۔
ایک کی لاٹھی دس جنے کا بوجھ:
ایک کی کمائی پر بہتوں کا گزارہ۔
ایک گھر بچے تو سب گھر رچے:
ایک شخص کے صاحب ثروت ہونے سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔
ایک گھڑی کی بے حیائی سارے دن کا آدھار:
تھوڑی سی بے مروتی بہت سے نقصان سے بچاتی ہے۔
ایک لاٹھی سب کو ہانکنا:
ایک ہی حکم سب پر جاری کرنا۔
ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے:
ایک شخص کے برا ہونے سے ساری قوم کی بدنامی ہوتی ہے۔

ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں:
دو ضدیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔

ایک میان میں دو چھریاں نہیں رہ سکتیں:
دو ضدیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔

ایک یار جب دوسے رہی، جیسے ایک تیسے اسی:
عورت کی پارسائی یہ ہے کہ ایک مرد کی ہو کر رہے۔

ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا:
خوش پوشا کی ظاہری عزّت کا سبب ہے۔

ایک نہ شُد دو شُد:
ایک عجیب امر کے بعد دوسرے کا واقع ہونا۔

ایک ہاتھ تالی نہیں بجتی:
لڑائی ایک طرف سے نہیں ہوتی۔

ایک بر ایک:
آزمودہ، امتحان کیا ہوا، مجرّب، زود اثر۔

ایک ہنستا بھلا نہ ایک روتا بھلا:
تنہائی کسی حالت میں اچھی نہیں۔

ایمان دار کھائے بوٹی بے ایمان کھائے روٹی:
ایمان دار غیرت مند ہوتا ہے اور بے ایمان ہر طرح اپنا کام نکالتا ہے۔

ایمان ہے تو سب کچھ ہے:
ایمان کی حفاظت مقدم ہے۔

اینٹ کا گھر مٹی کر دینا:
خاک میں ملا دینا، برباد کرنا۔

اینٹ کا گھر مٹی ہو گیا:
ساری محنت برباد ہو گئی، کیا کرایا خاک میں مل گیا۔

اینٹھن:
تناؤ، کھچاؤ، ناراضگی۔

اینچا کھینچا وہ پھرے جو پرائے بیچ میں پڑے:
ضامن ہونا مصیبت لاتا ہے۔

اینچن چھوڑ گھسیٹن میں پڑنا:
فائدے کے بجائے بلائے ناگہانی میں اُلجھنا۔

ب

بالو کی بھیت اوچھے کی میت:
ناقابل بھروسہ، یہ دونوں بے اعتبار ہیں۔

بات بات میں چھری کٹاری:
ہر بات میں کُشت خون کی تیاری۔

بات پر بات یاد آتی ہے:
ذکر میں ذکر آجاتا ہے۔

بات جو چاہے آپنی پانی مانگ نہ پی:
اپنی عزت چاہے تو احسان نہ لے۔
بات کا بتنگڑ ہو گیا:
ذرا سی بات بہت بڑھ گئی۔
بات کھٹائی میں پڑ گئی:
دیر ہو گئی، لیت و لال میں بات کا پڑ جانا۔
بات کہی پرائی ہوئی:
منہ سے نکلی بات چھپائے نہیں چھپتی۔
بات کی بات خرافات کی خرافات:
باتوں باتوں میں کسی کو برا کہنا، بیہودہ گوئی، لغویات۔
بات لاکھ کی کرنی خاک کی
باتیں عمدہ کام واہیات۔
باتیں ملکانا:
بچوں کی بات کے بارے میں کہتے ہیں، مزے مزے کی باتیں کرنا۔
باپ پر پوت پراپت گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا:
خاندانی مزاج ضرور رنگ لاتا ہے۔
بادشاہوں اور دریاؤں کا پھیر کس نے پایا ہے:
بادشاہوں کا مافی الضمیر دریافت کرنا محال ہے۔
بادشاہی احدی:
آرام طلب، سخت کاہل۔

بادلہ منڈھے سے نیم نہیں چھپتا:
برائی چھپائے سے نہیں چھپتی۔
بارہ برس پیچھے کوڑی کے دن بھی پھرتے ہیں:
ہمیشہ تنگ دستی نہیں رہتی، اچھے دن سب کے آتے ہیں۔
بارہ برس دلّی میں رہے اور بھاڑ جھونکا:
اچھے لوگوں میں رہ کر بھی کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔
بارہ برس میں فقیری اور امیری کی بو جاتی ہے:
عادت بہت دیر میں بدلتی ہے۔
باسی بچے نہ کتا کھائے:
جو ملے سو کھالو۔
باسی بھات میں اللہ میاں کا کیا نہوڑا:
نکمّے مال میں احسان کیا جتانا۔
باسی پھولوں باس نہیں پردیسی بلم تیری آس نہیں:
پردیسی سے امید بے کار ہے۔
باسی کڑھی میں اُبال آیا:
جوش جس کے سبب ظرف سے باہر نکل پڑے، کم طاقتی میں حوصلہ دکھانا۔
باقی کا مارا گاؤں چلموں کا مارا چولہا اور اولوں کا مارا کھیت پنپتا نہیں:
خراج کا باقی ہونا، اولوں کا پڑنا، چلموں کا بھرنا، گاؤں، کھیت اور چولہے کے لیے برا ہے۔

بال بال گج موتی پرونا:
خوب آراستہ کرنا، ایڑی سے چوٹی تک سنگھار کرنا۔

بال بال گنہگار ہے:
کلمۂ انکساری مبالغۂ گناہ۔

بال بیکا نہ ہونا:
ذرا بھی صدمہ نہ پہنچنا۔

بال کی کھال ہندی کی چندی:
کسی بات کی بہت تحقیق کرنا۔

بال ہٹ، تریا ہٹ، راج ہٹ:
ان تینوں کی ضد مشہور ہے۔

بامن کی بیٹی کلمہ پڑھے:
نہایت خوش ذائقہ چیز کی تعریف میں مسلمان بولتے ہیں۔

بانٹے کی بان نہ جائے کتا موتے ٹانگ اٹھائے:
کوئی باوجود فہمائش کے اپنی ناشائستگی سے باز نہ آئے تو یہ کہتے ہیں۔

بانجھ اچھی ایک وانجھ بری:
ایک رتی کامیابی سے ناکامی بہتر ہے۔

بانجھ بنجوٹی شیطان کی لنگوٹی:
بے اولادی عورت کی کچھ عزت نہیں ہوتی۔

باندھ کیسہ کھا حریسہ:
روپے سے سب کام نکلتے ہیں۔

باندی کے آگے باندی، مینہ دیکھے نہ آندھی:
ذی رتبہ کمینے کی تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھتا۔

بانس پر چڑھانا:
بدنام کرنا، تشہیر کرنا۔

بانس چڑھے گُڑ کھائے:
بے حیا، بے غیرت چین کی بنسی بجاتے ہیں۔

باوا آدم نرالا:
طور طریقے جدا ہونا۔

باوا بھلا نہ بھیا سب سے بھلا روپیہ:
روپے کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کے آگے رشتہ بے کار ثابت ہوتا ہے۔

باوا کمائے بیٹا اُڑائے:
فضول خرچ اولاد کے لیے بولتے ہیں۔

باہر لمبی لمبی دھوتی، بھیتر مردے کی روٹی:
ظاہر اچھا باطن خراب۔

باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی قہر کی ماری:
ظاہری نمود اور گھر میں کچھ نہیں۔

باہر میاں ہفت ہزاری، گھر میں بیوی کرموں ماری:
میاں نواب بنے پھرتے ہیں اور بیوی نصیب کو روتی ہے۔

باؤلا کتا ہرن کھدیڑے:
اپنی طاقت سے زیادہ حوصلہ کرنا۔
باؤلی کھاٹ کے باؤلے پائے۔ باؤلی رانڈ کے باؤلے جائے:
جیسے والدین ہوتے ہیں ویسی ہی اولاد ہوتی ہے۔ بُرے ماں باپ بُرے بچّے۔
باؤلے کو آگ بتائی اس نے لے گھر ہی میں لگائی:
بے عقل کے ساتھ احسان مضرت کا باعث ہوتا ہے۔
باؤلے گاؤں میں اونٹ آیا لوگوں نے جانا پرمیشر آئے:
بے وقوف لوگ ہر شے کو تعجب سے دیکھتے ہیں۔
بپھرے رزالے اور بھوکے اشراف سے ڈریئے:
کمینہ دولت سے اور شریف بھوک سے بہکتا ہے۔
بتاسے کی طرح بیٹھ جانا:
غم یا بیماری کی وجہ سے دفعتہً لاغر ہو جانا۔
بتھوے کا ساگ کن ساگوں میں خلیا ساس کن ساسوں میں:
ادنیٰ چیز کی کوئی قدر نہیں کرتا۔
بتیس دانت کی بھا کا خالی نہیں جاتی:
آدمی کا کوسا کچھ نہ کچھ نقصان پہنچا دیتا ہے۔

بتورے میں سے اُپلے ہی نکلیں گے:
بروں سے برے لچھن ظاہر ہوں گے۔
بجا دے خُنیا ڈھولکی میاں خیر سے آئے:
کسی کمزور کے ہاتھ سے بُرا کام ہو تو طنزاً بولتے ہیں۔ نکھٹو کو چھیڑنے کے لیے بھی کہا جاتا ہے۔
بجلی بسنت:
تیز، چالاک، تُرتُریا، غضب ناک۔
بجلی کانسی پر پڑتی ہے:
نامور چور پکڑا جاتا ہے، آفت غریبوں پر ہی آتی ہے۔
بچ لے جما آندھی آئی:
آفت آنے سے پہلے بچاؤ کرنا چاہیے۔
بچھڑا کھونٹے ہی کے بل کودتا ہے:
حمایتی کے بھروسے تقویت ہوتی ہے۔
بچھو کا منتر نہ جانے بانبی میں ہاتھ ڈالے:
ذرا سے کام کی لیاقت نہ رکھتا ہو اور بڑے کام کا ذمہ لے۔
بخت اڑ گئے بلندی رہ گئی:
افلاس کی حالت میں نخوت کرنا، مفلسی میں امیرانہ مزاج رکھنا۔

بختاور کا آٹا گیلا، کم بخت کی دال پتلی:

سخی اپنے مال سے سلوک کرتا ہے، اور بخیل صرف باتوں میں ٹالتا ہے۔

بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا:

نقصان پہنچانے والے دوستوں سے اکیلا بھلا۔

بد اچھا بدنام برا:

رسوا ہونا بدکاری سے بھی زیادہ برا ہے۔

بدلی کی دھوپ جب نکلے جب تیز:

بدمزاج کی نسبت بولتے ہیں۔

بدلی میں دن دیسے پھوہڑ بیٹھی پیسے:

جب کام کا وقت نکل جائے تب کام کرنا، موقع کا لحاظ نہ رکھنا۔

بدن میں دم نہیں نام زور آور:

صفت کے خلاف موصوف کا ہونا۔

بڈھیا لوہے کے چنے ہیں:

علم کا حاصل کرنا سخت کام ہے۔

بڈھیا مری بلا سے آگرہ تو دیکھ لیا:

مراد کے ملنے سے نقصان کی پرواہ نہیں ہوتی۔

بڈھی گھوڑی لال لگام:

نازیبا آرائش، ایسا کام جو عمر کے مطابق نہ ہو۔

برا بیٹا اور کھوٹا پیسہ وقت پر کام آتا ہے:

معنی ظاہر ہیں۔

برات کی سو بھابا جا ارتھی کی سو بھا رونا:

ہر بات اپنے موقع محل پر اچھی لگتی ہے۔

برا کرے تائی با منا بھلا کرے مرے بھاگ:

کام بنے تو بھلائی اپنے ذمے اور نہ بنے تو برائی دوسرے پر۔

برتن سے برتن کھٹک ہی جاتا ہے:

گھر والوں میں کسی نہ کسی بات پر تکرار ہو جاتی ہے۔

برے اسوج تو ناج کی موج:

حالات ساز گار ہوں تو بیڑا پار ہے۔

برسے نہ برسائے ناحق جی ترسائے:

کسی طرح رحم نہ آئے، کام بننے کی کوئی صورت نہ ہو۔

برگی ڈالنا:

جادو کرنا، اپنا مطیع بنا لینا۔

بُری بست:

حرام چیز، بد جانور۔

برے بھلے میں چار انگل کا انتر ہے:

برے بھلے میں فرق ظاہر ہے۔

برے تجھ سے ڈریئے تیرے آگے کچھ دھریئے:

برے سے ڈر کر اسے کچھ دینا پڑتا ہے۔

بڑا بول آگے آ کر رہتا ہے:
مغرور کو ذلّت اُٹھانی پڑتی ہے۔

بڑا بول قاضی کا پیادہ:
تکبّر کرنا کسی حال میں اچھا نہیں۔

بڑا نوالہ کھائے بڑا بول نہ بولے:
غرور سے پرہیز کرے چاہے عیش کی بنسی بجائے۔

بڑوں کی بات بڑی ہوتی ہے:
بزرگوں کا کہا فائدہ مند ہوتا ہے۔

بڑھا تو میر، گھٹا تو فقیر، مرا تو پیر:
یعنی ہر حالت میں اچھا ہی رہا۔

بڑھیا دیوانی ہوئی پرائے برتن اُٹھانے لگی:
بے وقوف بھی اپنا فائدہ چاہتا ہے۔

بڑھیا کے مرنے کا رنج نہیں مگر فرشتوں نے گھر دیکھ لیا:
مصیبت آ کر ٹل جاتی ہے مگر دھڑکا لگا رہتا ہے۔

بڑی بہو کو بلاؤ کھیر میں نون ڈالے:
ہوشیار کے ہاتھ سے کام بگڑے تو بولتے ہیں۔

بڑی چیز:
قرآن مجید۔

بڑی فجر چولے پر نظر:
جو شخص دن بھر کھانے سے کام رکھے۔

بڑے برتن کی کھرچن بھی بہت ہوتی ہے:
بگڑے رئیسوں سے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

بڑے بول کا سر نیچا:
غرور کرنے والے کو پشیمانی ہوتی ہے۔

بڑے شہر کا بڑا چاند:
بڑے آدمی کی ہر بات بڑی سمجھی جاتی ہے۔

بڑے گھر پڑے اینٹیں ڈھو ڈھو مرے:
مالدار کے پاس رہ کر بھی فیض نہ پایا، قسمت کا لکھا کہیں نہیں مٹتا۔

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ:
یعنی چھوٹے بڑوں سے بھی زیادہ شریر ہیں۔

بس کر میاں بس کر دیکھا تیرا لشکر:
لاف زن کی حقیقت کھل جانے پر بولتے ہیں۔ ہمارے آگے شیخی نہ مارو۔

بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھے ہیں:
زمانے کے گرم و سرد سے کچھ واقف نہیں۔

بسنت جاڑے کا انت:
بسنت آئی اور جاڑا بھاگا۔

بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا:
چیز اپنے پاس ہو اور ڈھونڈتے پھریں ادھر اُدھر۔

بغل میں چھری منہ میں رام رام:

ظاہر میں نیک اور باطن میں خراب۔

بکری کی ماں کب تک خیر منائے گی:

جو آفت اور مصیبت مقدر میں ہے وہ آ کر رہتی ہے۔

بکری نے دودھ دیا وہ بھی مینگنیوں بھرا:

کسی شخص سے کچھ مشکل سے ملے اور وہ بھی کسی کام کی چیز نہ ہو۔ عیب دار چیز حاصل کرنا۔

بگانی آس نت اوپاس:

پرائے بھروسے نہ رہنا چاہیے۔

بگڑی تو بگڑی ہی سہی:

دشمنی ہے تو اور زیادہ ہو۔

بلا بُوغما:

بدتر، ناکارہ، پھوہڑ، بدشکل۔

بلا سے:

جوتی سے، کچھ پرواہ نہ ہونا۔

بلائیں لینا:

تصدق ہونا، نہایت پیار کرنا، ہاتھوں کو دوسرے شخص کے سر تک لے جانا اور پھر اپنی کنپٹیوں کے پاس لاکر انگلیاں چٹخانا۔

بل بھرنا:

ناراض ہونا، پیچ و تاب کھانا۔

بل بے جما تیری دھج:

کسی بدوضع کی نسبت بولتے ہیں۔

بل تو اپنا بل ورنہ جائے چولہے میں جل:

پرائے زور پر بھروسہ کرنا بے کار ہے۔ اپنی قوتِ بازو ہی کام آتی ہے۔

بل جائے راج کو موتی لگے پیاز کو:

خراب انتظام یا اندھیر نگری کے لیے بولتے ہیں۔

بلکنا:

رونا، پھڑک پھڑک کر رونا۔

بلوں بلوں:

کسی چیز کی تنگی، کمیابی، وائے وائے پکار۔

بلہاری:

واری قربان، صدقے، نثار۔

بلّی بھی لڑتی ہے تو منہ پر پنجہ رکھ لیتی ہے:

بدلحاظ لڑنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

بلّی جب گرے پنجوں کے بل گرتی ہے:

چالاک، خودغرض اپنا نقصان نہیں ہونے دیتا۔

بلّی خداواسطے چوہا نہیں مارتی:

ہر شخص اپنے فائدے کے لیے کام کرتا ہے۔

بلّی کا گو لیپنے کا نہ پوتنے کا:

بالکل بے کار، نکما آدمی، جو کسی کام کا نہیں ہوتا۔

بلّی کھائے گی نہیں تو پھیلا ضرور دے گی:
بد، ذات کچھ نہ لے کر بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

بلّی کی میاؤں سے ڈر لگتا ہے:
ظالم کا خوف ہر وقت رہتا ہے۔ بڑے کام کرنے کی ٹھان تو لیجیے مگر کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا:
جس چیز کے ملنے کا سان وگمان نہ ہو اور اتفاق سے مل جائے۔

بلّی کے خواب میں چھیچھڑے:
جیسا آدمی ویسے اس میں خیالات۔ آدمی اپنی دھن میں رہتا ہے۔

بن آئی مرنا:
ناحق تباہ ہونا، مرگِ ناگہاں۔

بن بدّھیا کے نر اور نار جیسے گدھا کمہار:
بغیر علم کے آدمی بے وقوف ہوتا ہے۔

بن بلائی احمق لے دوڑ صحنک:
بن بلائے مہمان کھانا ساتھ لے کر جانے کا انتظام کر کے آنا۔

بن بھائے پریت نہیں بن پرچے پرتیت نہیں:
بغیر امتحان کسی پر اعتبار نہ کرنا چاہیے۔

بنج:
بیوپار، خرید وفروخت، بیاہ شادی۔

بنج کریں گے بانیے اور کریں گے ریس
بنج کیا تھا جاٹ نے رہ گئے سو کے تیس:
ہر شخص کو اپنا پیشہ کرنا چاہیے، ورنہ نقصان ہوتا ہے۔

بن داموں کا غلام:
مفت میں کام کرنے والا شخص۔

بند بند جکڑ نا:
ہر عضو کا اینٹھ جانا۔

بندر کا گھاؤ:
بے وقوف اپنی مصیبت کو بڑھاتا ہے۔

بندر کیا جانے ادرک کا سواد:
فرومایہ کو بڑی چیزوں سے کیا علاقہ۔

بندر کے ہاتھ ناریل:
اترانے والے کے ہاتھ کسی اچھی چیز کا لگ جانا۔

بندے جائے بند ہی نہیں رہتے:
مفلس اور رنجور کے بھی دن پھرتے ہیں۔
بند پیٹ سے نکلنے والا کشادگی پاتا ہے۔

بند مٹھی لاکھ کی کھلے تو خاک کی:
راز فاش کر کے آدمی بے عزت ہوتا ہے۔

بندوڑ:
باندی کی تصغیر، کنیزک۔

بندھا ہوا خوب مار کھاتا ہے:
ناچار کو مصیبت برداشت کرنی پڑتی ہے۔

بندہ بشر ہے:
انسان سہو اور خطا کا پتلا ہے۔

بندھ گیا سو موتی رہ گیا سو پتھر:
جو کام بن جائے اسے غنیمت سمجھنا چاہیے۔

بندھی مٹھی:
راز سربستہ، پوشیدہ۔

بندھی مٹھی لاکھ کی:
بھید نہ کھلنے سے اعتبار بنا رہتا ہے۔

بن کے جائے سدا بن میں نہیں رہتے:
کسی کی حالت سدا یکساں نہیں رہتی۔

بن لاگ جو کھیلے جوا آج نہ موا کل موا:
بے ترکیب جوا کھیلنے والا ہارتا ہے۔

بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک:
قناعت کرنی چاہیے کیوں کہ مانگ کر آدمی عزت کھوتا ہے اور کچھ نہیں ملتا۔

بن مانگے ماں بھی بچے کو دودھ نہیں دیتی:
بغیر کوشش کام نہیں ہوتا۔ سوال کیے سے کچھ ملتا ہے۔

بنولے کی لوٹ میں برچھی کا گھاؤ:
نفع تھوڑا ایذا بہت۔

بنیے سے سیانا سو دیوانہ:
مطلب کا آشنا کبھی دھوکا نہیں کھاتا۔ بنیا لین دین میں ہشیار ہوتا ہے۔

بنیے کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے:
عقل مند کوئی کام فائدے سے خالی نہیں کرتا۔ چالاک آدمی زک نہیں اٹھاتا۔

بنیا بھی گو چھپا کر رکھتا ہے:
خانگی باتوں کے لیے پردہ ضروری ہے۔

بنیا تو لتا نہیں تو کہے پورا تول:
ناراض سے کچھ توقع رکھنا بیکار ہے۔

بنیا مارے جان کو ٹھگ مارے انجان کو:
بنیا ٹھگ سے بڑھ کر لٹیرا ہوتا ہے۔

بنی تو بھائی نہیں تو دشمنائی:
فائدے کے واسطے درست ہے، نہیں تو دشمن۔

بوٹی بوٹی پھڑکنا:
چنچل ہونا، نچلا نہ بیٹھنا، رقاصانہ حرکت کرنا۔

بوٹی چڑھنا:
فربہ ہونا، جسم پنپنا۔

بوٹی دے کر بکرا لیتے ہیں:
تھوڑا سا فائدہ پہنچا کر زیادہ وصول کرنا۔

بوجھ کیا چکی کا پاٹ:
کوتاہ عقل اور بے وقوفی پر بولتے ہیں۔

بوچا سب سے اونچا:
کمینہ سب سے اونچا خود کو سمجھتا ہے۔

بوچی:
کان کٹی، کانوں کے زیور سے ننگی۔

بور کے لڈو:
دھوکے کی مٹھائی جسے خرید کر پچھتانا پڑے، مگر دیکھنے میں اچھی۔

بور کے لڈو ہیں کھاؤ تو پچھتاؤ نہ کھاؤ تو پچھتاؤ:
ایسا کام جو کر کے بھی پچھتانا پڑے اور نہ کر کے بھی پچھتانا پڑے۔

بوڑھا بالا برابر ہوتا ہے:
بچے اور بوڑھے کی عقل کمزور ہوتی ہے۔

بوڑھا چونچلا جنازے کے ساتھ:
بڑھاپے میں ناز نخرے کرنے والے کے لیے بولتے ہیں۔

بوڑھا ڈرائے مرنے سے جوان ڈرائے بھاگنے سے:
معنی ظاہر ہیں۔

بوڑھا طوطا ٹیں کرے یا کاٹ کھائے:
زیادہ سن ہونے پر پڑھنا لکھنا نہیں آتا۔

بوڑھے طوطے بھی کہیں پڑھتے ہیں:
بڑھاپے میں علم حاصل کرنا مشکل ہے۔

بوڑھے منہ مہاسے لوگ چلیں تماشے:
جب بڑھاپے میں جوانوں جیسے کام کیے جاتے ہیں تو یہ طنز کیا جاتا ہے۔

بولتا چاکر منیب کے آگے گونگا:
حاکم کا رعب ضرور پڑتا ہے۔

بول مارنا:
سنی کو ان سنی کرنا۔

بولیے سو پا لیے ورنہ رہیے چُپ:
اگر کچھ کر نہیں سکتے تو خاموشی بہتر ہے۔ بولنے والے پر ذمے داری عائد ہو جاتی ہے۔

بوٹا اپنے ہی باغ میں خوب لگتا ہے:
ہر ایک کا وقار اپنی جگہ پر ہے۔

بوند سا دن:
چھوٹا دن، ہوا سا دن۔

بوند کا چوکا گھڑے ڈھلکائے:
وقت نکلنے پر نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔

بویا گیہوں اُپجا جو:
بھلائی کے بدلے برائی ملنا۔

بویا نہ جوتا اللہ نے دیا پوتا:
بغیر محنت مشقت کے کوئی چیز ہاتھ لگنے پر بولتے ہیں۔

بھات چھوڑا جاتا ہے ساتھ نہیں چھوڑا جاتا:
باوضع لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں مگر مرّوت ترک نہیں کرتے۔

بھات ہوگا تو کوے بہت آ رہیں گے:
روپیہ دیکھ کر خوشامدی بہت مل جائیں گے۔

بھادوں کا جھلاّ ایک سینگ گیلا ایک سوکھا:
تھوڑے مینہ کی نسبت بولتے ہیں۔

بھاری پتھر چوم کر چھوڑ دینا:
دشوار کام سے باز رہنا۔

بھاڑ میں جائے:
غارت ہو، جب کوئی بات مرضی کے خلاف ہوتو بغرض اکراہ بولتے ہیں۔

بھاگتوں کے آگے مارتوں کے پیچھے:
بزدل کا یہ شیوہ ہوتا ہے۔

بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی:
جاتی چیز میں سے جو حاصل ہو وہی اچھا ہے۔

بھاگوان:
صاحب نصیب، نیک بخت۔

بھانڈا پھوٹنا:
افشائے راز ہونا، بھید کھلنا۔

بھانڈ ڈوبتا ہے لوگ کہتے ہیں گاتا ہے:
پرائی مصیبت کو لوگ کھیل سمجھتے ہیں۔

بھان متی نے کنبہ جوڑا کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا:
واہی تباہی لوگوں کے مجمع کی نسبت بولتے ہیں۔

بھاویں:
نزدیک، اثر خیال، چاہے، خواہی، پسند۔

بھاؤ بتانا:
ناچتے ہوئے ہاتھ یا اعضا کے اشاروں سے الفاظ کا روپ دکھانا۔

بھائی تو کھائی نہیں تو چھینکے دھر اُٹھائی:
جو معاملہ حسب دلخواہ نہیں دیکھا اسے ترک کردیا۔

بھائی مِس کھایئے بھتیجے مس دیجیے:
یعنی احسان کے بدلے احسان کرنا چاہیے۔

بھائیں بھائیں کرنا:
ویرانہ برسنا، ہولناک۔

بہتا دریا ہے چلّو بھرلو:
آسودگی میں عاقبت کی بھلائی حاصل کرلینی چاہیے۔

بہت کٹ گئی تھوڑی رہ گئی:
زندگی کے لیے کہتے ہیں۔

بھتی:
وہ چاول جو ماتم میں لوگ پکا کر مرنے والے کے گھر بھیجتے ہیں۔

بھٹ، بھٹیاری بیسوا تینوں جات کُجات آتے کا آدر کریں جات نہ پوچھیں بات:
یہ سب اپنی غرض کے ہوتے ہیں۔

بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان سلام ایسی دوستی کو جس میں جان کا نقصان:
وہ سونا کس کام کا جس سے کانوں کو تکلیف ہو۔ وہ دوست کس کام کا جو نقصان پہنچائے۔

بھجن بھوجن اکانت بھلا:
تنہا خوری بہتر ہے۔

بھدرک:
استواری، استحکام۔

بھراپُرا:
آسودہ، خوشحال۔

بھرمٹھی:
بکثرت، باافراط۔

بھرنا بھرنا:
سلوک کرنا، شریکِ اخراجات ہونا۔

بھری جوانی مانجھا ڈھیلا:
سستی اور کم ہمتی کس کام کی۔

بہرے آگے گاؤنا اور گونگے آگے گل اندھے آگے ناچنا تینوں الل بلل:
فضول کام کا کوئی نتیجہ نہیں۔

بھڑ بھڑیا اچھا پیٹ کا کپٹی برا:
کینہ ور سے ڈرنا چاہیے۔

بھڑوں کے چھتے کو چھیڑنا بُرا:
شریروں سے پرخاش نہیں کرنی چاہیے۔

بھس میں چنگی ڈال جمالو دور کھڑی:
لڑوا کر الگ ہو جانا، لگا بجھا کر دوسروں کو لڑوانے والا۔

بھلا مانس نیو چلا رزالے نے سمجھا مجھ سے ڈرا:
کمینہ کے ساتھ کمینے پن سے پیش آنا ضروری ہے۔

بھلا ہوا میری مٹکی پھوٹی میں دہی بیچنے سے چھوٹی:
نقصان تو ہوا آئندہ کی مشقت سے بچے۔

بھلی کمائی سادھ کی جو لاگے ہر کے ہیت:
وہ روپیہ اچھا جو راہِ خدا میں خرچ ہو۔

بھلے گھوڑے کو ایک چابک بھلے آدمی کو ایک بات:
شریف آدمی کو اشارہ کافی ہے وہ سدھر جاتا ہے۔

بھنڈ پیری:
نحس قدم، منحوس۔

بہن کے گھر بھائی کتا، ساس گھر جنوائی کتا:
یہ دونوں بے عزتی کی باتیں ہیں۔

بہو باتوں بری کہ کرتب:
بے ہنر زبان زور عورت کے لیے بولتے ہیں۔

بہو رہی کنواری ساس رہی واری بہو آئی گوری ساس کو لگی ہُوری:
ساس بہو میں کھٹا پٹی رہتی ہے۔

بھوکا بنگالی بھات ہی بھات پکارے:
آدمی جس چیز کا بھوکا ہوتا ہے اسی کی دھن میں لگا رہتا ہے۔

بھوکا مرتا کیا نہ کرتا:
مجبوری سب کچھ کراتی ہے۔

بھوک میں کواڑ بھی پاپڑ:
سخت، حاجت میں اچھی بری چیز کی تمیز نہیں ہوتی۔

بھوکے بھجن نہ ہوئے:
خالی پیٹ کوئی کام نہیں ہوتا۔

بھوکے کو بھوکے نے مارا یہ بھی گرا وہ بھی گرا:
بے فائدہ مشقت اٹھائی کسی کو فائدہ نہیں ہوا۔

بھوکے کو دے نہیں سکتے رجے کو دیکھ نہیں سکتے:
حاسد کی نسبت بولتے ہیں۔

بھول گئے راگ رنگ بھول گئے بتیاں تین چیزیں یاد رہیں نون تیل لکڑیاں:
جب انسان صاحب تعلق ہو جاتا ہے تو سب عیش و عشرت یار باشی بھول جاتا ہے۔

بھولے بامن گائے کھائی اب کھاؤں تو رام دُہائی:
دھوکہ کھا کر ہشیار ہوگئی۔ آئندہ کے لیے کان ہوئے۔

بھوندو بھاؤ نہ جانے پیٹ بھرن سے کام:
بے وقوفوں کو سب پیٹ بھرنے سے کام ہوتا ہے۔

بھونو یلی اور گئو دودھیلی:
دونوں کی چاہت بہت ہوتی ہے۔

بھیڑ جہاں جائے وہیں منڈے:
غریب کی ہر جگہ مصیبت ہے۔

بھیڑ کی لات ٹخنوں تک:
کمزور کیا نقصان پہنچا سکتا ہے۔

بھیگی بلی بتانا:
کام چور نوکر جب کام میں عذر پیش کرتا ہے۔

بھینٹ چڑھنا:
نذر چڑھنا، جان سے جانا۔

بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے:
معاملہ یکسو ہونا چاہیے۔

بھینس کے آگے بین بجائے بھینس کھڑی پگرائے:
بے وقوف کو ہنر دکھانا بے کار ہے۔

بیاز دینا:
سود پر قرض لینا۔

بیاہ پیچھے پتل بھاری ہوتی ہے:
بڑے مصارف کے بعد ادنیٰ خرچ بھی بھاری ہوتا ہے۔

بیاہ رچا دیکھ، مکان بنا دیکھ:
روپیہ کا صرف نکلا چلا آتا ہے۔

بیاہ کیے کی لاج ہے:
اپنے کیے کو نباہنا پڑتا ہے۔

بیاہ نہیں کیا تو براتیں تو دیکھی ہیں:
یعنی ایک کام دوسروں کو کرتے دیکھ کر بھی سیکھا جاسکتا ہے۔

بیاہے، آئی برات دلہن کو لگی ہگاس:
کام کے وقت حیلہ بہانہ کرنا۔

بیاہی بیٹی پڑوسن داخل:
بیٹی بعد کتخدائی کے غیر کے اختیار میں چلی جاتی ہے۔

بیاہی بیٹی کا رکھنا ہاتھی کا باندھنا ہے:
بیٹی کا شادی کے بعد گھر میں رکھنا بسبب کثرت مصارف مشکل ہوتا ہے۔

بی بکری ناؤ میں خاک کیوں اڑاتی ہو:
خواہ مخواہ جھگڑے کی بات نکالتی ہو۔

بی بی خیلا، دو چٹے ایک میلا:
بے سلیقہ، غیر موزوں لباس۔

بی بی کا دانہ کھانے والی:
وہ پاکدامن عورت جو بی بی فاطمہؓ کی نیاز کا کھانا کھا سکتی ہو۔

بی بی ہیں بھرمالی کان پیتل کی بالی:
اترانے والی کے لیے بولتے ہیں۔

بیٹا بن کے سب نے کھایا ہے باپ، بن کے کسی نے نہیں کھایا:
خدمت سے عظمت اور راحت ہے، ورنہ کچھ نہیں۔

بیٹا بن کے ہر کوئی لیتا ہے باپ بن کے کوئی نہیں لیتا:
فائدہ اٹھانے کو فرماں برداری ضروری ہے۔

بچھڑ کی پسنہاری گیہوں کے گیت گاوے:
ادنیٰ آدمی ہو کر بڑی بات کرنا۔

بے حیائی کا برقع منہ پر لے لیا:
بے شرمی کی چادر اوڑھ لی۔

بے درد قصائی کیا جانے پیر پرائی:
ظالم بے رحم ہوتا ہے۔ کسی کا دکھ درد نہیں سمجھتا۔

بید کرے بیدائی چنگا کرے خدائی:
طبیب دوا کرتا ہے خدا اچھا کرتا ہے۔

بیر اکھیری:
خصومت، عداوت، دشمنی۔

بیر بسانا:
دشمنی کرنا، عداوت کا بدلہ لینا۔

بیر جو رکھے سادھو ساتھ پھونہ آوے وا کے ہاتھ:
نیک آدمی سے جھگڑنا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

بے فیض سے مرغی بھلی جو انڈے دیوے تیس
سالگ رام سے چکی بھلی جو عالم کھاوے پیس:

کام آنے والا اچھا ہوتا ہے۔

ا سالگ رام ایک قسم کا پتھر جو دریائے نربدا سے نکلتا ہے اور پوجا جاتا ہے۔

بیگانے بردے آزاد کرتے ہیں:

پرائے مال پر فیاض بننا۔

بیل پکا تو کوے کے باپ کا کیا:

ایسی چیز جس سے آپ کو فائدہ نہ پہنچ سکے۔ نہ ہی آپ اس کا نقصان کر سکتے ہوں۔

بیل دینا:

ڈومنیوں کو نقدی دینا، وار پھیر کا نیگ دینا۔

بیل سرکاری یاروں کی ٹٹکاری:

آپس میں بھڑکا کر دوسروں کو لڑانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

بیل منڈھے چڑھنا:

سہرا بندھنے کا دن آنا، کامیابی کا منہ دیکھنا۔

بیل نہ کودا کودی گون یہ تماشا دیکھے کون:

لائق آدمی بیٹھے رہے اور نالائق بول پڑا۔

بیلیں بڑھنا:

زیادہ اولاد ہونا، خاندان بڑھنا۔

بے وارثی ناؤ ڈانواڈول:

جس کا کوئی سردھرا نہ ہو اس کی پریشانی دور نہیں ہوتی۔

بے وقوف کے سر کیا سینگ ہوتے ہیں:

بے وقوف اپنی حرکات سے پہچانا جاتا ہے۔

بٹیا جن جھک کر چل سونا پہن ڈھک کر چل:

اترانا کسی حالت میں اچھا نہیں ہوتا۔

بٹیا مریو پر تیسر نہ پڑیو:

تیسرے بیٹے کی قدر نہیں ہوتی۔

بی دولتی اپنے تیہے میں کھولتی:

بدمزاج اور گھنے آدمی کے لیے بولتے ہیں جس کا غصہ اسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔

بی دیاسلائی صبح کی گئی شام کو آئی:

غیر حاضر نوکر کے لیے بولتے ہیں۔

بی شادی:

فرضی نام جو بچوں کو ڈرانے کے لیے لیا جاتا ہے۔

بیمار کی رات پہاڑ کے برابر:

تکلیف کا وقت کٹھن اور طویل ہوتا ہے۔

بیوی بیوی عید آئی، چل دور تجھے اپنی دال ٹکیا سے کام:

دنیا کے عیش سے غریبوں کو کوئی واسطہ نہیں۔

بیوی خیلا دو چٹے ایک میلا:

بے شعور جس کے کام میں سلیقہ اور لباس میں یکسانیت نہ ہو۔

بیوی زن:

پارسا عورت، پاکدامن۔

بیوی کو باندی کہا وہ ہنس دی باندی کو باندی کہا وہ رو دی:

عیب دار عیب جتانے سے برا مانتا ہے۔

بیوی کی صحنک:

یہ نیاز حضرت فاطمہؓ کے نام پر دی جاتی ہے اور اسے پارسا عورتیں کھاتی ہیں۔

بیوی نیک بخت دمڑی کی دال تین وقت:

نہایت کنجوس عورت کے لیے کہتے ہیں۔

بیوی وارے باندی کھائے گھر کی بلا باہر نہ جائے:

گھر کا صدقہ بھی گھر سے باہر نہ جائے۔

بے تھانگ چوری نہیں ہوتی:

بغیر سازش چوری نہیں ہوتی۔

بڑے شہر کا بڑا چاند:

بڑے آدمی کی ہر بات بڑی سمجھی جاتی ہے۔

بڑے گھر پڑے اینٹیں ڈھو ڈھو مرے:

مالدار کے پاس رہ کر بھی فیض نہ پایا۔ قسمت کا لکھا کہیں نہیں مٹتا۔

پ

پابندی ایک کی بھلی:

ایک کی فرمانبرداری خوب ہوتی ہے۔

پاپڑ بیلنا:

محنت اور مشقت کرنا، مصیبت پیٹنا۔

پاپ کٹنا:

عذاب سے نجات ملنا، جھگڑا چکانا۔

پاپوش کی نوک سے:

جوتی سے، حقارت سے ٹھکرانا۔

پاپی کا مال پراپت جائے چور پڑے یا ٹھگ لے جائے:

پاپی کا مال رائیگاں جاتا ہے۔

پاپی کی ناؤ منجدھار میں ڈوبتی ہے:

بدی کا ثمر بہت جلد سامنے آتا ہے۔

پادے کوئی پٹے بھٹیاری والا:

خطا کسی کی ہو سزا غریب کو بھگتنی پڑتی ہے۔

پاروالے کہیں دار والے اچھے داروالے کہیں پاروالے اچھے:

یعنی ہر شخص دوسروں پر رشک کرتا ہے۔

پاسا پڑے اناڑی جیتے:

ہار جیت تقدیر سے ہوتی ہے۔

پاسا پڑے سو داؤں اور راجہ کرے سو نیاؤ:
حاکم کے منہ سے جو نکلے وہی انصاف ہے۔

پاس رہیے جائیے یا بات چلے جائیے:
نیک و بد کسی کا جب معلوم ہوتا ہے جب وہ پاس رہے یا ساتھ سفر کرے۔

پاسنگ ، بھی نہیں:
لگا نہ کھانا، برابر نہ ہونا

پاکھنڈ مچانا:
فریب دینا، دھوکہ دینا۔

پالا پڑنا:
واسطہ ہونا، سابقہ پڑنا۔

پال پال تیرے جی کا جنجال:
نالائق اولاد کی کیسی ہی پرورش کرو کام نہیں آتی۔

پانچ پیر چودہ خانوادے:
تفریق پر تفریق ہونا۔

پانچ ماموں کا بھانجا بھوک بھوک پکارے:
جسے باوجود ہر طرح کی تقویت کے لاچاری گھیرے۔

پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں:
سب آدمی یکساں نہیں ہوتے۔

پانچوں انگلیاں گھی میں اور چھڑ سر کڑھائی میں:
کسی کام میں مختار کل ہونا یا بہت سا مال مل جانا۔

پانچوں سواروں میں نام لکھوانا:
خود کو ناموروں میں شامل کرنا۔

پان چیرنا:
بے فائدہ کام کرنا۔ اشارہ ہے نتیجہ نہ نکلنے سے۔

پانڈے جی پچھتائیں گے وہی چنے کی کھائیں گے:
ضدی کو اپنی ہٹ سے باز آنا۔ ہار کر مصالحت کرنا۔

پانوں نکالنا:
بساط سے باہر کام کرنا، خود سر اور خود رفتہ ہونا۔

پانی پھرنا:
ضائع ہونا، غارت ہونا۔

پانی پی کر ذات کیا پوچھنی:
جو بات ہو چکی اس کی تحقیق کرنے سے کیا فائدہ۔ رشتہ کر کے تحقیق کرنا بے کار ہے۔

پانی کا ہگا منہ پر آتا ہے:
عیب چھپا نہیں رہتا بلکہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

پانی کی پوٹ:
پانی سے پھولا ہونا۔

پانی کے آگے پاڑ باندھنا:
قبل از وقت واویلا کرنا۔

پائل:
وہ بچہ جس کا پیدائش کے وقت پہلے پاؤں نکلیں۔

پاؤں باہر نکالنا:
حد سے آگے بڑھنا۔

پاؤں بھاری ہونا:
حمل سے ہونا، امید سے ہونا۔

پاؤں پاؤں صندل کے پاؤں:
بچہ جب پہلی مرتبہ چلتا ہے تو پیار سے یہ کلمہ کہا جاتا ہے۔

پاؤں پڑنا:
قدموں پر گرنا، خوشامد کرنا۔

پاؤں پیٹ پیٹ کر مرنا:
مصیبت میں مرنا۔

پائینچہ بھاری ہونا:
خانہ نشین ہونا، گھر سے نکلنے میں گھبرانا اور ذمے داریوں کے سبب مجبور ہونا۔

پاؤں پسارنا:
آرام سے لیٹ جانا، مرجانا۔

پاؤں پھیرنے آنا:
فوراً آ کر چلے جانا، حاملہ عورت کو بچے کی پیدائش سے پہلے میکے بھیجتے ہیں اسے کہا جاتا ہے۔

پاؤں پیٹنا:
حالتِ نزع میں ہونا، موسم کا آخری حصہ۔

پاؤں تلے کی چیونٹی:
ادنیٰ سے ادنیٰ چیز۔

پاؤں تلے کی زمین سرکنا:
مصیبت کے بیان میں مبالغہ منظور ہو تو ایسا کہتے ہیں۔

پاؤں چھوٹنا:
معمول سے زیادہ حیض کا خون آنا۔

پاؤں دھو دھو کر پینا:
نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آنا

پاؤں سے لگی سر میں بجھی:
سرتاپا آگ لگ گئی۔ نہایت غصہ آیا۔

پاؤں کٹ جانا:
آمد و رفت بند ہو جانا۔

پاؤں کی جوتی:
نہایت حقیر، ذلیل۔

پاؤں کی جوتی سر کو لگنا:
کمینے کا مقابلے پر آنا۔

پاؤں کی جوتی سر کو لگی:
ادنیٰ نے اعلیٰ سے مقابلہ کیا۔

پاؤں میں بیڑی پڑنا:
پابند ہونا، آزادی نہ رہنا، پا بجولاں ہونا۔

پتا کھڑکا بندہ سرکا:
ذرا سے اشارہ پر مطلب کا تاڑ جانا، کمال ہوشیاری سے پیش آنا۔

پتا مارنا:
غصہ ضبط کرنا۔

پت رکھنا:
آبرو رکھنا۔

پتنگے لگنا:
غصہ آنا، مرچیں لگنا۔

پتھر پوجے ہر ملے تو میں پوجوں پہاڑ:
خوشامد سے کچھ ملے تو میں بھی خوشامدی بن جاؤں۔

پتھر تلے ہاتھ دبنا:
مجبور ہونا، بے بس ہونا۔

پتھر سے چکی بھلی جو پیس کھائے سنسار:
کسی کے کام آؤ تو اچھا ہے۔

پتھر کو جونک نہ لگنا:
سخت دل پر اثر نہ ہونا۔

پتھر کو جونک نہیں لگتی:
بدوں کو نصیحت اثر نہیں کرتی۔ بڑوں کا کچھ بگاڑنا مشکل۔

پتھر کی چھاتی:
ضبط کرنے کا حوصلہ۔

پتھر کی لکیر:
امٹ، مستحکم۔

پٹک پیا:
ماتم، شور، غوغا، ادھم۔

پٹاری میں بند رکھنے کے قابل ہیں:
عجیب وغریب ہیں۔

پٹخنیاں کھانا:
پچھاڑیں کھانا، لوٹنا۔

پٹکی پڑنا:
غضب نازل ہونا، آفت آنا، صدمہ اُٹھانا۔

پٹم ہونا:
اندھا ہونا۔

پٹن:
ماتم، کہرام، رونا پیٹنا۔

پٹھان کا پوت گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت:
پٹھان کی تلوّن مزاجی مشہور ہے۔

پٹیاں جمانا:
بالوں کو ماتھے کے ادھر اُدھر جمانا

پٹی پڑھانا:
ورغلانا، بہکانا، دم دینا۔

پچ ہتا موا مر دوا:
موٹا تازہ جوان، ڈھینگ۔

پچھاڑیں کھانا:
پیٹھ کے بل گر پڑنا۔

پٹیک پیا ڈالنا:
نوحہ، ماتم، کہرام مچانا۔

پچھلپائی:
چڑیل، ڈائن، جادوگرنی۔

پچھلی ٹکیا:
جو آخر میں بچے ہوئے آٹے اور خشکی کو ملا کر پکاتے ہیں۔

پچھّم جاؤ یا دکھن وہی کرم کے لکھن:
نصیب ہر جگہ ساتھ ہوتا ہے، تقدیر نہیں بدلتی۔

پچھوا چلے کھیتی پھلے:
موافق ماحول میں ترقی ہوتی ہے۔

پرائی آس چولہے پاس:
دوسروں کے آسرے رہنا بے کار ہے۔

پرائے برتے کھیلا جوا آج نہ موا کل موا:
بیگانے بھروسے کا کام اچھا نہیں ہوتا۔

پرائے بردے آزاد کرنا:
پرائے مال پر سخاوت کرنا۔

پرایا سر دیوار کی جگہ:
دوسرے کے سر کو جسم کا حصہ نہ سمجھ کر تکلیف پہنچانا۔

پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹائی:
دوسروں کے کام کے لیے اپنا نقصان گوارا کرنا۔

پرائے گھر کا ہونا:
بیٹی کی بیاہا جانا۔

پرائے ہاتھ پر شکرا پالتے ہو:
دوسروں کے بھروسے پر کام کرتے ہو۔

پریت نہ جانے جات کجات
نیند نہ جانے ٹوٹی کھاٹ
بھوک نہ جانے باسی بھات
پیاس نہ جانے دھوبی گھاٹ:
مطلب صاف ہے۔

پر تھمی کی پر تھمی بھری ہونا:
بہت سے لوگوں کا موجود ہونا۔ بڑے اور بھرے پُرے خاندان۔

پرجا مرن راجہ ہنسی:
غریب کی مصیبت امیر کا کھیل۔

پرچھاواں پڑنا:
عکس، سایہ، اثر ہونا۔

پردوں میں گردے لگائیں:
باوجود احتیاط، نگہداری اور پابندی کے بری حرکتیں کرنا۔

پردہ ڈھانکنا:
عیب پوشی کرنا، دنیا سے اُٹھ جانا

پردیسی کی پیت پھونس کا تاپنا:
اجنبی کی محبت کا اعتبار نہیں۔

پردے کی بوبو:
نہایت چھپنے والی عورت۔

پُرسا دینا:
عذر خواہی، مرنے پر پوچھنے جانا، تعزیت۔

پرش کی مایا ورکش کی چھایا:
آدمی کی دولت اور درخت کی چھاؤں کا بھروسہ نہیں۔

پرکو کنواں کھودے آپ ہی ڈوب مرے:
غیر کی برائی چاہنے میں اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔

پرکے موئی ساسو آج کیوں آئے آنسو:
گزشتہ باتوں کا گلہ کرنا بے کار ہے۔

پرمحلّہ:
اجنبی کوچہ۔

پروان چڑھنا:
کمال کو پہنچنا، کامیاب ہونا۔

پڑوسن کے مینہ برسے گا تو اپنی بھی اولتی ٹپکے گی:
ایک کو دوسرے سے نفع پہنچتا ہے۔

پڑھوں میں ان پڑھا جیسے ہنسوں میں کوّا:
جاہل عالموں کے درمیان عزت نہیں پاتا۔

پڑھیں فارسی بیچیں تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل:
ہنر کے باوجود کچھ نہ ملے تو ایسے بدقسمت کے لیے بولتے ہیں۔

پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل:
کم علم اگر تعلّی کرے تو کہتے ہیں۔

پڑھیو بیٹا وہی جا میں ہنڈیا کھدر بدر ہوئی:
وہ علم حاصل کرو جس میں فائدہ ہو۔

پسلی پھڑکنا:
غیبت میں کسی کا حال معلوم ہو جانا۔

پسنہاری کے پوت کو چنا لابھ:
محتاج کو تھوڑا فائدہ بھی بہت ہے۔

پشموں کے مونڈے سے مردہ ہلکا نہیں ہوتا:
ادنیٰ تسکیں بڑی مصیبت کے وقت فضول ہے۔ کثیر مصارف میں ادنیٰ کمی سے کچھ نہیں ہوتا۔

پکا پان:
عمر رسیدہ، مرنے کے قریب۔

پکّے آم کے ٹپکنے کا ڈر ہے:
سن رسیدہ کی زندگی کا اعتبار نہیں

پکّی پکائی کھانا:
بے فکری سے وقت گزارنا۔

پگڑی رکھ اور گھی چکھ:
چٹورے اور فضول خرچ کے لیے نصیحت۔

ہلاؤ نہ جلاؤ ٹکڑے مانگ مانگ کھلاؤ:
کام کاج نہ کراؤ اور کھانے کو بھرپور دو۔

پل پڑنا:
دھاوا بولنا، حملہ کرنا۔

پلپلی ٹھیکری:
اندامِ نہانی، فرج۔

پلنگ پر بٹھا کر روٹی دینا:
آسائش اور آرام سے نان ونفقہ دینا۔

پلنگ کو لات مار کر کھڑا ہونا:
بچہ جن کر فارغ ہونا۔

پلّے بندھنا:
عقد میں آنا۔

پنجوں کے بل چلنا:
اِترا کر چلنا، مغرور ہونا۔

پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑنا:
جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے۔

پنچ کہیں بلی تو بلی سہی:
پنچ جو کہیں وہ مان لینا چاہیے۔

پنچ مل کیجیے کاج ہارے جیتے نہ آئے

لاج:
پنچوں کی صلاح سے کام کرنے پر ناکامی میں ندامت نہیں ہوتی۔

پوت پورا کرنا:
کسی کام کو انجام تک پہنچانا۔

پوت کے پاؤں پالنے میں دیکھے جاتے ہیں:
برے بھلے آثار بچپن میں نظر آجاتے ہیں۔

پوت فقیرنی کا چال چلے احدیوں کی:
غریب ہو کر امیروں کی وضع اختیار کرنا۔

پورے دنوں سے ہونا:
حمل کا نواں مہینہ۔

پوری نہ پڑنا:
گزارا نہ ہونا۔

پھاپھا کٹنی:
عیّار، مکّار، نہایت چالاک عورت۔

پھاگن گوڑے کاڑے:
اس مہینے دن زیادہ بڑھتا ہے۔

پھبن:
زیبائش، موزونیت۔

پھٹکار برسنا:
بے رونق ہونا۔

پھٹکا نہ کھانا:
چٹ پٹ مرجانا۔

پہلی پنی میں کلا کاٹا:

چھوٹتے ہی نقصان پہنچانا۔ شروع میں خرابی پیدا کرنا۔

پہلے تو ناک کاٹ لی پھر تاش رومال سے پونچھنے لگے:

پہلے ذلیل کرایا پھر معافی مانگ لی۔

پہلے لکھ پیچھے دے پھر بھولے تو مجھ سے لے:

لین دین لکھ کر کرنا چاہیے ورنہ بھول چوک ہو جائے گی۔

پھوٹ پڑنا:

نفاق ہونا۔

پھوٹی آنکھ کا دیدہ:

کئی بچوں میں ایک کا زندہ رہنا۔

پھوئی پھوئی کر کے تالاب بھرتا ہے:

تھوڑا تھوڑا کر کے بہت ہو جاتا ہے۔

پھوٹی کوڑی:

ادنیٰ سے ادنیٰ رقم۔

پھول آنا:

ایام سے ہونا۔ حیض آنا۔

پھول آئے ہیں تو پھل بھی آئے گا:

حیض آیا ہے تو اولاد بھی ہوگی۔ بے اولاد عورت کی تسلی کے لیے کہتے ہیں۔

پھول پان:

نازک اندام، لطیف الطبع۔

پھول سونگھ کے رہنا:

بہت کم کھانا۔

پھول کھلنا:

بیاہ ہونا۔ شادی ہونا۔

پھول نہیں پنکھڑی سہی:

بہت نہیں تو تھوڑا سہی۔

پھولوں کی ماری گر پڑی لٹھوں کی ماری اُٹھ بیٹھی:

سخت مصیبت کو جھیل لینا اور تھوڑی پریشانی سے گھبرانا۔

پھونک پھونک کر قدم رکھنا:

کمالِ احتیاط سے چلنا۔

پھوہڑ چلے تو گھر ہلے:

بدسلیقہ عورت کے لیے بولتے ہیں۔

پھوہڑ کا مال ہنس ہنس کھایئے:

بے وقوف کو سب لوٹتے ہیں۔

پھپھڑ دلالے کرنا:

جھوٹی خوشامد کرنا۔

پھپھڑی بندھنا:

پیاس کے مارے ہونٹوں کا خشک ہو جانا۔

پیاروں پیٹی:

وہ عورت جس کے عزیز مر گئے ہوں۔

پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے، کنواں

پیاسے کے پاس نہیں آتا:

طلب گار مطلوب کے پاس جاتا ہے۔ مطلوب طلب کار کے پاس نہیں آتا۔

پیا میرا اندھا کس کے لیے کروں سنگھار:

جب قدر دان نہیں تو کس کے لیے محنت کروں۔

پیٹ بھرا تو دور کی سوجھی بھوک لگی تندور کی سوجھی:

بھرے پیٹ سے بڑے بڑے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور خالی پیٹ ہمیشہ روٹی کی سوچتا ہے۔

پیٹ بھرے کی کھوٹی چال:

دولت پاکر آدمی بدوضع ہو جاتا ہے۔

پیٹ پڑی روٹیاں تو سب گلاں موٹیاں:

مالدار آدمی پچھلی حالت بھول کر تعلّی کرنے لگتا ہے۔

پیٹ پکڑے پھرنا:

مضطرب ہوکر پھرنا، بے قرار ہونا۔

پیٹ سے پاؤں نکالنا:

چھپی ہوئی خباثتِ طبع کو ظاہر کرنا۔

پیٹ کا پانی نہ ہلنا:

بے تکان جانا، سواری میں جنبش نہ ہونا۔

پیٹ کاٹنا:

اپنی خوراک سے بچانا، کم کھا کر دوسروں کو کھلانا۔

پیٹ کی آگ:

الفتِ مادری، مامتا۔

پیٹ کے گُن کون جانے:

باطن کا حال کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔

پیٹ ٹھنڈا رہنا:

اولاد سے خوش رہنا۔

پیٹ کی ہلکی:

وہ عورت جو راز نہ رکھ سکے۔

پیٹ میں آنت نہ منہ میں دانت:

نہایت ضعیف بڑھیا۔

پیٹ میں پاؤں ہیں:

عقل بھری ہونا۔

پیٹ میں چیونٹے کی گرہ لگنا:

نہایت کم خوراک ہونا، پھول سونگھنا۔

پیٹ میں چیونٹے کی گرہ ہونا:

نہایت کم خوراک ہونا۔

پیٹ میں گھسنا:

بھید لینا، مطلب کے لیے دوست بنانا۔

پیٹھ چارپائی سے لگ جانا:

صاحبِ فراش ہونا۔

پیٹھ پیچھے تو بادشاہ کو گالیاں دیا کرتے ہیں:

جو پیچھے برا کہے اس کا برا نہ ماننا چاہیے۔

پیٹھ دکھا کر جانا:
رخصت ہونا، سفر پر روانہ ہونا۔

پیجامہ سیتے ہیں تو پہلے پیشاب کی راہ رکھ لیتے ہیں:
ہر کام میں عاقبت اندیشی ضروری ہے۔

پیسا پیسا چننی بھر اُٹھایا:
بہت محنت کے بعد تھوڑا حاصل ہونا۔

پیس موٹی پکا موٹی آئے لوٹھے کھا گئے:
محنت کسی نے کی فائدہ کسی نے اُٹھایا۔

پیسہ گانٹھ کا اور بیٹا پیٹ کا:
ان دونوں کا پاس ہونا ہی اچھا ہے۔

پیسہ پر رکھ کے بوٹیاں اُڑانا:
سخت سزا دینا، عبرت ناک سزا دینا۔

پیسے پر دھر کر بوٹیاں اُڑانا:
سخت سے سخت سزا دینا

ت

تابڑ توڑ:
متواتر، سلسلے وار۔

تار باندھنا:
سلسلہ باندھنا۔

تار تار ہو گیا:
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

تار تڑنگا:
جھر جھرا، دردور بناوٹ والا۔

تازی پر بس نہ چلا تر کی کے کان امیٹے:
زبردست سے زک اُٹھائی اور کمزور پر غصہ اُتارا۔

تاش پر مونچھ کا بخیہ:
بے جوڑ بات کرنا۔

تالو سے زبان نہ لگنا:
چپ نہ رہنا، بکے جانا۔

تالی ایک ہاتھ نہیں بجتی:
لڑائی یا محبت دونوں طرف سے ہوتی ہے۔

تانبے کا تار نہیں:
نہایت مفلس، بے زر۔

تان تروز:
آوازہ، توازہ، طعن تشنع۔

تانسنا:
دھمکانا، چشم نمائی کرنا۔

تتو تھمبو:
دم دلاسا، بہلاوا۔

تجھ سے تو جا ضرور میں بھی پانی نہ رکھواؤں:
تو ہماری خاطر میں نہیں آتا۔ تجھ سے بے انتہا نفرت ہے۔

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو:
دوسروں کے بجائے اپنا حال درست کرنا۔

تجھے پرآئی کیا پڑی تو اپنی نبیڑ:
کسی اور کی فکر کرنے سے بہتر ہے کہ اپنا معاملہ سدھار۔

تجھ مجھ:
اپنا بیگانہ۔

تحس نحس:
تہہ و بالا، برباد۔

تخت کی رات:
سہاگ رات۔

تخم تاثیر صحبت کا اثر:
نطفے اور صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

تراہ تراہ پکارنا:
نفرت اور افسوس کا اظہار کرنا۔

تریا ہٹ:
عورت کی ضد۔

تر بھر ہونا:
خفا ہونا، ناراض ہونا۔

ترت پھرت:
چالاک، ہوشیار، تیز طرّار۔

تُرت دان مہاپُن:
وقت پر کسی کے کام آنا ہی ثواب ہے۔

ترت دان مہا دان:
ضرورت پر دینا بڑا ثواب ہے۔

ترتراتا:
گھی میں ڈوبا ہوا۔

ترستی نے دیا بلکتی نے کھایا، نہ جیب جلی نہ سواد پایا:
کھانے اور کھلانے والے دونوں کو کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

تریا چلتر:
عورتوں کے حربے۔

تریا چلتر جانے نہ کوئے خصم کو مار کے ستی ہوئے:
عورتوں کی چالاکی کوئی نہیں جانتا۔ وہ برا کام کر کے اچھی بن جاتی ہے۔

تریا مت جو نر آوے وہ تو ایک دن لاج گنواوے:
جو عورت کے کہنے پر چلے گا وہ اپنی عزت کھووے گا۔

تڑا بھڑی:
جلدی، شتاب زدگی۔

تڑاق پڑاق:
متواتر، پے در پے۔

تسبیح پھیروں کس کو گھیروں:
وظیفہ خوانی لوگوں کو ٹھگنے کے لیے کی جاتی ہے۔

تشت چوکی:
وہ چوکی جو زچہ خانے میں پاخانہ کرنے کے لیے رکھی جاتی ہے۔

تکّا فضیحتی:
تو تکار، ذلّت ورسوائی۔
تکلی کے سے بل نکالنا:
ساری شرارت دور کر دینا۔
تکلے کا سا بل نکل گیا:
شرارت کی سزا مل گئی۔
تلا تلی:
اضطراب، بے چینی۔
تلپٹ کرنا:
غائب کرنا، پامال کرنا۔
تلچھوں ملچھوں کرنا:
بیتابانہ پھرنا، نچلا نہ بیٹھنا، تھرکنا
تل کی اوجھل پہاڑ ہے:
تھوڑی سی آڑ میں بہت کچھ چھپ جاتا ہے۔
تللّی بندھنا:
دھار بندھنا، فوارہ چھوٹنا۔
تلوار کا گھاؤ بھرتا ہے بات کا گھاؤ نہیں بھرتا:
طعن تشنع کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ دل کو بات بری لگے تو ساری عمر نہیں بھولتی۔
تلوار گری اور پرجا پھری:
حاکم کی کمزوری سے حکومت گر جاتی ہے۔
تلوار مارے ایک بار احسان مارے بار بار:
احسان تلے آدمی سدا دبا رہتا ہے۔ احسان اُٹھا کر شرم ساری ہوتی ہے۔
تلوا نہ ٹکنا:
ایک جگہ جم کر نہ بیٹھنا۔
تلوں میں سے تیل نکالنا:
کفایت شعاری اور سلیقہ دکھانا۔
تلووں سے آنکھیں ملنا:
دشمن کی آنکھیں نکلوا کر پیروں تلے روندنا۔
تلوے چاٹنا:
خوشامد کرنا، چاپلوسی کرنا۔
تلوے دھودھو کر پینا:
اطاعت اور فرماں برداری کرنا۔
تلے اوپر کی اولاد:
وہ بچے جو ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوں۔
تلے کا سانس تلے اوپر کا اوپر رہنا:
حیران ودم بخود رہ جانا۔
تمام رات ممیائی ایک ہی بچہ بیاہی:
سخت محنت کے بعد فائدہ کم اُٹھایا۔
تم ڈال ڈال تو ہم پات پات:
ہم تمھارے مکر کو خوب پہچانتے ہیں۔ تم سے ایک قدم آگے ہیں۔
تم روٹھے ہم چھوٹے:
تم خفا ہوئے ہم نے نجات پائی۔

تم کاٹو ناک کانی میں نہ چھوڑوں اپنی بانی:

ضدی عورت کی نسبت بولتے ہیں۔

تمھاری بات تھل کی نہ بیڑے کی:

تمھاری بات کا کچھ اعتبار نہیں۔

تم ہم کو بلاؤ گے تو کیا کھلاؤ گے

ہمارے ہاں آؤ گے تو کیا لاؤ گے:

ہر طرح اپنا مطلب نکالا جائے۔

تن پر نہیں لتّا پان کھائیں البتہ:

افلاس میں سنگار کا شوق۔

تن تکیہ من بسرام جہاں پڑے وہیں آرام:

آزاد اور مستغنی المزاج کی شان میں بولتے ہیں۔

تن سکھی تو من سکھی:

پیٹ کو ملے تو عقل بھی ٹھکانے رہتی ہے۔

تنکا اُٹھائے کا احسان ماننا:

ذرا سے احسان کا زیادہ ماننا۔

تو آنکا تو میں بانکا۔ تو سوئی تو میں ٹانکا:

میں تجھ سے کسی طرح ہیٹا نہیں ہوں۔

توانہ تغاری کا ہے کی بھٹیاری:

ہر کام کے لیے سامان ضروری ہے۔

توائی آنا:

مصیبت آنا، پریشانی آنا۔

تو بھی رانی میں بھی رانی۔ کون بھرے پنگھٹ پر پانی:

جب ادنیٰ و اعلیٰ برابر کا دعویٰ کریں تب یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔

تو چاہے میری جائی کو میں چاہوں تری چارپائی کو:

تم میری بیٹی سے پیار کرو تو میں تمھارے خاندان کو عزیز رکھوں۔

تو چاہے میرے جائے کو میں چاہوں ترے کھاٹ کے پائے کو:

آدمی اس سے پیار کرتا ہے جو اس کے اپنے کو پیار کرتا ہے۔

تو چھوئی کہ میں موئی:

جھوٹی نازک مزاجی۔

تو دیورانی میں جٹھانی تیرے آگ نہ میرے پانی:

دونوں سمدھیانے مفلس۔

تورہ پٹی:

مغرور، نخرے والی۔

تو کونہ بھناؤں تیرا بھیا اور بلاؤں:

یہ مقولہ بخیلوں کی نسبت بولتے ہیں۔ جو خرچ کرنے کے بجائے جمع کرنے میں لگا رہے۔

تو کونہ موکولے چولہے میں جھونکو:

نہ اپنا رکھوں گی نہ تیرا یوں ہی برباد کر دوں گی۔

تو گدھی کمہار کی تجھے رام سے کیا کام:

اوقات سے زیادہ کام نہ کرنا چاہیے۔

تولہ بھر کی آرسی نانی بولے فارسی:

تھوڑا اسلوک کر کے بہت احسان جتانا۔

تو میرا بالا کھلا میں تیری کھچڑی کھاؤں:

بے وقوف کا مال پھوکٹ میں چٹ کرنا۔

تھالی پھوٹی نہ پھوٹی جھنکار سب نے سنی:

اصل تو معلوم نہیں لیکن افواہ سب نے سنی۔

تہتر کے بیجوں کو پہنچانا:

مفلس بنا دینا، ستیاناس کرنا۔

تُھتھکارا:

تھوتھو کرنے کے قابل، قابلِ نفرت۔

تھتھی:

ڈھیر، انبار۔

تُھڑدلی:

تنگ دل، کم حوصلہ۔

تھکا اونٹ سرائے کو تکتا ہے:

لاچار آدمی ہر جگہ سہارا ڈھونڈتا ہے۔

تھوتھا چنا باجے گھنا:

جو کچھ نہیں ہوتا وہی شیخی بگھارتا ہے۔

تھوکوں ستو نہیں سنتے:

مال خرچ کرنے کی جگہ باتوں سے کام نہیں چلتا۔

تھئی:

روٹیوں کا ڈھیر۔

تتیا مرچ:

زکی، ذہین، ہوشیار۔

تیرا بیٹا راج رجائے اور تیری بیٹی بھیک منگائے:

تیسرا بیٹا بختاور ہوتا ہے اور تیسری بیٹی بوجھ ہوتی ہے۔

تیج تہوار:

تہوار، عید بقرعید۔

تیرہ تیزی:

صفر کا مہینہ۔

تیری آواز مکّہ اور مدینہ:

دعا ہے۔ تیری شہرت دور دور ہو۔

تیری جگہ پتھر جنتی جو کسی موری کے کام تو آتا:

ناگُنی اولاد کے لیے بولتے ہیں۔

تیرے گا سو ڈوبے گا:

ہنر مند ہی سے خطا ہوتی ہے۔

تیل تلوں ہی سے نکلتا ہے:

ہر شے اپنی اپنی جگہ سے برآمد ہوتی ہے۔

تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو:

ہر کام میں تامّل کرنا چاہیے۔

تیل ماش:

مٹھائی کے ساتھ بھیجنا، ہر سفر پر جاتے وقت تیل اور ماش خیرات کیے جاتے ہیں۔

تیلی خصم کیا اور پھر روکھا کھایا:
خلاف وضع کام کیا اور مطلب دل خواہ حاصل نہ ہوا۔

تیلی کا تیل جلے مشعلچی مفت کڑھے:
بے جا فکر و غم کھانا، کیا معنی۔

تیلی کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس:
یعنی غریب آدمی کو گھر کی محنت بہت کرنی پڑتی ہے۔

تین بلائے تیرہ آئے، دے دال میں پانی:
قلّت میں عقل مندی سے کام چلایا جائے۔

تین تیرہ بارہ باٹ:
پرایا روپیہ خرد برد کرنا۔

تین دن قبر میں بھی بھاری ہوتے ہیں:
یعنی دنیا سے نجات پا کر بھی حساب کتاب میں تین دن قبر کے بھاری ہوتے ہیں۔

تین میں نہ تیرہ میں نہ سُتلی کی گرہ میں:
بالکل نکما، کسی کام کا نہیں۔

تیورس کے سال:
آئندہ یا گزرا ہوا سال تیسرا برس پچھلے برس سے پہلے۔

تیہا:
غصّہ، غضب، تیزی، حرارت۔

ٹ

ٹاٹ کی انگیا اور مونجھ کی تنی دیکھو چھیلا میں کیسی بنی:
یعنی سب کچھ بھونڈا اور بدصورت۔

ٹاٹ کی انگیا مونجھ کی تنی:
بے جوڑ، ناموزوں۔

ٹپّے ٹوئیاں مارنا:
کسی چیز کو ٹٹولتے پھرنا۔

ٹٹر کھولو نکھٹو آئے:
ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کماتا نہیں مگر گھر والوں پر رعب جماتا ہے۔

ٹڑوں ٹوں:
تنہا، اکیلا۔

ٹٹی کی اوٹ میں شکار کھیلنا:
پوشیدہ عیب کرنا۔

ٹکڑے کھائے دن بہلائے، کپڑے پھٹے گھر کو آئے:
نکھٹو آدمی کا یہی وطیرہ ہوتا ہے۔

ٹوٹی بانہہ گلے پڑی:
دوسرے کا بوجھ اپنے ذمے آپڑا۔

ٹھٹ کے ٹھٹ:
بھیڑ بھڑاکا، غول۔

ٹھٹھیرے کی بلّی:
یعنی ڈھیٹ۔

ٹھگائی سے ٹھاکر بنتا ہے:
بے ایمانی سے روپیہ جمع ہوتا ہے۔
ٹھنڈا کھائے، گرم سے نہائے اور سائے میں سوئے اس کا بیری پچھواڑے روئے:
مطلب صاف ہے۔
ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے:
دھیمے مزاج والا تند مزاج والے پر غالب آتا ہے۔
ٹھیکری کی مانگ:
پیدائشی رشتہ کرنا۔
ٹیپ ٹاپ کی پگڑی باندھی وہ بھی صدقہ جورو کا:
سسرال کے مال پر شان جتانا کم ظرفی ہے۔
ٹیڑھی کھیر:
مشکل کام۔

ث

ثابت قدم کو سب جگہ ٹھاؤں:
قائم مزاج کا ہر جگہ ٹھکانہ ہے۔
ثابت نہیں کان بالیوں کا ارمان:
بے بیاقتی میں بڑے منصب کا ارمان ہونا۔

ج

جاٹ کی بیٹی بامن کے گھر آئی:
بے جوڑ پیوند لگا۔
جادو برحق ہے کرنے والا کافر ہے:
جادو کا ثبوت اور جادوگر کی مذمّت۔
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے:
اعتبار وہ جو منہ سے اقرار کرایا جائے۔ کمال ظاہر ہونا چاہیے۔
جا ضرور:
پائے خانہ۔
جا کارن مونڈ منڈایا وہی دکھ آگے آیا:
جس مصیبت سے بچنے کی تدبیریں کرتے رہے بالاخر وہی سر پر آئی۔
جا کو جو ہے سُبھاؤ جائے نہ وا کے جی سے نیم نہ میٹھا ہو سینچو گڑ گھی سے:
عادت کا ترک کرنا مشکل ہے۔
جا کی ہنڈلی وا کی منڈی:
جو کھانے کو دے اسی کے سب فرماں بردار۔
جاگتے کی کٹیا سوتے کا کٹڑا:
بھینس کا مادہ بچہ جاگنے والے کو اور نر سونے والے کو۔
جان بچی تو لاکھوں پائے:
زندہ رہنا ہی بڑی دولت ہے۔

جان سے دور:
کسی آفت کا بیان کرتے وقت یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔

جان کے لالے پڑنا:
زیست سے ناامید ہونا۔

جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام:
باوجود تعارف نہ ہونے کے تپاک سے ملنے والا چالاک شخص۔

جان ہلکان کرنا:
تھکنا، مضمحل ہونا۔

جان ہے تو جہان ہے:
تندرستی سب سے مقدم ہے۔

جانے بے چارا قلندرا جس کا پھوٹے کشکول:
جس پر مصیبت پڑتی ہے وہی خوب جانتا ہے۔

جائے لاکھ رہے ساکھ:
بھرم بنا رہنا چاہیے۔

جب آیا دیہہ کا انت جیسے گدھا ویسے سنت:
مرنے کے بعد انسان مٹی ہے۔

جب باڑھ ہی کھیت کو کھائے تو رکھوالی کون کرے:
جہاں ستانے والے اور ایذا پہنچانے والے اپنے ہوں وہاں حفاظت کون کرے۔

جب باوا مریں گے تو بیل بٹیں گے:
سرانجام کسی کا ایسے وعدے پر کرنا جس کا سردست وقوع دشوار ہو۔

جب تک دم ہے تب تک غم ہے:
زندگی کے ساتھ ہی سارے جھگڑے ہیں۔

جب تک رکابی میں بھات تب تک تیرا میرا ساتھ:
خودغرض کی نسبت بولتے ہیں۔

جب تک سانس ہے تب تک آس ہے:
مرتے دم تک زندگی کی امید قائم رہتی ہے۔

جب دانت نہ تھے تب چنے تھے جب دانت ہوئے تو چنے نہیں:
اچھے دن آئے تو ہم ان کا مزا لینے کے لائق نہیں رہے۔

جب دانت نہ تھے تب دودھ دیو
جب دانت ہوئے تب ان دیو:
خدا ہر طرح رزق فراہم کرتا ہے۔

جب دیکھو تب حاضر میاں مٹھو کا اٹالا:
روز روز آنے والے کے لیے بولتے ہیں۔

جب دیکھو جب تیرے کھڑے:
ہر وقت حاضر۔

جب لگی چاٹ تو سوجھی حلوائی کی ہاٹ:
جب لقمۂ حرام کا مزا پڑ جاتا ہے تو چھوٹتا نہیں۔

جب نٹنی بانس پر چڑھی تو گھونگھٹ کا ہے کا:
بے حیائی پر اتر آئے تو شرمانا کیا۔

جب ہاتھ میں لیا کاسہ تو روٹیوں کا کیا سانسا:
جب بے غیرتی اختیار کی تو روٹیوں کی کیا کمی۔

جنا:
آدمی، شخص۔

جنائی:
دائی، قابلہ۔

جُت جت مرے بیلوا بیٹھا کھاوے تُرنگ[1]:
ادنیٰ لوگ کماتے ہیں اعلیٰ لوگ کھاتے ہیں۔

[1] گھوڑا

جتنا اوپر اتنا ہی نیچے:
شریر متفنی کی نسبت بولتے ہیں۔

جتنا چھانو اتنا ہی کرکرا ہوتا ہے:
زیادہ وہم کرنے میں نقصان ہوتا ہے۔

جتنا چھوٹا اتنا ہی کھوٹا:
چھوٹے کو چھوٹا نہ جانو۔

جتنا گڑ ڈالو اتنا ہی میٹھا ہوتا ہے:
جتنا خرچ کرو گے اتنا ہی فائدہ اٹھاؤ گے۔

جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پسارو:
حوصلہ اور آمدنی یا بساط سے باہر کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

جتنی چادر دیکھئے اُتنے ہی پاؤں پھیلایئے:
ہر کام اپنی حیثیت کے موافق کرنا چاہیے۔

جتنے منہ اُتنی باتیں:
ایک بات مختلف لوگ مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں۔

جدھر رب ادھر سب:
خدا مہربان تو کل مہربان۔

جدھر مولا ادھر آصف الدولہ:
جس پر خدا مہربان ہوتا ہے اس پر سب مہربان ہوتے ہیں۔

جڑ سے بیر اور پتوں سے اخلاص:
بزرگوں سے دشمنی اور خوردوں سے اخلاص۔

جس تن لاگے وہی تن جانے:
اپنے دکھ درد کو انسان خود ہی سمجھتا ہے، دوسرا نہیں۔

جس دیس رہیے وہیں کی سی کہیے اونٹ بلّیا لے گئی جی ہاں جی ہاں کہیے:
مجبوراً صحبت اور ساتھیوں کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔

جس ڈالی بیٹھیں اسی کی جڑ کاٹیں:
محسن کُش کی نسبت بولتے ہیں۔

جس راہ نہ جانا اس کے کوس کیا گننے:
جس بات سے غرض نہیں اس کی فکر بے کار ہے۔

جس کا بنیا یار اس کو دشمن کیا درکار:
بنئے کی دغابازی مشہور ہے۔

جس کا پلّہ بھاری ہو وہی جھکے:
اقبال مند ہی فروتنی کرتے ہیں۔

جس کا کام اسی کو ساجھے اور کرے تو ٹھینگا باجے:
ایک کا کام دوسرا نہیں کرسکتا۔ سب اپنے اپنے کام میں ماہر ہوتے ہیں۔

جس کا کھایئے اسی کا گایئے:
جس سے کسی کو فائدہ حاصل ہوگا اسی کا دم بھرے گا۔

جس کو رکھے سائیاں مار سکے نہ کوئی:
جس کو خدا بچاتا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

جس کی جوتی اسی کا سر:
جس سے فیض حاصل کرے اسی کے ساتھ برابرتاؤ کرے۔

جس کی گود میں بیٹھنا اُس کی ڈاڑھی کھسوٹنا:
محسن کو تکلیف پہنچانا۔

جس کی لاٹھی اس کی بھینس:
زبردست کا قبضہ ہر چیز پر ہوتا ہے۔

جس کی نہ پھٹی ہو بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی:
جس پر خود مصیبت نہ پڑی ہو وہ دوسروں کا دکھ درد بھی نہیں سمجھتا۔

جس کی یہاں چاہ اس کی وہاں بھی چاہ:
اچھوں کو موت بھی جلدی آتی ہے۔

جس کے پاس نہیں پیسہ وہ بھلا مانس کیسا:
روپیہ عزت کا سبب ہے۔

جس کے پیشے میں بان وہ براشیطان:
جیسے گاڑی بان، فیل بان، ساربان وغیرہ۔

جس کے کارن پہنی ساڑھی وہی ٹانگ رہی اُگھاڑی[1]:
جس کام کے لیے ساری تدبیریں کیں وہی نہ ہوسکا۔

[1] ننگی

جس کے گلے پہ ہاتھ رکھو وہی آنکھیں دکھاتا ہے:
جس کے ساتھ نیکی کیجیے وہی بدی کرتا ہے۔

جس کے لیے چوری کی وہی کہے چور:
جس کی خاطر بدنام ہوئے وہ بھی برا سمجھتا ہے۔

جس کے منہ میں چاول ہوتے ہیں وہی چباچبا کر باتیں کرتا ہے:

جس کے پاس دولت ہوتی ہے وہ اتراتا ہے۔

جس کے ہاتھ ڈوئی اس کا سب کوئی:

کھلانے والے کے سب دوست ہوتے ہیں۔

جس نے بیٹی دی اس نے کیا رکھا:

بیٹی کا بیاہ جہیز پر موقوف نہیں ہے۔

جس نے بیٹی سی شے دی اس نے کیا اٹھا رکھا:

بیٹی بیاہنا سب سے بڑا دان دہیز ہے۔

جس نے کوڑا دیا ہے وہ گھوڑا بھی دے گا:

جس خدا نے تھوڑا دیا ہے وہ بہت سا بھی دے گا۔

جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں:

جس سے پرورش پائیں اس کا نقصان کریں۔

جسے پیا چاہے وہی سہاگن:

مالک جسے چاہے وہی خوش حال ہے۔

جسے دیکھ تاپ آوے وہی شوہر مجھے بیاہنے آئے:

قابل نفرت سے واسطہ پڑنے پر بولتے ہیں۔

جُگ جُگ جیا کرو دودھ بتاشے پیا کرو:

دعائیہ کلمہ ہے یعنی خوش وخرم رہو۔ شاد آباد رہو۔

جگر جگر ہے دگر دگر:

اپنا اپنا ہوتا ہے غیر غیر ہوتا ہے۔

جگ کی ماں جہاں کی خالا:

گھر گھر جھانکنے والی کی نسبت بولتے ہیں۔

جگن ناتھ کا باٹا جگڑا نہ چھانٹا:

سب کو اپنے حال پر قناعت کرنی چاہیے۔ جو ملے تو اچھا۔

جلاپا:

آزردگی، ناراضگی، حسد۔

جلاتن:

بدمزاج، غصیلا۔

جلدی کا کام شیطان کا:

ہر کام کو سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

جل کی مچھلی جل ہی میں بھلی:

ہر شخص کا اپنی ہی قوم میں گزارہ ہوتا ہے۔

جلے پاؤں کی بلّی:

وہ عورت جو ایک جگہ نہ بیٹھے۔

جلے پرائی دھی ہنسے بتاؤ لوگ:

سنگدل آدمی جو پرائی بربادی دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

جلے پھپھولے پھوڑنا:
بدلہ لینا، رشک وحسد کرنا۔

جم جم:
نت نت، مدام ہمیشہ۔

جمعہ چھوڑ سنیچر نہائے اس کے جنازے میں کوئی نہ جائے:
ہر کام اپنے وقت پر کرنا چاہیے۔ بے وقت کا کام اچھے لوگ نہیں کرتے۔

جنتی:
ماں، والدہ۔

جنتی پہ سات طلاق:
گالی ہے۔ کسی کے لیے کلمہ بد اختیار کیا جائے تو یہ کہتے ہیں۔

جنتی نہ ڈھول بجتا:
یعنی پیدا ہونے سے نہ پیدا ہونا بہتر تھا۔

جندرا:
چکّی کی مانی، کل پرزہ۔

جندڑی:
جان، جان کی تصغیر۔

جن کو لاڈ گھنیرے ان کو دکھ بہتیرے:
ناز پروردہ زیادہ دکھ جھیلتے ہیں۔

جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا:
پردیس میں اقتدار اور ترقی حاصل ہوئی تو کیا لطف آیا۔

جنگل والا:
سُور۔

جن گلیوں میں پھول بکھیرے ان میں دھول کیا بکھیروں:
مرُوت توڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

جنم پتّہ:
عمر بھر کا اقرار نامہ۔

جنم جلی:
بدنصیب، منحوس۔

جنم کے اندھے نام نین سکھ:
اپنی حیثیت کے خلاف شہرت پانا۔

جنم نہ دیکھا بوریا سپنے آئی کھاٹ:
غریبی میں امیری کی باتیں اور خواب دیکھنا۔

جنم نہ دیکھا بوریا سُکھ میں آئی کھاٹ:
بڑے آدمیوں کی ریس کرنے والا ساری عمر کچھ حاصل نہ ہوا مگر خواب دیکھے دولت کے۔

جوانا مرگ:
جوان موت مرنے والا۔

جوانوں کو آئی سستی بوڑھوں کو آئی مستی:
جو ہونہار تھے وہ کچھ نہ کر سکے جو کسی لائق نہ تھے اُنھوں نے کر دکھایا۔

جوانی میں تسبیح بڑھاپے میں کسبی:
ابتدا سے انتہا خراب۔ بے موقع کام۔

جو بلا اپنے بچہ کو نہیں چھوڑتا وہ چوہے کو کب چھوڑے گا:
جو اپنوں پر ظلم کرتے ہیں وہ دوسروں کو کب معاف کریں گے۔
جو بندھ گیا سو موتی:
جو چیز وقت پر کام آجائے وہی سب سے اچھی ہے۔
جو بولے سو گھی کو جائے:
کام کی تدبیر بتانے والا ہی کام کے ذمے داری بھی قبول کرے۔
جو بہت قریب وہ زیادہ رقیب:
اپنوں کو زیادہ رشک وحسد ہوتا ہے۔
جو پھل چکھا نہیں وہی میٹھا ہے:
ان دیکھی چیز کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔
جوتیاں چٹخاتے پھرنا:
آوارہ پھرنا۔
جوتی پر رکھ کر روٹی دینا:
حقارت سے رکھنا، ذلت سے نان نفقہ دینا۔
جوتیوں میں دال بٹنا:
لڑائی جھگڑے ہونا۔
جو خال حد سے زیادہ ہوا وہی مستا ہوا:
جو چیز اپنی حد سے گزر جائے وہ ناروا ہے۔
جو درخت سامنے آئے وہی اونٹ کا چارہ ہے:
جو شخص بھلے اور برے کو لوٹنے میں دریغ نہ کرے۔
جو دھن جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ:
کل مال جاتا دیکھے تو جو ہاتھ لگے اسے غنیمت جانے۔
جورو ٹٹولے پھیٹ اور ماں ٹٹولے پیٹ:
بیوی مال چاہتی ہے اور ماں بچے کو بے لوث چاہتی ہے۔
جورو خصم کی لڑائی دودھ کی سی ملائی:
میاں بیوی کی لڑائی بھی مزا دیتی ہے۔
جورو زور کی نہیں کسی اور کی:
مرد سست ہوگا تو عورت ہاتھ سے نکل جائے گی۔
جورو کی موت کہنی کی چوٹ:
سخت تکلیف مگر دیرپا نہیں۔
جورو نہ جاتا اللہ میاں سے ناتا:
مجرد آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔
جوڑ جوڑ مر جائیں گے مال جنوائی کھائیں گے:
کنجوس کا مال دوسرے کھاتے ہیں۔
جوڑ کو جوڑ ملنا:
جیسے کو تیسا ملنا۔
جوڑواں:
توام، ساتھ پیدا ہونے والے بچے۔

جو سر اُٹھا کر چلے گا وہی ٹھوکر کھا کر گرے گا:
غرور کا انجام ذلّت ہے۔
جو گرجتا ہے وہ برستا نہیں:
ڈینگ مارنے والا بہت کچھ کر کے نہیں دکھاتا۔
جوگی کس کے میت اور پاتر کس کی نار:
رنڈی اور جوگی وفادار نہیں ہوتے۔
جو ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے:
اپنوں سے زیادہ محبت جتانے والا جھوٹا ہوتا ہے۔
جو ماں سے سوا چاہے وہ پھاپھا کٹنا کہلائے:
ماں سے زیادہ محبت سراسر ڈھونگ ہے۔
جو من میں بسے سو سپنے دِسے:
جو دل میں ہوتا ہے وہی خواب میں آتا ہے۔
جو میرے ہے سو راجہ کے نہیں:
کم ہونے پر بھی اپنے آپ کو بڑا جانتی ہے۔ ناحق شیخی مارنا۔
جوں توں کر کے:
کسی نہ کسی طرح۔
جوں جوں بھیگے کملی ووں ووں بھاری ہو:
جتنا قرض زیادہ ہوتا ہے اتنی زیر باری ہوتی ہے۔

جو نہ بھائے آپ کو وہ بہو کے باپ کو:
نکمّی چیز اوروں کو دینا۔
جو ہانڈی میں ہو گا وہ رکابی میں آوے گا:
جو پوشیدہ ہے وہ ظاہر ہو جائے گا۔
جو پیئے سو مدھ پیے:
شرابی وہی بکتا ہے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔
جوؤں کی کارن کھنڈری نہیں پھینکی جاتی:
چھوٹی موٹی خرابیوں کے باعث کوئی اپنا گھر یا مال نہیں چھوڑتا۔
جھاڑ پھونک:
گنڈا تعویز، دعا درود۔
جھاڑ کا کانٹا:
وہ جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو۔
جھاڑو پھیرنا:
صفایا کرنا، کچھ نہ چھوڑنا۔
جہاں بہو کا پسینا وہیں خسر کی کھاٹ:
خواہ مخواہ چھیڑنا اور لڑائی نکالنا۔ ایسے حالات جن میں ٹکراؤ یقینی ہو۔
جہاں تیل دیکھا وہیں جھنے بیٹھ گئی:
خود غرض اور لالچی کے لیے بولتے ہیں۔
جہاں تیلی نہ جائے وہاں موسل گھسبڑنا:
حد سے زیادہ جھوٹ بولنا۔
جہاں جاوے بھوکا وہیں پڑے سوکھا:
مفلس کو ہر جگہ مفلسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جہاں چار باسن ہوں گے وہیں کھڑکیں گے:
جہاں چند لوگ ہوتے ہیں وہیں تکرار بھی ہوتی ہے۔

جہاں درخت نہیں ہوتا وہاں ارنڈ کو درخت کہتے ہیں:
اعلیٰ درجے کے لوگ نہ ہوں تو چھٹ بھیّوں کو بڑا کہنا ہوتا ہے۔

جہاں دیکھے تو اپرات وہیں گزارے ساری رات:
غرض مند اپنا فائدہ دیکھ کر سب کچھ کرتا ہے۔

جہاں راجہ مٹھ بولنا بسیں گھنیرے لوگ:
خوش اخلاق لوگوں میں ہر کوئی رہنا پسند کرتا ہے۔

جہاں اوکھ نہیں وہاں ارنڈ ہی اوکھ ہے:
عمدہ چیز نہ ہو تو بری چیز بھی غنیمت ہے۔

جہاں سو وہاں سوا سو:
جب خرچ کرنا ٹھہرا تو کم و بیش سے کیا گھبرانا۔

جہاں گڑھا ہوتا ہے وہیں پانی مرتا ہے:
عیب دار آدمی ہر بات اپنی طرف لے جاتا ہے۔

جہاں گڑ ہوگا وہاں مکھی ضرور ہوگی:
روپیہ والے کے رفیق اس کے گرد ضرور ہوتے ہیں۔

جہاں مرغا نہیں ہوتا کیا وہاں سویرا نہیں ہوتا:
کسی کے بغیر کسی کا کام نہیں رکتا۔

جہاں ننانوے گھڑے دودھ کے ہوں گے وہاں ایک گھڑا پانی کا کیا جانا جائے گا:
سب برے ہوں تو ایک کی برائی پکڑنا مشکل ہے۔

جھپا کا مارنا:
جلدی سے کوئی کام کر گزرنا۔

جھٹ پٹا:
صبح یا شام کی تاریکی۔

جھڑوس:
بوڑھا بے غیرت۔

جھگڑے کی تین جڑ، زن، زمین، زر:
اکثر فساد انہی تین چیزوں پر ہوتا ہے۔

جھلنگا:
ٹوٹی ہوئی چارپائی۔

جھوٹا کھاتے ہیں میٹھے کے لالچ میں:
فائدے کے لیے تکلیف بھی اُٹھائی جاتی ہے۔

جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے:
جھوٹ آخر کھل ہی جاتا ہے۔

جھوٹے کو جھوٹے کے گھر تک پہنچا دینا چاہیے:
جھوٹے کو قائل ضرور کرنا چاہیے۔

جھوٹے کے آگے سچا روتا ہے:

جھوٹا اپنی عیاری سے سچے کو پریشان کر دیتا ہے۔

جھونٹے پکڑنا:

حقارت سے بال نوچنا۔

جھلی دینا:

بچہ ہوتے وقت زچہ کو جنبش دینا۔ پیٹ پر مالش کرنا۔

جئے آسا مرے نراسا:

امید پر دنیا قائم ہے۔

جئے مرا بھائی گلی گلی بہو جائی:

دولت ہوگی تو ہر چیز مل جائے گی۔

جئے میرا کاٹنے والا میں سنکنے سے چھوٹی:

کسی نے اپنی بدکار عورت کی ناک کاٹی تو اس نے یہ طنزیہ دعا دی۔

جیب میں نہیں دانے بڑھیا چلی بھنانے:

یہ مثل لاف زن کی نسبت بولتے ہیں۔

جیب میں نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی:

نمودئے مفلس کے لیے بولی جاتی ہے۔

جیبھ دیوانی اپنے کاموں سیانی:

اپنے مطلب کی ہر ایک کو سوجھتی ہے۔

بیہودہ کو بھی اپنا کام نکالنا جانتا ہے۔

جیتا سو ہارا اور ہارا سو مُوا:

عدالت سے مقدمہ لڑنے والوں کی نسبت بولتے ہیں۔

جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی:

جان بوجھ کر نقصان نہیں اُٹھایا جاتا۔

جیتے تو ہاتھ کالے ہارے تو منہ کالا:

ناروا نفع پانے والے کے لیے بولتے ہیں۔ جواری کے لیے بولتے ہیں۔

جیتے تھے تو لیکھوں بھرے مر گئے تو موتیوں جڑے:

باکمال کی قدر زندگی میں نہیں ہوتی۔

جیتے جی سیٹھ نیاں اور موئے دھڑا دھڑ پٹیاں

زندگی میں دشمنی اور مرے بعد محبت جتائی۔

جیٹھ کے بھروسے پیٹ:

پرائے بھروسے کام کرنا۔

جیجا کے مال پر سالے متوالے:

پرائے مال پر شیخی بگھارنا۔

جی جانتا ہے:

بس دل ہی پر صدمہ ہے۔

جی جلانے سے ہاتھ جلانا بہتر ہے:

جسم کی تکلیف روح کی تکلیف سے آسان ہے۔

بی بی کے کاج میرے کھٹ کھٹا:
ہر ایک کی ریس کرنے والے کے لیے بولتے ہیں۔

جی چرانا:
کام سے بچنا۔

جیسا دیس ویسا بھیس:
جس ملک میں رہتے ہوں وہاں کے اوضاع کی پابندی کرنی چاہیے۔

جیسا راجہ ویسی پرجا:
جیسا ملک کا حاکم ہوتا ہے ویسے ہی ملک والے ہوتے ہیں۔

جیسا سوت ویسی پھیٹی جیسی ماں ویسی بیٹی:
اولاد پر والدین کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

جیسا منہ ویسی تھپڑ:
یعنی سوال کا جواب۔

جیسی تیری تل چاولی ویسے میرے گیت:
جیسا دو گے ویسی پاؤ گے۔

جیسی جا کی بات ویسا وا کا سواد:
جیسی گفتگو ہوتی ہے ویسا ہی اس کا مفہوم ہوتا ہے۔

جیسی خندی عید ویسی بھڑ وا محرّم:
جب خاوند اور بیوی دونوں بدمزاج ہوں تو بولتے ہیں۔

جیسی روح ویسے فرشتے:
کمینے اور بدوضع آدمی کے ہم صحبت بھی نالائق ہوتے ہیں۔

جیسی گاؤں کی ریت ویسی اٹھائی اپنی بھیت:
زمانے کے موافق کام کرنا چاہیے

جیسی لکھو بندریا ویسی منوا بھانڈ:
جب میاں بیوی دونوں بدمزاج ہوں تو یہ بولتے ہیں۔

جیسے کو تیسا ملے سن لے راجہ بھیل لوہے کو گھن کھا گر، او نڈی کو لیگئی چیل:
برائی کا بدلہ برائی ہے۔

جیو کا آہار جیو:
آدمی کو آدمی سے فائدہ پہنچتا ہے۔

چ

چاتر تو بیری بھلا مورکھ بھلا نہ میت:
نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہے۔

چادر ہے تھوڑی پیر پسارے بہت:
آمدنی تھوڑی اور خرچ زیادہ۔

چار چوٹ کی مار:
شدید ضرب لگانا۔

چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ:
چند روز عیش کے بعد پھر وہی تکلیف۔

چار دن کی چمار چودس:
کمینے کے چند روز خوشحال ہونے پر بولتے ہیں۔

چار یار اور وہ بھی بیکار:
یعنی سب کے سب بے ہنر۔

چاکر سے کوکر بھلا جو سودے اپنی نیند:
تابعداری بری چیز ہے۔

چاکر میں آکری کیا:
نوکری میں سستی نہیں چاہیے۔

چام پیارا نہیں کام پیارا ہے:
آدمی کی صورت پر اس کی قدر نہیں ہوتی اس کے اطوار اور خدمات پر قدر دانی ہونی چاہیے۔

چاند پر خاک ڈالنے سے خاک نہیں پڑتی:
کسی کے برا کہنے سے اچھے کی بے عزتی نہیں ہوتی۔

چاند چڑھنا:
مہینہ پورا ہونا۔ ایام حیض کا ٹل جانا۔ حمل ٹھہرنے کی علامت ظاہر کرنا۔

چاند چڑھے کل عالم دیکھے:
ظاہر بات کسی پر مخفی نہیں۔

چاندی کی ریت نہیں سونے کی توفیق نہیں:
نہ یہ کر سکتے ہیں نہ وہ کرنے کی حیثیت ہے۔

چاہنے کے نام سے گدھی نے بھی کھیت کھانا چھوڑ دیا تھا:
کسی کی تعریف کر دو تو وہ اترا جاتا ہے۔

چبا چبا کر باتیں کرنا:
طنز آمیز گفتگو کرنا۔

چپڑی اور دو دو:
اچھی بھی اور کثرت سے بھی زیادہ فائدہ ہونے پر بولتے ہیں۔

چُپ کی داد خدا دے گا:
صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

چپنی بھر پانی میں ڈوب مرو، چلو بھر پانی میں ڈوب مرو:
شرم دلانے کو بولتے ہیں۔

چنا اور چغل منہ لگا بُرا:
چنے کی ٹھینگر اور چغل خور کی باتیں ختم نہیں ہوتیں۔

چُٹ پُٹ:
متفرق خرچ۔

چٹ پٹ ہونا:
ناگہانی موت واقع ہونا۔

چٹک مٹک:
طمطراق، کرّ و فر۔

چٹکیوں میں اڑانا:
خاطر میں نہ لانا۔ ہنسی اڑانا۔

چٹ منگنی پٹ بیاہ:

کسی کام کا جلدی انجام پانا۔

چٹورا کھوئے اپنا گھر بٹورا کھوئے دو گھر:

فضول خرچ سے دوسروں کا مال بٹورنے والا زیادہ برا ہوتا ہے۔

چراغ بڑھانا:

چراغ گل کرنا۔ روشنی بند کرنا۔

چراغ تلے اندھیرا:

غیروں کو فائدہ پہنچانا اور اپنوں کو محروم رکھنا۔

چراغ سے چراغ جلتا ہے:

ایک کو دوسرے سے فیض پہنچتا ہے۔

چراغ گل، پگڑی غائب:

آنکھ جھپکی اور مال چوری ہوا۔

چراغ میں بتی پڑنا:

شام ہونا، رات ہونا۔

چراغ میں بتی پڑی لاڈو میرا تخت چڑھی:

سرِ شام سونے کی تیاری کرنا۔

چرباںک دیدہ:

شوخ چشم، دیدہ دلیر، نڈر عورت۔

چربی چھائی آنکھن میں ناچن لاگی آنگن میں:

تھوڑی سی دولت پر اترانا۔

چرسی یار کس کے دم لگایا کھسکے:

اپنے فائدے سے غرض رکھنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

چرغم چرغم:

کانا پھوسی، بات چیت، سازشی گفتگو۔

چڑھتی کلا جاگتی جوت:

اقبال کی ترقی جلتے ہوئے چراغ کی مانند ہے۔

چڑھ جا بیٹا سولی پر رام بھلی کرے گا۔

بد باطن ناصح کے لیے بولتے ہیں۔ طنزاً ہمت دلانے کے لیے بولتے ہیں۔

چڑیا کرے کھونچا چڑا کرے نوچا:

کمزور کی نسبت طاقتور سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

چڑی مار ٹولا بھانت بھانت کا جانور بولا:

جہاں مختلف رائے ہوں وہاں بولتے ہیں۔

چشم بد دور:

نظر بد دور، مف نظر، کسی چیز کی تعریف، سے پہلے زبان پر لاتے ہیں۔

چشمِ بد دور آنکھیں موتی چور:

طنزاً بدصورت کی نسبت بولتے ہیں۔

چک بچک:

تیل یا گھی میں تر بتر ہونا۔

چک چک لونڈے کھانا:
تر تراتے گھی میں نوالے کھانا۔
چکنا گھڑا بوندی پڑی ڈھل گئی:
بے غیرت پر لعنت ملامت کا اثر نہیں ہوتا۔
چکنے منہ کو سب چومتے ہیں:
مالدار کی خاطر مدارات ہر جگہ ہوتی ہے۔
چکی تلے پوسیر انکل ساس گھر میرا:
کسی کی ملکیت پر زبردستی قبضہ کرنا۔
چلتی گاڑی میں روڑا اٹکا:
کسی کام کے درمیان فتور واقع ہونا۔
چلتے چور لنگوٹی لابھ:
اتفاق سے ہونے والے فائدے کی نسبت بولتے ہیں۔
چلوانس:
چلاہٹ، نوزائیدہ بچوں کی ایک بیماری جس میں بچے چلاتے چلاتے مر بھی جاتے ہیں۔
چلُّو چلُّو سادھیگا تو لوٹے بھر پر آویگا:
ہر کام میں عادت کو بڑا دخل ہے۔
چلوؤں خون خشک ہونا:
کسی صدمے کو سن کر حیران ہونا۔
چمار کو عرش پر بھی بیگار:
غریب کو ہر جگہ دکھ سہنا پڑتا ہے۔ جو جس کا کام ہوتا ہے وہ ہر جگہ لیا جاتا ہے۔
چمڑے کی زبان ہے بھول چوک ہوئی جاتی ہے:
منہ سے جانے ان جانے بری بھلی نکل جاتی ہے۔
چمک چاندنی:
وہ عورت جو بنی ٹھنی رہتی ہو اور اوباش ہو۔
چمکو:
چنچل، مستانی، شوخ، عیار عورت۔
چمگادڑ کے گھر آئی چمگادڑ آ بوالٹک رہی:
بدوں کی صحبت سے نیکوں پر بھی آفت آتی ہے۔ میزبان اور مہمان دونوں آفت میں مبتلا۔
چنبیلی چاؤ میں آئی لڑکے بالے ساتھ لائی:
بے لحاظ اور بے ادب کی نسبت بولتے ہیں۔
چندن کی چٹکی بھلی گاڑی بھرا نہ کاٹھ:
اچھی چیز تھوڑی بھی ہو تو بھلی۔
چندے آفتاب چندے ماہتاب:
خوب صورت، من بھاؤنی۔
چنگا ہے مگر ننگا نہیں:
مقدور ہے مگر فضول خرچ نہیں۔
چنے چبالو یا شہنائی بجالو:
پیٹ بھر لو یا ڈینگ مار لو۔

چوٹی کُتیا جلیبیوں کی رکھوالی:
خیانت کار سے امانت دار کا کام لینا۔

چور پر مور پڑے:
کوئی چیز اڑا لے اور اس سے دوسرا چھین لے۔

چور چوری سے جائے گا تو کیا ہیرا پھیری سے بھی جائے گا:
یعنی انسان کی عادت نہیں چھوٹتی۔

چور سے کہے چوری کر اور شاہ سے کہے تیرا گھر لٹا:
اس شخص کے لیے بولتے ہیں جس میں لگائی بجھائی کی عادت ہو۔

چور کا بھائی گرہ کٹ:
جب کوئی عیبی کی حمایت لیتا ہے تو اس کے لیے بولتے ہیں۔

چور کی داڑھی میں تنکا:
عیب دار ہمیشہ اپنی ہر بات سے پہچانا جاتا ہے۔ جب آدمی بغیر ضرورت صفائی پیش کرے تب بولتے ہیں۔

چور کی ماں اوکھلی میں سر دے کر روئے:
برے کار راز دار دل ہی دل میں گھٹتا ہے۔

چور کے پاؤں کہاں:
مجرم کو استقلال نہیں ہوتا۔

چور کے پیٹ میں گائے آپ ہی آپ رمبھائے:
ذرا سے دباؤ پر چور قبول دیتا ہے۔

چوری اور سینہ زوری:
قصور کر کے دھمکانا۔

چوری کا گڑ میٹھا:
گناہ میں لذت ہوتی ہے۔

چولہے آگے گاؤں چکّی آگے گاؤں پنچوں میں بیٹھوں تو ناک کٹاؤں:
گھر میں شان اور باہر ذلت۔

چولہے کی تیری توے کی میری:
اچھا اپنے لیے اور برا دوسرے کے لیے۔

چولی دامن کا ساتھ ہے:
ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتا۔

چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ:
جب نا اہل اپنی تعظیم اور تکریم کا خواہش مند ہو۔

چُونے والیاں:
ڈومنیاں۔ بچہ پیدا ہونے پر گانے والیاں۔

چوہا بل میں سماتا نہیں اور دم سے باندھی چھاج:
اپنی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں اور دوسروں کی ذمے داری بھی لے لی۔

چوہے کا جنا بل ہی ڈھونڈتا ہے:
ہر شخص اپنی اصل پر جاتا ہے۔

چوہے کا جنا بل ہی کودتا ہے:
ہر شخص اپنی اصل کی طرف جاتا ہے۔
چوہے کے ہات ہلدی کی گرہ لگی وہ بھی پنساری بن بیٹھا:
تھوڑی سی پونجی پر اترانے والے کے لیے بولتے ہیں۔
چھاتی پھٹنا:
دل پر صدمۂ عظیم گزرنا۔
چھاتی پر پتھر رکھنا:
صبر کرنا، سخت دلی اختیار کرنا۔
چھاتی پر دھر کے کوئی نہیں لے جاتا:
مرنے کے بعد مال دولت چھوٹ جاتا ہے۔
چھاتی پر سانپ لوٹنا:
آتشِ رشک سے جل مرنا۔
چھاتی پر مونگ دلنا:
ضد سے کسی کے سامنے ناشائستہ حرکت کرنا۔
چھاتی پک جانا:
غم سے سینہ پک جانا۔
چھاتی ٹھوکنا:
دل مضبوط کرنا۔ اطمینان کرنا۔
چھاج بولی تو بولی چھلنی بھی بولی جس میں بہتر سو چھید:
کسی مبتذل آدمی کا دخل در معقولات۔

چھاج میں ڈال کر چھلنی میں اُڑانا:
رسوا اور بدنام کرنا۔
چھاجوں پانی پڑ گیا:
بہت سا مینہہ برس گیا۔
چھاؤنی چھانا:
کسی جگہ رہ پڑنا۔ ڈیرے ڈالنا۔
چھائیں پھوئیں:
خدا نہ کرے۔ خدا بچائے۔
چھب تختی:
جسم کی خوب صورتی۔
چھب گدھری میں اور صورت طباق میں:
عزت عمدہ پوشاک سے اور روپ رنگ عمدہ غذا سے۔
چھپّر پر پھونس نہیں ڈیوڑھی میں نقارہ:
محتاجی اور مفلسی میں غرور کرنا۔
چھتیس پرکار کے بھوجن میں ستر کو بہتر روگ ہوتے ہیں:
ایک ساتھ گرم سرد کھانے سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔
چھتیسی:
تمام عیب و ہنر سے واقف، چالاک، عیار عورت۔
چھٹی کا دودھ یاد آنا:
امن کا زمانہ افسوس کے ساتھ یاد کرنا۔ مشکل کام آپڑنا۔

چھٹی کے پوتڑے اب تک نہیں سوکھے:
ہنوز طفل ناتجربہ کار ہیں۔

چھٹی نہ ستوانسا میر الاڈلا نواسا:
لینا دینا کچھ نہیں سوکھی محبت جتائی۔

چھ چاول اور نو پکھال پانی:
کام تھوڑا اُدھم بہت۔

چھدّا اتارنا:
سر سے بوجھ اتارنا۔ باراحسان، اوپری دل سے کام کرنا۔

چُھریاں بھوکنا:
نہایت تکلیف وایذا دینا۔

چھری بھلی نہ کٹاری:
ہتھیار سب ہی جان لیوا ہیں۔

چھری تلے دم لینا:
تکلیف سہارنا، صبر وقرار کرنا، برداشت کرنا۔

چُھری کو پاتا ہوں تو آپ کو نہیں پاتا:
مراد سخت دشمنی سے ہے۔

چُھریوں کا غسل دینا:
بھاری سزا دینا۔ لہولہان کرنا۔

چھل بلّا:
دھوکہ، فریب، دغا۔

چھلنی میں ڈال چھاج میں اڑانا:
ہر طرح رسوا کرنا، ڈونڈی پیٹنا، بات کا بتنگڑ بنانا، ذلیل کرنا۔

چھوٹا کپڑا:
انگیا، سینہ بند زنان۔

چھوٹا گھر بڑا اسم دھیانہ:
نام بڑا اور حیثیت کچھ نہیں۔

چھوٹا منہ بڑی بات:
اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بات کہنی۔

چھوٹی نند انگیا کا بند بڑی نند بجلی بسنت:
جب چھوٹے کن سُنیاں لیں اور بڑے طعنہ زنی کریں۔

چھوٹے گاؤں سے ناتا کیا:
جس گھر سے کام نہیں اس کے مکین سے کیا واسطہ۔

چُھوچھک:
زچہ خانہ کی ایک رسم، چھٹی۔

چُھوچُھو:
بچوں کے پوتڑے دھونے والی۔

چھینکتے گئے جھینکتے آئے:
بدشگونی کا انجام بھی برا ہوتا ہے۔

چھینکتے ہی ناک کٹی:
ابتدا ہی بگڑ گئی۔

چیر و چار بگھار و پانچ:
بےفکری سے دن گزارنے والے کے لیے بولتے ہیں۔

چیز بست:
مال واسباب، زیور۔

چیز نہ رکھے آپنی چوروں گالی دے:
اپنی چیز سنبھال کر نہ رکھے اور دوسروں کو گالی دے۔

چیکٹ اتروائی:
وہ جوڑا جو بہن کی لڑکی کی شادی میں نکاح کے بعد بھائی کی طرف سے بہن کو دیا جاتا ہے۔

چیل کے گھر پارس ہوتا ہے:
جب کوئی زردار اپنے آپ کو بے زر کہتا ہے تو یہ کہتے ہیں۔

چیل کے گھر میں ماس کہاں:
فضول خرچ کے پاس روپیہ ملنا دشوار ہے۔

چیونٹی کو موت کا ریلا بھی بہت ہے:
تھوڑی آفت بھی غریب کو برباد کر دیتی ہے۔

چیونٹی کے پر نکلے:
موذی کی شامت آئی۔

چیونٹیوں بھرا کباب:
آل اولاد والا، مصیبت کا گھر، ساس نند دیوروں سے بھرا گھر۔

ح

حاتم کی گور پر لات مارنا:
جب بخیل سے اتفاقاً کوئی سخاوت ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں۔

حارونی:
سرکش، نافرمان، ڈنگئی۔

حاشا اللہ حاشا رحمٰن:
قسم ہے خدا کی۔

حاضر میں حُجت نہیں غیر کی تلاش نہیں:
جو کچھ موجود ہے اس سے انکار نہیں اور دوسری جگہ سے لا کر دینے کا امکان نہیں۔

حاکم کی آنکھ نہیں ہوتی کان ہوتے ہیں:
حاکم جو سنتا ہے اس کا یقین کر لیتا ہے۔

حاکم ہارے اور منہ ہی منہ مارے:
حاکم کی کسی بات کی تردید نہیں ہو سکتی۔

حال کا نہ خال کا روٹی چمچہ دال کا:
نکمے آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

حُجتی لا امّتی:
جھگڑالو بے دین ہوتا ہے۔

حجرا بھی اور محرابی بھی:
متقی بن کر عیش اڑانا۔

حج کا حج بیچ کا بیچ:
نیک نامی اور فائدہ بھی۔

حرام تو چالیس گھر لے کر ڈوبتا ہے:
بدکاری کا اثر دور دور تک پہنچتا ہے۔

حساب جو جو بخشش سو سو:
معاملہ میں کوڑی کوڑی کا حساب چاہیے۔

حساب جوں کا توں کنبہ ڈوبا کیوں حف نظر:
چشمِ بد دور۔

حق حق ہے ناحق ناحق ہے:
سچ کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔

حق دق رہ جانا:
حیران ہونا۔

حق کا راضی خدا ہے:
سچ سے خدا بھی راضی ہے۔

حق کر حلال کر ایک دن میں ہزار کر:
نیک کام میں کثرت کسی طرح بری نہیں۔

حکیم کو قارورے سے لاج:
یعنی آدمی جس کام کا ہو اسی سے پرہیز کرے۔

حلال میں حرکت حرام میں برکت:
ناروا نفع کے وقت کہتے ہیں۔

حلق سے نکلی خلق میں پڑی:
بات منہ سے نکل کر مشہور ہو جاتی ہے۔

حلق کا دربان:
وہ شخص جو کھانے پینے کا مانع ہو وہ بچہ جو ماں کو کھانے نہ دے۔

حلق میں نوالہ پھنسنا:
عمدہ چیز کھاتے وقت اپنے بچے یا کسی دوست کو یاد کرنا۔

حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ:
پرائی چیز کو اپنا سمجھ کر استعمال میں لانا۔

حمایت کی گھوڑی عراقی کے لات مارے:
جس کا کوئی مددگار ہے وہ بڑے بڑوں کا خیال نہیں کرتا۔

حوض بھرے فوارہ چھوٹے:
آمدنی ہو تو خرچ بھی کیا جائے ورنہ خرچ کہاں سے آئے۔

حیا والا اپنی حیا سے ڈرا بے حیا نے جانا مجھ سے ڈرا:
نرم زبانی سے کمینے دلیر ہو جاتے ہیں۔

خ

خارشتی کتیا مخمل کی جھول:
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اچھا پہنے مگر پھبے نہیں۔

خاطر جمع:
اطمینان، دلجوئی، تسکین۔

خاک پہ بسم اللہ:
جملۂ حقارت، لعنت، تف ہے۔

خاک نہ دھول بکائن کے پھول:
جھوٹی شیخی۔

خالصے لگانا:
برباد کر دینا۔ اُڑانا۔ بیچ کھوچ دینا۔

خالہ خلخلی دال پکائے ڈھل ڈھل:
جو کوئی مہمان کی آؤ بھگت اچھی طرح نہ کرے۔

خالہ کی خلیچی:
از روئے حقارت خالہ کی بیٹی۔

خالہ کی مہمانی ہاتھ ڈال پچھتانی:
غیر کی جگہ دست اندازی میں افسوس ہوتا ہے۔ یگانگی میں بیگانگی کا ظہور۔

خالی بنیا کیا کرے اس گول کے دھان اس گول میں بھرے:
فضول کام کی نسبت بولتے ہیں۔

خالی سے بیگار بھلی:
نکمے بیٹھنے سے کوئی شغل کرنا بہتر ہے۔

خالی کمہار اور بھرا کہار:
چلنے میں خوب تیز ہوتے ہیں۔

خالی گھر دیوانی بیوی:
جو شخص خواہ مخواہ اپنے گھر کو آراستہ کرتا ہے۔

خالی ہاتھ کیا جاؤں ایک سندیسہ لیتا جاؤں:
جو شخص گرمیِ بزم کے لیے روز ایک شگوفہ چھوڑتا ہے۔

خام پارہ:
چھنال، قطامہ، بیسوا۔

خانِ خاناں جن کے کھانے میں بتانا:
ظاہر آراستہ باطن ذلیل۔

خدا امیر کے پاس قبر بھی نہ بنوائیے:
امیر کا پڑوس زحمت کا باعث ہوتا ہے۔

خدا تو دے نہ میں دوں:
جو شخص نہایت حاسدانہ بخیل ہوتا ہے اس کی نسبت بولتے ہیں۔

خدا دو سینگ دے تو وہ بھی سہی:
راضی برضا رہنا، خدا کا دیا سر آنکھوں پر۔

خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے:
خدا کی دین اسباب پر موقوف نہیں ہوتی۔

خدا دے کھانے کو تو بلا جائے کمانے کو:
کاہل اور کام چور کا مقولہ ہے۔

خدا سر پر دو سینگ دے تو وہ بھی سہے جاتے ہیں:
جس حالت میں خدا رکھے وہ بہتر ہے۔

خدا سمجھے:
خدا اس کی سزا دے۔

خدا شکّر خورے کو شکّر دیتا ہے:
خدا ہر شخص کی آرزو پوری کرتا ہے خدا کسی کو محروم نہیں رکھتا۔

خدا کا دیا سر پر:
ہر آفت پر سر تسلیم خم ہے۔

خدا کا دیا کندھے پر پنچوں کا دیا سر پر:
پنچوں کی بات تسلیم کرنی پڑتی ہے۔

خدا کا دیا نور کبھی نہ ہووے دور:
اللہ جو دیتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔

خدا کو دیکھا نہیں عقل سے تو پہچانا جاتا ہے:
عقل کے وسیلے سے بہت کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔

خدا کو مان:
یہ کام نہ کر۔ تجھے خدا کی قسم۔

خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری:
جس بات میں خدا کا خوف نہیں اس میں بندوں سے کیا ڈرنا۔

خدا کی سنوار:
خدا تجھے درست کردے، خدا تجھے ہدایت دے۔

خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی:
غیب کی سزا کہہ کر نہیں آتی۔

خدا کے گھر سے پھرنا:
مرتے مرتے بچ جانا۔ مہلک بیماری سے صحت یاب ہونا۔

خدا گنجے کو ناخن نہ دے:
ظالم کا صاحب اختیار ہونا اچھا نہیں۔

خدا لڑنی رات کرے بچھڑنی رات نہ کرے:
لڑائی بھڑائی کا ڈر نہیں لیکن خدا جدائی اور فراق کی مصیبت سے بچائے۔

خدا لگتی کوئی نہیں کہے منہ دیکھی سب کہیں:
حق بات بیان کرنے سے ہر شخص جی چراتا ہے۔

خدا واسطے بلی بھی چوہا نہیں مارتی:
ہر شخص اپنے فائدے کو مقدم جانتا ہے۔

خدائی خوار گدھے اسوار:
واہی تباہی آوارہ گرد کی نسبت بولتے ہیں۔

خدمت سے عظمت ہے:
محنت اور مشقت سے کامیابی ملتی ہے۔

خرادی کا کاٹھ کاٹے ہی کٹے:
ہر کام کیے ہی سے ہوتا ہے۔

خربوزہ چاہے دھوپ کو اور آم چاہے مینہ ناری چاہے زور کو اور بالک چاہے نہیں:
ہر شے اپنی مرغوب شے کو چاہتی ہے۔

خربوزہ چھری پر گرے تو خربوزے کا ضرر اور چھری خربوزے پر گرے تو خربوزے کا ضرر:
ہر طرح کمزور کی شامت آتی ہے۔

خربوزے کو دیکھ خربوزہ رنگ پکڑتا ہے:
یعنی صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

خر خوش نہ خاوند خوش:
جس شخص سے سب بیزار ہوں اس کی نسبت بولتے ہیں۔

خس کم جہاں پاک:
نالائق آدمی کے مرنے پر بولتے ہیں۔

خصم کا کھائیے اور بھیاجی کے گیت گائیے:
نفع کسی سے ہو اور محبت کسی سے رکھیں۔

خصم کیا برا کیا کر کے چھوڑ دیا نکھد برا کیا:
عیب ہر حال میں برا ہے۔

خصم کیا سکھ سہنے کو کہ پائی لگ کے رونے کو:
کوئی کام فائدہ کے لیے کیا جائے اور نقصان کا سبب بنے۔

خصموں پٹی:
رانڈ، بیوہ، ایک قسم کا کوسنا۔

خطا کرے بیوی پکڑی جائے باندی:
کسی امیر کی خطا پر غریب کا ملزم ہونا۔

خطّامہ:
فاحشہ، قحبہ، مکارہ۔

خط، پتر:
چٹھی چپائی، پُرزہ، پرچہ۔

خلقت مردہ پسند ہے:
لوگ مرنے کے بعد تعریف کرتے ہیں۔

خلق کا حلق کس نے بند کیا ہے:
کوئی کسی کی زبان کو روک نہیں سکتا۔

خنگا:
مستنڈا، فربہ انداز، ہٹا کٹا، دبنگ۔

خنگڑا:
خنگا کی تصغیر۔

خندی:
بے ہودہ، بے حیا، بے غیرت، ہنسنے والی عورت۔

خواجہ سرا:
وہ خصی غلام جو گھر میں آ جا سکے۔ ناظر، چوبدار۔

خواص:
اعلیٰ درجے کی خدمت گار، مصاحب، جلیس، ہم صحبت۔

خواصی:
انگیا کا وہ جوڑ جو بغل کی جانب ہوتا ہے۔ ہودہ کے پیچھے کی جگہ جہاں بادشاہ کا ملازم خاص بیٹھتا ہے۔

خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا:
ظاہر آراستہ باطن خراب، دکھاوا بہت اصل کچھ نہیں۔

خیر سلّا:
خیر و عافیت، مزاج پرسی کرنا۔

خیر کی پدنی خیرات کا ناڑا پڑھ دے ملاّ عقد ادھارا:

مفت میں کام نکالنا۔

خیلا:

احمق، بے ہودہ، پھوہڑ۔

خیلا جان بیلا:

وہ عورت جسے پہننے اوڑھنے کا سلیقہ نہ ہو۔

د

داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے:

سخی سخاوت کرے سوم جل جل مرے۔

داتا دیوے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے:

کوئی داد در پیش کرے اور کسی کو برا لگے۔

داتا کی ناؤ پہاڑ چڑھے:

سخی کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

داتا کے تین گن دے دلوادے، دے کے چھین لے:

خدا تعالیٰ کے یہ تینوں کام ہیں۔

داتا کے دس ہاتھ اور دینے کے سو بہانے:

سخاوت کے لیے کوئی بہانہ نہیں۔ ہر موقع پر کی جاسکتی ہے۔

دادا تیرا ہفت ہزاری باوا تیرا صوبہ دار ماں تیری سدا سہاگن بیٹا برخوردار:

جو ہر طرح نصیبہ ور ہو اس کے لیے بولتے ہیں۔

دار پھیر:

صدقہ، تصدق کے پیسے۔ جو پیسے دولہا یا دلہن پر سے صدقے کر کے میراثن کو دیے جاتے ہیں۔

دال روٹی کھائے ٹوٹا پڑے تو بھاڑ میں جائے:

باوجود احتیاط کے نقصان پہنچے تو بے بسی ہے۔

داموں کا روٹھا باتوں سے نہیں منتا:

روپیہ کا کام روپیہ سے نکلتا ہے۔

دانتا باجے گھر پڑے اور ہانسا باج رن پڑے:

زبان درازی سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے اور ہنسی سے دوستوں میں دشمنی ہوتی ہے۔

دانتا کِلکِل:

تو تو میں میں، آئے دن کا جھگڑا۔

دانت تھے تو چنے نہ پائے، چنے ملے تو دانت گنوائے:

دولت تھی تو اولاد نہ تھی اب اولاد ہوتی تو دولت نہیں رہی۔

دانت کاٹی روٹی:

بے تکلفانہ کھانا پینا، نہایت اتحاد ارتباط، غایت درجے کی محبت۔

دانت کریدنے کا تنکا نہ رہنا:

بالکل لُٹ جانا، مال اسباب پر جھاڑو پھر جانا۔

دانے دانے پر مہر ہے:
ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اس کے مقدر میں ہے۔

دائی جانے اپنی ہائی:
دائی جننے والی کی تکلیف کو نہیں سمجھتی۔

دائی چنبیلی کے مرزا موگرا:
جو شخص کمینے گھر پیدا ہو کر اپنے آپ کو اعلیٰ خاندان کا بتائے۔

دائی دوا والے:
وہ لوگ جو دائی دوا سے آشنائی کے سبب پیدا ہوئے ہوں۔

دائی سے پیٹ نہیں چھپتا:
محرم راز سے راز پوشیدہ نہیں رہتا۔

دایاں پیر ہلاؤں گی تو گھری پیر پاؤں گی:
محنتی آدمی ہر جگہ کما لیتا ہے۔

دبدھا:
شک، شبہ، پس و پیش۔

دبی بلّی چوہوں کے کان کتاتی ہے:
قابو میں آ کر زبردست بھی دب جاتا ہے۔

دبے پر چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے:
تنگ آ کر ناتوان بھی حملہ کر دیتا ہے۔

درخت بوئے تھے آم کے ہو گئے ببول کے:
جب نفع کی امید پر کام کیا جائے اور نقصان ہو جائے۔

درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی تاش میں:
آدمی کو سختی نرمی سب اُٹھانی پڑتی ہے۔

دُر موئے:
مرے جو گے دور ہو۔

دروازے پر ہاتھی جھولنا:
نہایت دولت مند ہونا۔

دریا پر جانا اور پیاسے آنا:
بے وقوف کی نسبت بولتے ہیں۔

دریا کو کوزے میں بند کرنا:
بڑے مضمون کو کم لفظوں میں ادا کرنا۔

دریا میں رہنا اور مگر مچھ سے بیر:
افسر حاکم یا سردار کے ساتھ بگاڑ رکھنا۔

ڈر بڑانا:
ڈرا کر گھبرا دینا۔

دسترخوان بچھانے میں سو عیب نہ بچھانے میں ایک عیب:
نیکی کرنے والے کے حاسد اور عیب جو بہت ہوتے ہیں۔

دسترخوان کی بلّی:
وہ عورت جو کھانے کے وقت بن بلائے آدھمکے۔

دس کماتے تھے بیس کھاتے تھے برسات بعد گھر کو آتے تھے:
فضول خرچ کی نسبت بولتے ہیں۔

دُسمال:

برتن صاف کرنے کا کپڑا۔

دسوں انگلیاں دسوں چراغ:

نہایت ہنرمند، سگھڑ لڑکی۔

دشمنائی سے دشمنائی ہے:

برائی کا بدلہ برائی ہے۔

دشمن کی گلی کیوں گئے اپنا دوست گروی تھا:

دوست کی خاطر ناگوار بات بھی گوارہ کرنی ہوتی ہے۔

دشمن نہ سوئے نہ سونے دے:

دشمن سے ہر وقت خائف رہنا پڑتا ہے۔

دشمنوں میں ایسے رہو جیسے بتیس دانت میں زبان:

ہر ایک سے ملو بھی اور الگ بھی رہو۔

دکھتی چوٹ کنونڈے بھیٹ:

واجب الاحتراز سے مڈبھیڑ ہو جانے پر کہتے ہیں۔ جہاں چوٹ لگی ہو وہیں پر لگے رہو۔

دکھ سکھ جیوے کھاؤ بھیا گھیوسے:

ہر حال میں اچھی طرح گزر کرو۔

دگانا:

ہم عمر عورت کا ایک رشتہ جو دو موا بادام کھا کر جوڑا جاتا ہے۔

دگدا:

اندیشہ، شبہ خوف۔

دگدا میں دو گئے یا ملی نہ دام:

تذبذب میں آدمی کچھ نہیں پاتا۔

دگدگی:

ایک گلے کے زیور کا نام جو سینہ کے اوپر لٹکتا ہے۔

دگلا سب سے اگلا بچھاؤ تو نرم اوڑھو تو گرم گٹھری میں باندھو تو بھر کے دے ڈالو تو کرم:

معنی ظاہر ہے۔

دل پر سانپ لوٹنا:

افسوس ہونا، پچھتاوا ہونا۔

دِلدّر دور ہونا:

افلاس یا نحوست کا جانا۔

دل کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ:

اپنی مصیبت انسان آپ ہی جانتا ہے۔

دل کا مالک اللہ ہے:

خدا کے سوا دل کو کوئی نہیں پھیر سکتا۔

دل کو دل سے راہ ہے:

محبت جانبین سے ہوتی ہے۔

دل کو ہو قرار تو سب سوجھی تہوار:

دل چنگا ہو تو سب کچھ اچھا لگتا ہے۔

دل کے پھپھولے پھوٹے:

دشمن کے نقصان اُٹھانے سے جی خوش ہوا۔

دل کے جلے پھپھولے پھوڑنا:

بات بات پر دشمنی اور مخالفت کرنا

دل کے کونے سرکنا:
پاگل، خبطی ہو جانا۔

دُلّو کا دیرا:
بھاری بھرکم، مغرور، خودسر۔

دلّی کے بیٹی متھرا کی گائے کرم پھوٹیں تو باہر جائے:
غیر قوم میں شادی کرنا لڑکی کے لیے تکلف کا باعث ہے۔

دلّی کی کمائی بھنگ کے بھاڑے میں گنوائی:
ساری عمر کی محنت رائیگاں گئی۔

دماغ چوٹی:
خود پسند، متکبّر، اترانے والی، مغرور۔

دم پکڑی بھیڑ کی وار ہوئے نہ پار:
ادنیٰ سہارے سے کام نہیں بنتا۔

دمڑی کی بُڑھیا ٹکا سر منڈائی:
کم قیمت چیز پر زیادہ خرچ کرنا۔

دمڑی کی دال آپ ہی کٹنی آپ ہی چھنال:
غریب آدمی بے حقیقت سمجھا جاتا ہے۔

دمڑی کی دال بوا پتلی نہ ہو:
کنجوس عورت کی ہجو میں کہتے ہیں۔

دمڑی کی ہانڈی ٹوٹی کتّے کی ذات پہچانی:
گو اپنا نقصان ہوا لیکن دوسرے کی خصلت کا حال معلوم ہوا۔

دمڑی کی ہانڈی لیتے ہیں تو اسے بھی ٹھونک بجا کر دیکھ لیتے ہیں:
ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

دمڑی کے پان بیٹی کھائے کہو بھائی گھر رہے یا جائے:
بخیل آدمی تھوڑے خرچ سے بھی گھبراتا ہے۔

دمڑی نہ جائے پر چمڑی جائے:
کنجوس ایذا سہتا ہے۔

دم نا مارنا:
اُف نہ کرنا، خاموش رہنا۔

دن عید اور رات شب برات:
ہر دم خوشی حاصل ہونا۔

دن عید رات شب برات:
ہر وقت کا نشاط۔

دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھنا:
کسی کام میں منہمک ہو کر ہر چیز سے بے خبر ہو جانا۔

دن کو اونی اونی رات کو چرخہ پُونی:
دن رائیگاں کھونا اور رات کو کام لے بیٹھنا۔

ڈوجیا:
پیٹ والی، حاملہ۔

دو دل ہوں گے راضی تو کیا کرے گا قاضی:
فریقین راضی ہوں تو کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتا۔

دودھ بھی پیارا پوت بھی پیارا قسم کس کی کھاؤں:
کسی طرح بن نہیں آتی۔ یعنی کروں یا نہ کروں۔

دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک کر پیتا ہے:
جب کسی کام میں نقصان ہو جاتا ہے تو آئندہ ہر کام میں اندیشہ رہتا ہے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی:
نہایت ٹھیک انصاف۔

دودھ کی بو منہ سے آنا:
ابھی بچہ اور ناتجربہ کار ہونا۔

دودھ کی سی مکھی نکال کر پھینک دینا:
کسی کے قرابتی ہونے کے باوجود اسے خارج اور بے دخل کر دینا۔

دودھ میں کی مکھی کن نے چکھی:
بے حیثیت آدمی کو کوئی منہ نہیں لگاتا۔

دودھوں کلیاں کرو:
خدا تمھیں دولت اور ثروت سے نوازے۔

دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو:
دودھ کی ریل پیل ہو۔ اولاد کی بیل بڑھے۔ دعائیہ کلمہ ہے۔

دودھیل گائے کی دولاتیں بھی اچھی:
جن سے کام نکلتا ہے ان کی دو چار باتیں بھی سن لینی چاہئیں۔

دور دیس سے بالم آئے اونچی اٹریا پلنگ بچھائے:
کبھی غایت شوق میں بولی جاتی ہے اور کبھی نکھٹو کے لیے برائے طنز۔

دور کے ڈھول سہاؤنے:
جب تک معاملہ نہ پڑے ہر شخص اچھا لگتا ہے۔ دور کی چیز کا تجربہ نہیں ہوتا، اس لیے اچھی لگتی ہے۔

دور گئے کی آس کیا:
خدا جانے آئے نہ آئے۔

دوڑ چلے نہ گر پڑے:
اعتدال سے کام کرنا چاہیے۔

دوڑ کے چلے نہ اُچٹ کے گرے:
بڑھ کر چلنا گرنے کا سبب بنتا ہے۔

دو کشتی میں پاؤں نہ رکھیے:
یکسوئی سب سے بہتر ہے۔

دو گھر مسلمانی ان میں بھی آنا کانی:
آپس میں مخالفت کی بابت بولتے ہیں۔

دو لڑتے ہیں تو ایک گرتا ہے:
ہار جیت ضرور ہوتی ہے۔
دولہا دلہن پائے شہ بالا لاتیں کھائے:
حظ کوئی اُٹھائے تکلیف کوئی پائے۔
دولھا کے سر سہرا ہے:
سرگردہ کے تابع سارا گروہ ہوتا ہے۔
دولہا مرے یا دلہن نائی کو اپنے ٹکے سے کام:
کسی کے نقصان سے فائدہ اُٹھانا۔
دو ملاؤں میں مرغی حرام:
دو مخالفوں میں مطلب فوت ہو جانا۔
دو میں تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا:
میاں بیوی کے ساتھ تیسرا نہیں۔
دونوں وقت ملنا:
جُھٹ پٹا ہونا۔ شام کا وقت۔
دوہاجُو:
وہ مرد یا عورت جس نے دوسری شادی کی ہو۔
دوئی:
تعجب کا کلمہ۔
دھاؤ دھاؤ کرم لکھا سو پاؤ:
ہزار جتن کرو مقدر سے زیادہ نہیں ملتا۔
دہلیز کی مٹی لے ڈالنا:
بہت سے پھیرے کرنا۔
دہلیز لانگنا:
دروازے سے باہر قدم رکھنا۔
دھونتی کے کاٹنا لگا دوڑے لوگ ہزار
نردھن گرا پہاڑ سے کوئی نہ آیا کار:
زردار کے خوشامدی بہت غریب کا ہمدرد کوئی نہیں۔
دھنیئے کی کھوپری میں پانی پلانا:
تنگ و عاجز کرنا، پیاسا مارنا، سزا دینا، ستانا۔
دھوبی بٹیا جل میں رہے گندی مچھلی کھائی:
مقدور والے کا ذلیل حال میں رہنا۔
دھوبی چھوڑ سقہ کیا رہے خضر کے گھاٹ:
ہر حال میں ویسے ہی بنے رہے دونوں کاموں کا نتیجہ ایک ہوا۔
دھوبی کا چھیلا آدھا اجلا آدھا میلا:
دورنگ، مانگے تانگے کا کپڑا پہننے والا۔
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا:
آوارہ شخص کی نسبت بولتے ہیں۔
دھوبی کے گھر پڑا چور وہ نہ لٹا لٹے اور:
کارندے کا نقصان مالک کے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔
دھوکے کی ٹٹی دھول کی رسی نہیں بٹی جاتی:
بے اصل باتوں کا کچھ اعتبار نہیں۔

دھومک دھیا:
غل، شور، ہنگامہ۔

دھونسا کھانا:
سر پھرنا، مصیبت مول لینا، شامت بلانا۔

دھی چھوڑ داماد پیارا:
اصل سے زیادہ قدر نقل کی۔

دھی ری دھی میں تجھے کہوں بہو ری بہو تو کان دھر:
کسی کی عبرت کے لیے دوسرے کو نصیحت کرنا، فضیحت کرنا۔

دھیلے کی ہانڈی لیتے ہیں تو ٹھونک بجا کر لیتے ہیں:
ہر کام سوچ بچار کر کیا جاتا ہے۔

دھی مری جنوائی چور، اُڑ گئیں تیتریاں اُڑ گئے مور:
داماد کی قدر بیٹی کی زندگی میں ہوتی ہے۔

دیا باتی بلے بھلے مانس گھر بھلے:
زن مرید کے لیے بولتے ہیں۔

دیا دان چڑھا پروان:
خیرات کرنے سے خوشحالی ہوتی ہے۔

دیا نہ باتی باندی پھرے اتراتی:
ہنر کچھ نہیں شیخی بہت۔

دیا ہی آگے آتا ہے:
صدقہ ردِ بلا ہے۔

دیتا بھولے نہ لیتا:
سیدھا حساب، صاف معاملہ۔

دید نہ شنید آئے میاں حمید:
ناخواندہ مہمان یا دخل در معقولات کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

دیدوں گھٹنوں کے آگے آئے:
بددعا، دیکھنا نصیب نہ ہو۔

دیدے کا پانی ڈھل جانا:
بے شرم، دلیر، بے حیا ہونا۔

دیدے گھٹنوں کو بیٹھ کے رونا:
شکوہ شکایت کرنا، فریاد کرنا۔

دیس چوری پردیس بھیک:
پردیس میں کوئی ذلیل پیشہ کرنے میں عار نہیں آتی۔

دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالا:
بے دیکھے کسی کی تعریف کرنا۔

دیکھ بیگانی جھونپڑی بہت ترسا دے جی روکھی سوکھی کھا کے ٹھنڈا پانی پی:
پرائے مال کا لالچ نہیں کرنا چاہیے

دیکھو اچنبے کی بات ہیجڑے کے گھر بیٹا ہوا:
غیر ممکن بات کا وقوع ہونا۔

دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھے:
خبر نہیں کیا نتیجہ نکلے۔

دیکھے شیر کی نظر کھلائے سونے کا نوالہ:
اولاد کو رعب میں رکھے اور اچھی پرورش کرے۔

دیے کا پاپ دینے ہی سے کٹتا ہے:
قرض ادا کرنے سے ہی چھٹکارہ ہوتا ہے۔

دینے کے نام گھر کے کواڑ بھی نہیں دیتے:
یعنی بڑے بخیل اور کنجوس ہیں۔

دیوار بھی کان رکھتی ہے:
راز کی بات میں احتیاط لازم ہے۔

دیوار کھوئی آلوں نے گھر کھویا سالوں نے:
اپنوں سے بیگانوں کی نسبت زیادہ نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔

دیوانی آدمی کو دیوانہ کر دیتی ہے:
دیوانی مقدمات کا فیصلہ عرصہ دراز میں ہوتا ہے۔

ڈاک بٹھانا:
قاصد پر قاصد روانہ کرنا۔ بلاوے پر بلاوا بھیجنا۔

ڈال کا چُوکا بندر بانس کا چوکا نٹ:
موقع پر چوکنے سے آدمی نقصان اُٹھاتا ہے۔

ڈانڈا میںڈا:
تعلقِ خاطر۔

ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کر کھاتی ہے:
ظالم کو بھی محلّے اور پاس پڑوس کا خیال ہوتا ہے۔

ڈائن کھائے تو منہ لال نہ کھائے تو منہ لال:
بدنام آدمی کچھ کرے نہ کرے بدنام ہی رہتا ہے۔

ڈکوسنا:
حقارت سے پینے یا نگلنے کے لیے بولتے ہیں۔

ڈگڈگا کر پانی پینا:
خوب چھک کر پانی پینا۔ ایک دفعہ ہی بہت سا پانی پینا۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے:
مایوسی میں تھوڑی سی ہمدردی بھی بہت معلوم ہوتی ہے۔

ڈولی میں بیٹھ کر اُپلے چُننے گئی ہیں:
خلافِ وضع کام کرنے پر بولتے ہیں۔

ڈوم بجائے چپنی ذات جتائے اپنی:
ذلیل کام کر کے آدمی اپنی ذلالت دکھاتا ہے۔

ڈوم، بنیا، پتری تینوں بے ایمان:
ناقابلِ اعتبار۔

ڈومنی کا پوت چپنی بجائے اپنی ذات آپ ہی جتائے:
اصلیت چھپی نہیں رہتی۔

ڈونڈی پیٹنا:
مشہور کردینا، اعلان کرانا، شہرت دینا۔

ڈھاک کے تین پات:
مرادنا کامی سے ہے یعنی کچھ حاصل نہ ہوا۔

ڈھائی چلّو لہو پینا:
کسی کو مار کر اس کا لہو پینا۔ غصہ میں یہ ایک قسم کا بدلہ لینا ہے۔

ڈھائی گھڑی کی آنا:
کوسنا ہے، مرنے کی بددعا۔

ڈھائی دن کی سقہ نے بادشاہت کی ہے:
تھوڑی دیر کے لیے اختیار حاصل ہونا۔

ڈھب ڈھب قلیہ:
پتلا اور بہت سے شوربے کا بے مزا سالن۔

ڈھینگڑا:
حقارت بھرا موٹا تازہ، مستنڈا۔

ڈھلتی پھرتی چھانو:
اقبال و دولت قابلِ اعتبار نہیں۔ کبھی ادھر کبھی ادھر۔

ڈھلتی پھرتی چھاؤں کبھی ادھر کبھی ادھر:
زمانے کا کچھ اعتبار نہیں۔

ڈھینڈ اچھلانا:
حاملہ ہونا۔ حرام کا پیٹ رکھوانا۔

ڈھوروں کے گھر کوّے مہمان:
نیکوں میں بدوں کا شامل ہونا۔

ذ

ذرا ذرا سا ہور:
تھوڑا بہت، قلیل مقدار۔

ذرا سا منہ نکل آنا:
چہرے پر لاغری ظاہر ہونا۔

ذرا ہوش میں آؤ:
سمجھو اور عقل پکڑو۔

ر

رات بھر ممیائی اور ایک بچّہ بیاہی:
محنت زیادہ فائدہ کم۔

رات تھوڑی اور سنگ بہت:
وقت کم اور کام زیادہ۔

رات تھوڑی سوانگ بہت:
وقت کم اور کام زیادہ۔

رات کی رات:
صرف ایک رات۔

رات گئی بات گئی:
موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہوتا۔

رات ماں کا پیٹ ہے:
رات کے عیب چھپتے رہتے ہیں۔

رات نربدا اترے صبح اُٹھ کوئیں سے ڈرے:
نہایت خطرناک کام کر کے معمولی سے خطرے میں گھبرانا۔

راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا:
کوئی ناراض ہوگا تو ہمارا کیا لے گا۔

راجا کا پرچانا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے:
بادشاہوں کی صحبت میں خطرہ ہوتا ہے۔

راجا کرے سو نیاؤ پانسہ پڑے سو داؤں:
حاکم پر انصاف اور پانسے پر داؤں موقوف ہے۔

راجا کس کے پاہونے اور جوگی کس کا میت:
ان دونوں کی محبت قابلِ اعتبار نہیں۔

راجہ کی بیٹی اور کرم کی ہیٹی:
بد اقبال رئیس کے لیے بولتے ہیں۔

راجا کیا جانے بھوکے کی سار:
مصیبت زدہ کا حال وہ جانتا ہے جو مصیبت جھیل چکا ہو۔

راجا کے گھر کاج ہمارے گھر ٹھک ٹھکا:
غیر کی تقریب میں اپنے گھر بکھیڑا کرنا۔

راجہ ماری پودنی بیر بسا بن جائیں:
کمزور زبردست کے مقابل ہو تو یہ مثل بولتے ہیں۔

رام جی نے بیٹا دیا وہ بھی مسلمان کا حلوا پوری کھاتا نہیں ٹکڑا مانگے نان کا:
بہت آرزو اور تمنا کے بعد جو میسّر آئے وہ بھی بیکار ہو۔

رام رام جپنا پرایا مال اپنا:
مکار اور مفت خورے کے لیے بولتے ہیں۔

رانڈ، بھانڈ، سانڈ بگڑے برے:
زیادہ اذیت پہنچاتے ہیں۔

رانڈ تو بہتیری رہیں رنڈوے بھی رہنے دیں:
دنیا برائی میں گھسیٹتی ہے۔

رانڈوا بیل جی کا جلاپا:
پست ہمت کام چور سے طبیعت مکدّر رہوتی ہے۔

رانڈ کا سانڈ سوداگر کا گھوڑا کھاوے بہت چلے تھوڑا:
جو شخص تندرست ہوکر کچھ کام نہ کرے۔

رانڈ کے چرخے کی طرح چلے ہی جاتا ہے:
یعنی بڑا بکواسی ہیں۔

رانی روٹھے گی اپنا سہاگ لے گی کیا کسی کا بھاگ لے گی:
ہر شخص ناراض ہوکر دوسرے کو مقدور بھر سزا دے سکتا ہے۔

رانی کو رانا پیارا، کافی کو کانا پیارا:
ہر شخص کو اپنا ہم جنس اچھا لگتا ہے۔

راہ چلے جانئے یا پاس بسے جانیے:
معاملہ پڑنے یا سفر یا ہمسائیگی سے آدمی پہچانا جاتا ہے۔

رائی سے پربت ہوگیا:
ذرا سی بات بڑھ گئی۔

رتّی بھر ناتا۔ نہ گاڑی بھر آشنائی:
جان پہچان سے قرابت اور رشتہ بڑا ہوتا ہے۔

رحمان جوڑے پلی پلی شیطان لنڈھائے کُپا:
جب کسی بخیل کا مال کوئی چٹ پٹ اڑا دے۔

رذالا مست ہوا خدا کو بھول گیا:
کمینہ تھوڑی آسائش پر اتراتا ہے۔

رذالے کی جورو کو سدا طلاق:
کم ظرف کی دوستی کا اعتبار نہیں۔

رذالے کے ناخن ہوئے:
کمینہ صاحب اختیار ہوگیا۔

رذیلوں کی دوستی پانی کی لکیر شریفوں کی دوستی پتھر کی لکیر:
کمین کی بات بے بھروسہ مگر شریف رشتوں کا احترام کرتا ہے۔

رس میں وِس ملا دیا:
خوشی میں رنج پیدا کر دیا۔

رسّی جل گئی لیکن بل نہیں گیا:
مفلسی میں بھی مشیختِ اصلی نہیں جاتی۔

رسّی کا سانپ بن گیا:
بے اصل بات کی دھوم مچ گئی۔

رکھ پت رکھا پت:
عزت کرا ور عزت پاؤ۔

رمضان کے نمازی محرم کے سپاہی:
ظاہرداری کی نسبت بولتے ہیں۔

رنڈی کی کمائی یا کھائے دھاڑی یا کھائے گاڑی:
مال حرام سے مفت خور ہی فیض پاتے ہیں۔

رنگ میں بھنگ ہوگئی:
فساد برپا ہوگیا۔

روپ کی روئے بھاگ کی کھائے:
خوب صورتی سے نصیب بڑی چیز ہے۔

روپیہ پرکھیں بار بار آدمی پرکھیں ایکبار:
آدمی کو بار بار آزمانے کی ضرورت نہیں۔

روتا جاوے مودے کی خبر لائے:
بدقسمت کا ہر کام منحوس ہوتا ہے۔

روتے کیوں ہو کیا صورت ہی ایسی ہے:
یعنی اس میں عیب پیدائشی ہے۔ پریشان صورت۔

روٹھے کو منائیے، پھٹے کو سلائیے:
صلح صفائی رکھنا اچھی بات ہے۔

روٹی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر مردے کو روتے ہیں بیٹھ کر:

محتاجی کی مصیبت سب سے بڑھ کر ہے۔

روٹی کو رودے اور چولہے پیچھے سودے:

روٹی کا مارا ہمیشہ روٹی کی جستجو میں رہتا ہے۔

روز کنواں کھودنا وہ ہی پانی پینا:

جتنا کمانا اتنا ہی کھانا۔

ز

زبان بدلنے سے کوچہ بدلنا بہتر ہے:

بدعہدی بری ہوتی ہے۔

زبان تلے زبان ہونا:

ایک بات پر قائم نہ رہنا۔

زبان جنے ایک بار ماں جنے بار بار:

شریف آدمی کی زبان ایک ہوتی ہے۔قولِ مرداں جان دارد۔

زبانِ خلق نقارۂ خدا:

جو بات زبان زد خلائق ہوتی ہے۔اس کا کچھ نہ کچھ وجود بھی ہوتا ہے۔

زبان سے بیٹا بیٹی پرائے ہوتے ہیں:

انسان کو زبان کا پاس رکھنا چاہیے۔

زبان شیریں ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بانکا:

نرم زبان سے بہت کام نکل پاتے ہیں، بدزبانی کام نہیں آتی۔

زبان کا تانتو اٹوٹا ہونا:

زبان دراز ہونا۔بکواسی ہونا۔

زبان کے تلے زبان ہے:

بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

زبان ہاتھ بھر کی کندھے پہ پڑی ہوئی:

زبان دراز ہونا، بدلگام ہونا۔

زبان ہاتھی پر چڑھادے زبان ہی سر کٹادے:

رنج و راحت سب زبان کی بدولت ہے۔

زبردست سب کا جنوائی:

طاقت ور کا غلبہ ہوتا ہے۔

زبردست کا بیگھ سو بسوے کا:

زبردست کی غلط بات بھی صحیح ہوتی ہے۔

زبردست کا ٹھینگا سر پر:

بڑے آدمی کی ہر بات ماننی پڑتی ہے۔

زبردست مارے اور رونے نہ دے:

زبردست اپنے خلاف شکایت نہیں کرنے دیتا۔

زخمی دشمنوں میں دم لے تو مرے نہ دم لے تو مرے:

لاچاری بری بلا ہے۔

زر بل نہ زور بل:

نہ جسمانی طاقت ہو اور نہ پیسہ پاس ہو۔

زر نیست عشق ٹیں ٹیں:

مفلسی سب بہار کھوتی ہے۔

زر ہے تو نر ہے نہیں تو پڑا دے کا خر ہے:

انسان کی عزت پیسہ سے ہوتی ہے ورنہ بے عزتی ہوتی ہے۔

زلفیاں کاٹنا:

چکر لگانا، پیچھا کرنا۔

زمین پھٹ جائے اور میں سما جاؤں:

زندگی سے بیزار ہونے پر بولتے ہیں۔

زمیندار کو کسان بچے کو مسان:

دونوں باتیں دکھ کا سبب ہیں۔

زمیں سے پیٹھ نہ لگنا:

مضطرب رہنا، بے قرار رہنا۔

زمیں کا پیوند ہو:

بددعا۔ مر جائے۔ اُجڑ جائے۔

زمیں کھا گئی یا آسماں:

جب کوئی چیز دفعتاً غائب ہو جائے۔

زمیں کے سرے ٹٹولنا:

اوسان خطا ہونا۔

زناخی:

سہیلی، جھنڈیلی، عورت کی دوست عورت۔

زور کے آگے ضرب نہیں چلتی:

زبردست پر داؤں نہیں چلتا۔

زہر مار کرنا:

بیدلی سے کھانا۔ طوعاً و کرہاً کھانا۔

زیروں سے شیر ہوتے ہیں:

بچے ہی بڑے ہوتے ہیں، ادنیٰ سے اعلیٰ بنتے ہیں۔

زہر ہتھیلی پر رکھا رہو بے کھائے نہیں مرتا:

بغیر کسی جُرم کے سزا کا خطرہ نہیں ہوتا۔

رنڈ سالا پہنانا:

رانڈ ہو جانے کے بعد پوشاک پہنانا، رسم بیوگی کا عمل۔

س

سات پانچ کرنا:

حجت کرنا۔ تکرار کرنا۔

سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ:

کئی آدمیوں کی مدد سے کام پورا ہو جاتا ہے۔

سات سہیلیوں کا جُھمکا:

پروین، عقد ثریا، چھ یا سات ستاروں کا گُچھا تو موسمِ سرما میں نظر آتا ہے۔

سات قرآن درمیان:

اللہ محفوظ رکھے۔

سات گاؤں بکری چر گئی:
ذرا دیر میں بہت بڑا نقصان ہو گیا۔

سات ماموؤں کا بھانجا:
کنبے کا لاڈلا۔

سات ماموؤں کا بھانجا بھوک بھوک پکارے:
جسے باوجود ہر طرح کی تقویت کے ناچاری گھیرے رہے۔

سات کھا کے ذات پوچھیں:
جس کے ساتھ رہ لیے وہ اپنا ہو گیا۔ اس سے بیگانگی کیسی۔

ساتھ کے لیے بھات چھوڑا جاتا ہے:
وفادار رفیق اپنے نفع کی پرواہ نہیں کرتا۔

ساٹھا پاٹھا بیسی کھیسی:
ساٹھ برس تک مرد کی اور بیس برس تک عورت کی قوت بنی رہتی ہے۔

ساجن ساجن مل گئے اور چھوٹے پڑے بسیٹھ:
جب مخاصمین میں صلح ہو جائے اور مفسد لوگ خفت اُٹھائیں۔

ساجھا جورو اور خصم کا ہی بھلا:
ان کے علاوہ شراکت کسی کی اچھی نہیں۔

ساجھے کی ناؤ گنگا نہ پاوے:
شرکت کا کام ناتمام رہتا ہے۔

ساجھے کی ہنڈیا چوراہے پر پھوٹی:
شرکت میں تکلیف ہوتی ہے کاروبار کامیاب نہیں ہوتا۔

سادھو کو کیا سواد گڑ نہیں بتاسہ ہی سہی:
فقیر کو دنیا کے اسباب سے غرض نہیں ہوتی۔
مزے اور بے مزہ سے کچھ کام نہیں۔

سارا گاؤں جل گیا کالے میگھا پانی دے:
سب برباد ہو گیا اقبال کی تمنا باقی ہے۔

سارا گھر جل گیا تب چوڑیاں پوچھیں:
جب سب بگڑ گیا تب قدردانی شروع کی۔
غور کے لیے نقصان کیا۔

سار پرائے پیر کی کیا جائے انجان:
دوسروں کا درد کسی کو نہیں معلوم ہوتا۔

سارس کی سی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑی:
کلنگ لق لق یعنی دونوں نکمے اور ناقص۔

ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف:
زن مریدوں کی نسبت بولتے ہیں۔

ساری دیگ میں ایک ہی چاول ٹٹولتے ہیں:
فرد سے کُل کا حال معلوم ہوتا ہے۔

ساری رات پیسا اور چپنی بھر اُٹھایا:
محنت بہت کی اور حاصل کچھ نہیں ہوا۔

ساری رامائن سنی پر یہ نہ کھلا کہ رام راکشس تھا یا راون:
انتہائی بے خبری کے لیے بولتے ہیں۔

ساری زلیخا پڑھی اور یہ نہ معلوم ہوا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد:
بے خبری کا عالم ہے کچھ معلوم نہیں۔

سارے بدن میں زبان ہی حلال ہے:
زبان پر سارے اعتبار کا مدار ہے

سارے ڈیل میں زبان حلال:
قولِ مرداں جان دارد۔

ساڑھ ستی آنا:
نحوست آنا، برے دن آنا۔

ساس بہو کی ہوئی لڑائی کرے پڑوسن ہاتھا پائی:
خواہ مخواہ کسی کے جھگڑے میں دخل دینا۔

ساس ری ساس مجھے پیٹ کا دھندا:
تمام دن کھانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

ساس سے توڑ بہو سے ناتا:
توڑ جوڑ ملانے والے شخص کے لیے بولتے ہیں۔

ساس کا اوڑھنا بہو کا بچھونا:
ضد کے محل پر بولتے ہیں۔

ساس کے آگے بہو کی برائی:
دوست کی برائی دوست کے آگے بے فائدہ ہے۔

ساس گئی گاؤں بہو کہے میں کیا کھاؤں:
کسی کی غیر موجودگی میں اس کے مال پر ہاتھ صاف کرنا۔

ساس مرگئی اپنی ارواح تونبے میں چھوڑ گئی:
عورتیں ڈرانے کے لیے بولتی ہیں۔

ساس میری گھر نہیں مجھے کسی کا ڈر نہیں:
سر دھرے کا سب کو خوف ہوتا ہے۔

ساس نہ نندی آپ ہی آفندی:
بے وارث جس کے کوئی آگے پیچھے نہ ہو۔

ساگ کھائے اوجھ بڑھے ماس کھائے ماس:
ساگ سے توند بڑھتی ہے اور گوشت سے گوشت بڑھتا ہے۔

ساگ میں شوربا انڈے میں پانی۔ کیوں بی پٹھانی:
دانش مند سے کام بگڑنے پر طنزیہ بولتے ہیں۔

سال بھر میں سخی سوم برابر ہو جاتے ہیں:
سخی کا مال بچا اور سوم کا مال بے جا خرچ ہوتا ہے۔

سانبھر جائے انونا کھائے:
دولت مند سے مل کر بھی کچھ فائدہ نہیں اُٹھایا۔

سانبھر میں پڑا اور گلا:
بری صحبت میں بیٹھنے سے بگڑتا ہے۔

سانپ اور چور دبے پر چوٹ کرتا ہے:
ناامید کی حالت میں چوکا نہیں کرتے۔

سانپ تو نکل گیا لیکن رستہ برا پڑا:
یعنی آفت سے بچے پر بدشگونی ہوگئی۔

سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے مگر اپنی بانبی میں سیدھا جاتا ہے:
کوئی بدمزاج اپنے گھر والوں کے ساتھ بدتمیزی کرے تب کہتے ہیں۔

سانپ سونگھ جانا:
گُم صُم ہونا، دم بخود ہو جانا۔

سانپ کا بچہ سنپولیا:
ہر شخص کے نطفے کا اثر اولاد پر ہوتا ہے۔

سانپ کا سر ہی کُچلا کرتے ہیں:
موذی کو بے سزا دیے نہیں چھوڑتے۔

سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے:
مصیبت زدہ ادنیٰ تکلیف سے گھبرا جاتا ہے۔

سانپ کا کاٹا سودے بچھو کا کاٹا رودے:
طعنہ زن کی نسبت بولتے ہیں۔ زخم سے زیادہ طعنہ سے تکلیف ہوتی ہے۔

سانپ کی سی کینچلی جھاڑ دی:
یعنی نکھر گئے۔

سانپ کے منہ چھچھوندر نگلے تو اندھا اُگلے تو کوڑھی:
کام نہ کرتے بن آتا ہے نہ چھوڑتے بن آتا ہے۔

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے:
اس حکمت سے کام نکالنا کہ کسی کو نقصان نہ ہو۔ مطلب نکل جائے۔

سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کرو:
جب موقع نکل گیا تو پھر کوشش سے کیا فائدہ۔

سانچ کو آنچ نہیں:
سچّے کو کوئی جوکھوں نہیں۔

سانچی بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اترا رہے:
کھرے مزاج کا آدمی سب کو ناپسند ہوتا ہے۔

سانچے گرو کا چیلا مرے نہ مارا جائے:
زبردست کے نوکر چاکر کا بھی کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

سانسا چڑھنا:
فکر دامن گیر ہونا۔

ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھے:
ہر شخص اپنے حال کے موافق سب کو سمجھتا ہے۔

ساون میں کریلا پھولا نانی دیکھ نواسا بھولا:
حمایتی کے بھروسے پر دلیر ہونا۔

ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے:
ہر حال میں ایک جیسا رہنے والا۔ جس پر کبھی رونق نہ آئے۔

سائیں راج بلند راج پوت راج محتاج راج:
خصم کی کمائی پر اولاد کی کمائی سے زیادہ دعویٰ ہوتا ہے۔

سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں:
یعنی سب کے افعال و اقوال یکساں ہیں۔ اصل ایک ہیں۔

سب تو چھوٹے پکڑی گئی بی بی نور:
بہتوں کی آفت ایک کے سر آئی۔

سب جیتے جی کا بکھیڑا ہے:
زندگی کے ساتھ سارے تعلق ہیں۔

سب دن چنگی تہوار کے دن ننگی:
بے کار فضول خرچی اور وقت پر تہی دستی۔

سب دھان بائیں پنسیری:
نیک و بد کو یکساں سمجھنا۔ اچھے برے کی تمیز نہ ہونا۔

سب سے بھلا کسان کھیتی کرے اور گھر پر رہے:
معاش جو بے منتِ خلق ہاتھ آئے گا سب سے بہتر ہے۔

سب سے بھلی چپ:
خاموشی اچھی عادت ہے۔

سب سے ہلیئے سب سے ملیئے سب سے کچھ چاؤ ہاں جی ہاں جی سب سے کہیئے بسیئے اپنے گاؤں:
سب کی سنیئے مگر اپنے من کی کیجیے۔

سب کاموں میں پوری کوئی نہ کہے لنڈوری:
چالاک عورت کے لیے بولتے ہیں۔

سب کتوں کا وہ سردار جو رہوئے بیٹی کے دوار:
بے محل بات اچھی نہیں۔ بیٹی کے گھر رہنا بے عزتی کی بات ہے۔

سب کُتے کاشی میں تو ہنڈیا کس نے چاٹی:
اگر سب نیک ہیں تو بدمعاشی کس نے کی۔

سب کچھ گیا میاں کی ٹخ ٹخ نہ گئی:
کنگال ہوگئے پر غصہ بن گیا۔

سب کو دیا دھکیل بندی آپ ہی ہے وکیل:
جس کے سب وارث مر جائے اور ایک ہی حصے میں سب مال آئے۔

سب کی میا شام:
رات سب کو آرام دیتی ہے۔
سب کے داتا رام:
اللہ سب کا رزّاق ہے۔
سب ہی کو کر جو کاشی جائیں تو پاتر چائن کون آئیں:
سب کمینے عزت دار بن جائیں تو خدمت گار کہاں سے آئیں۔
سپوتوں کے کپوت اور کپوتوں کے سپوت:
بروں کے نیک اور نیکوں کے بری اولاد ہوئی۔
سپوتی رودے ٹوکوں کو نپوتی رودے پوتوں کو:
ہر شخص شکایت کرتا ہے کوئی بٹیا مانگتا ہے اور کوئی ٹکڑے۔
سپنے میں راجہ بھٹے دن کو وہ ہی مال:
دو دن عیش کیا پھر کنگال کے کنگال۔
ست بچھڑا:
ملا جلا، گڈ مڈ، دوغلا۔
ستوانسا:
وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہو جائے۔
ست ہی ست پہ گزری:
بہت زیادہ خوف زدہ ہونا۔ ڈرے ڈرے رہنا۔

سخاوت پر ہونا:
ہلاکت میں پڑنا۔ جاں بلب ہونا۔
سٹلّو:
بے ہودہ عورت، پھوہڑ۔
سٹھورا:
وہ حلوہ، میٹھا جو زچہ کے واسطے، سونٹھ اور میوہ وغیرہ ڈال کر بنایا جاتا ہے۔
سٹّی گم ہونا:
اوسان خطا ہونا، حواس باختہ ہونا۔
سچ بولنا آدھی لڑائی مول لیتا ہے:
سچ کسی کو پسند ہیں آتا۔
سخنِ مرداں جان دارد:
شرفا کا قول جاندار ہوتا ہے۔
سخی دیوے اور شرمائے بادل برسے اور گرمائے:
سخی کے دینے کا احسان نہیں ہوتا۔
سخی سُوم سال بھر میں برابر ہو جاتے ہیں:
سخی اور سوم کا سال بھر میں حساب برابر ہو جاتا ہے۔
سخی سے سُوم بھلا جو ترت دے جواب:
انتظار میں رکھنے سے انکار کرنا بہتر ہے۔
سخی کا بیڑا پار ہے:
سخی کی عاقبت سدھر جاتی ہے۔
سخی کے مال پر پڑی سوم کی جان پر:
سخی کو مال کا نقصان ہوتا ہے مگر کنجوس کی جان جاتی ہے۔

سخی کے مال پر پڑے اور سوم کی جان پر:
سخاوت سے جان پر آفت نہیں آتی۔

سدا کسی کی نہیں رہی:
ہمیشہ زمانہ کسی کا موافق نہیں رہتا۔

سدا کے دکھیا بختاور ناؤں:
ظاہر باطن کے خلاف۔

سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں:
ہمیشہ کسی کا فریب نہیں چلتا۔

سر آتے پاؤں جاتے:
روپیہ کا وصول ہو کر صحیح جگہ خرچ ہونا۔

سرائے کا کتا ہر مسافر کا یار:
مطلب پرست ہر ایک سے گھ جاتے ہیں۔

سر پر ہاتھ دھر کے رونا:
کمال افسوس کرنا، پچھتانا

سر پھرا ہے:
شامت آئی ہے، کم بختی آئی ہے۔

سر جھاڑ منہ پھاڑ:
دیوانہ وار، وحشیانہ، ہیبت زدہ۔

سرخاب کا پر لگنا:
کسی انوکھی بات یا غیر معمولی چیز کو حاصل کرنے پر مفتخر ہونا۔

سردی کا مارا پہنے ان کا مارا نہ پہنے:
چاہے کپڑا نہ ہو مگر پیٹ کو روٹی چاہیے۔

سر سجدے میں من بدیوں میں:
ظاہر نیک باطن بد۔

سر سہلائے بھیجا کھائے:
خوشامد سے مال اڑانا۔

سر سے سر دھرا ہے:
گھر پہ مالک کے گھر کا انتظام ہوتا ہے۔

سر کا بوجھ پاؤں پر پڑتا ہے:
اپنوں کا فکر اپنوں کو کرنا پڑتا ہے۔

سر گاڑی پاؤں پہیا:
دن بھر چرخ کی طرح پھرے جانا۔ حد سے زیادہ محنت اور مشقت کرنا۔

سر گاڑی پیر پہیہ کرنا:
کسی کام میں ہمہ تن مصروف ہونا۔

سر گالا منہ بالا:
بڑھاپے میں بچوں کی سی باتیں کرنا۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے:
کسی کام کے آغاز میں ہی خرابی سے دوچار ہونے پر کہتے ہیں۔

سر میلا ہونا:
حائضہ ہونا، کپڑوں سے ہونا۔

سر نہیں یا سر دہی نہیں:
حتی الوسع اپنا حق ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

سستا اونٹ مہنگا پٹا:
کسی چیز پر اصل سے زیادہ لاگت آنا۔

ستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار:
ارزاں میں بہت سے نقص ہوتے ہیں۔
سستی بھیڑ کی دُم اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے ہیں:
غریب آدمی کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ سستی چیز کی بے قدری ہوتی ہے۔
سسکتی گئی بلکتی آئی:
ابتدا اور انتہا دونوں خراب۔
سفت بھی ہو مفت بھی ہو بڑے پنے کا بھی ہو:
مال مفت کی نسبت بولتے ہیں۔
سفر اور سقر میں ایک نقطے کا فرق ہے:
سفر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔
سکھائے پوت دکھن نہیں جاتے:
کم ہمتوں کو ہمت بندھانے سے کچھ نہیں ہوتا۔
سکھ فرمانا:
آرام کرنا۔ استراحت فرمانا۔
سکھ میں آئے کرم چند لگے منڈاون مونچھ:
بنے ہوئے کام بگاڑنے والا۔
سکھ میں ہر کو بھجے تو دکھ کاہے کو ہو:
کامیابی میں خدا سے ڈرو تو دکھ کیوں آئے۔
سگھڑ:
خوش سلیقہ، ذی شعور۔

سگھڑ سگھڑ ہنس گئیں پھوہڑوں کو آیا ہانسا:
سلیقہ مند مسکرائیں، پھوہڑوں نے قہقہے لگائے۔
سگھڑ کی جھاڑو پھوہڑ کا لیپا:
سلیقہ مند کی صفائی اور پھوہڑ کی صفائی میں فرق ہوتا ہے۔
سُلکھیا:
وہ عورت جو گھڑی ادھر اور گھڑی ادھر دکھائی دے۔
سلگ:
برابر، لگاتار، پورا، کامل اس سرے سے اُس سرے تک۔
سمجھنے والے کی موت ہے:
دانشمند کے لیے سب آفتیں اور ذمے داریاں ہیں۔
سمجھے سو گدھا اناڑی کی جانے بلا:
بے وقوف کی بات بے وقوف ہی سمجھتا ہے۔
سمندر کیا جانے دوزخ کا عذاب:
کرم آتش کے لیے آگ کی گرمی کے کیا معنی۔
سنار کی کھٹائی اور درزی کے بند:
ٹالنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔
سن رے ڈھول بہو کے بول:
زبان دراز زن مرید کی نسبت بولتے ہیں۔

سنگ آمد وسخت آمد:
مشکل کام چار و ناچار کرنا ہی پڑتا ہے۔

سنگت کی پھوٹ کا اللہ بیلی:
نااتفاقی میں بڑا خطرہ ہے۔

سُنّی نہ شیعہ جو چاہا سو کیا:
یعنی اس کے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوت سے سوتیلا بُرا:
سوکن کی نسبت اس کی اولاد زیادہ دشمن ہوتی ہے۔

سوت جائے سوت کا ناڑا نہ جائے:
دشمن کی برائی ہر حال میں بنی رہتی ہے۔

سُوت چُون کی بھی بری:
سوکن ادنیٰ بھی بری ہوتی ہے۔

سوت کا آنا جی کا جلانا:
سوکن کا آنا عمر بھر کی مصیبت ہے۔

سوت کی انٹی اور یوسف کی خریداری:
اوچھی بساط پر بڑا حوصلہ کرنا۔

سوت کے بنولے ہو گئے:
بنا کام بگڑ گیا۔

سوت نہ کپاس کولہو سے لٹھم لٹھا:
بے فائدہ جھگڑا کرنا، بے پناہ بات پر فساد، کج بحثی۔

سوتے کا منہ کتا چاٹے:
سوتے آدمی کو کسی بات کی خبر نہیں ہوتی۔

سوتے لڑکے کا منہ چوما نہ ماں خوش نہ باپ خوش:
کسی ایسے سے نیکی کرنا جسے اس کی خبر ہی نہ ہو۔

سوجھتا کرنا:
تدبیر کرنا، فکرمند ہونا۔

سودن چور کے تو ایک دن ساہوکار کا:
چور اگر چوری کرے گا تو ایک نہ ایک دن پکڑا جائے گا۔

سورج دھول ڈالنے سے چُھپ نہیں سکتا:
ظاہری بات، کو کوئی چھپا نہیں سکتا۔

سورگ سے اترا ببول میں اٹکا:
ایک جگہ سے کام نکلا تو تو دوسری جگہ رکاوٹ پیدا ہوئی۔

سور ماچنا بھاڑ کو نہیں پھوڑ سکتا:
ایک شجاع جماعت کثیر کو نہیں ہرا سکتا۔

سو سنار کی ایک لُہار کی:
کمزور کی مار زبردست کی مار کے آگے بے کار ہے۔

سو غلام گھر سُونا:
نکمے آدمیوں سے گھر میں رونق نہیں ہوتی۔

سوکن بُھگتی جائے سوتیلا نہ بھگتا جائے:
عورتوں کو سوکن کی نسبت اس کی اولاد سے زیادہ رنج ہوتا ہے۔

سوکن مرگئی اور آنکھ چھوڑ گئی:
جب ایک دشمن گلے اور دوسرا دشمن موجود ہو جائے۔

سوکھے ٹکڑوں پر کووں کی مہمانی:
غریبی اور مفلسی میں تقریب رچائی۔

سوکھے دھانوں پانی پڑا:
برے حال سے اچھے حال ہونا۔

سو گالیوں کا ایک گالا بنایا اور اڑا دیا:
متحمل رہنا اور دشمنوں کی گالی کو ٹالنا۔

سو گز واروں گز بھر نہ پھاڑوں:
باتیں بہت اور لینا دینا کچھ نہیں۔

سولہ سنگار بارہ ابھوشن:
زنِ آراستہ۔

سولی پر بھی نیند آتی ہے:
نیند پر کسی کو قابو نہیں۔

سوم کے گھر کتا پڑا جائے نہ جانے دے:
بخیل کے کارندے بھی کسی کو دیکھ نہیں سکتے۔

سونا اُچھالتے چلے جاؤ:
امن وامان کے موقع پر بولتے ہیں۔

سونا پہن ڈھانک چل لڑکا جن جھک کر چل:
اچھی حالت پر غرور نہ کرو۔

سونا جانے کسنے سے آدمی جانے بسنے سے:
ہر شخص کا حال آزمائش پر کھلتا ہے۔

سونا سنار کا ابھرن سنسار کا:
لوگوں کو خوش کر کے اپنا مطلب نکالنا۔

سونٹا سے ہاتھ:
خالی ہاتھ، ننگے ہاتھ، بغیر چوڑیوں کے ہاتھ۔

سونٹے کو سونا لگاتا ہے:
بدصورت کو اچھا لباس پہنانا۔

سو نکٹوں میں ایک ناک والا نکو:
بدمعاشوں میں اچھا آدمی برا سمجھا جاتا ہے۔

سونی سار سے مرکھنا بیل اچھا:
رانڈ رہنے سے برا خصم ہونا اچھا ہے۔

سونے سے گھڑاون مہنگی:
ذرا سی چیز پر بہت دام خرچ ہوں۔

سونے کی چڑیا ہاتھ سے اڑ گئی:
موٹی اسامی قبضے سے نکل گئی۔

سونے کی چڑیا ہاتھ لگی ہے:
کسی کی ذات سے بڑا نفع حاصل ہو تو بولتے ہیں۔

سونے کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مارتا:
فائدے کے لالچ میں کوئی جان جوکھم میں نہیں ڈالتا۔

سونے میں پیلی موتیوں میں سفید:
دعا، کثرت سے زرو جواہر پہننا نصیب ہو۔

سوئی ٹوٹی کشیدہ سے چھوٹی:
بے دست و پائی نے محنت سے چھٹایا۔

سوئی کہے میں چھیدتی ہوں اس میں پہلے چھید ہے:
اوروں کا عیب دیکھنے والا اپنا عیب نہیں دیکھتا۔

سوئی کے ناکے سے سب کو نکالنا ہے:
سب کو مطیع کرلیا ہے۔

سوئی کے ناکے میں گھر کرتی ہے:
بہت گھٹر ہے۔

سویا سو چوکا جاگا سو پایا:
سعی و کوشش سے کچھ حاصل ہوتا ہے۔

سُہانے کی لات ان سہانے کی بات:
چاہنے والے کی مار بھی اچھی اور نہ چاہے کی بات بھی بری۔

سہاگ بھاگ اور رای چولہے آگ نہ گھڑے پانی:
دینا لینا کچھ نہیں خاطر داری بہت۔

سہاگ پڑا:
کاغذ کی وہ خوشنما تھیلی جس میں تیرہ قسم کی خوشبویات رکھی جاتی ہیں۔

سہاگ گھوڑی:
وہ شادی کے گیت جو دولہا کے گھر میں دلہن کی تعریف میں گائے جاتے ہیں۔

سہاگن کا بچہ پچھواڑے کھیلتا ہے:
سہاگن کا بچہ مرجائے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ آنکھ سے اوجھل ہوگیا ہے کیوں کہ اگلے سال بھی دوسرا آنا ہے۔

سہاگن کا لڑکا پچھواڑے کھیلتا ہے:
سہاگن عورت کا بچہ مرے تو کچھ دن بعد دوسرا پیدا ہو جاتا ہے۔

سہج ہیجڑا برہم چاری:
ہیجڑے کے لیے برہمچاری بننا آسان ہے۔

سیانا کوا گوہ کھاتا ہے:
زیادہ ہشیار آدمی نقصان اُٹھاتا ہے۔

سیّاں بھئی کوتوال اب ڈر کا ہے کا:
حاکم سے دوستی ہو جانے پر کسی کا خوف نہیں ہوتا۔

سیّد کا جنا کبھی بگڑا کبھی بنا:
اچھے برے سب کے ہاں پیدا ہوتے ہیں۔

سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا:
نرمی اور سیدھے پن سے کام نہیں چلتا۔

سیدھے سبھاؤ:
سادگی سے، سیدھے پن سے۔

سیدھے منہ بات نہ کرنا:
بے رحم ہونا، بے اعتنائی کرنا۔

سیر کی ہانڈی میں سوا سیر پڑا اور اُبلا:
کم ظرف کی آمدنی بڑھی اور وہ آپے سے باہر ہوا۔

سینگ کٹا کے بچھڑوں میں جا ملے:
پیرانہ سال ہو کر بچوں کی سی باتیں کرنا۔

شاہ بالا:
وہ رشتہ دار جسے مثل نوشہ آراستہ کر کے دولہا کے پیچھے بٹھاتے ہیں۔

شحنہ رے شحنہ مجھے ترے گاؤں رہنا اونٹ بلیّاں لے گئیں ہاں جی ہاں جی کہنا:
حاکم وقت کی ہاں میں ہاں ملانا۔

شرع میں شرم کیا:
معاملہ میں کیسا لحاظ۔

شرما شرمی کام ہو گیا:
لحاظ مروّت میں نقصان اُٹھانا پڑا۔

شطاح:
نہایت شوخ، حرافہ، شوخ دیدہ۔

شفتل:
نالائق، بدکار۔

شکل چڑیلوں کی مزاج پریوں کا:
بدصورت ہونے پر غرور کرنا۔

شیخ سدّو:
ضعیف الاعتقاد عورتوں نے فرضی خدا رسیدہ اولیا اللہ مان رکھے ہیں۔

شیخی خورے سے کہا تیرا گھر جلتا ہے اس نے کہا بلا سے میری شیخی تو میرے پاس ہے:
شیخی کرنے والا ہر حال میں غرور بے جا سے باز نہیں آتا۔

شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں:
حاکم عادل اور منصف ہو تو بولتے ہیں۔

شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی یا سلیم شاہ کی:
بے کار بحث کرنی۔

شیر کا ایک ہی بھلا ہے:
اچھے کا ایک ہی بھلا۔

شیر کا منہ کس نے دھویا ہے:
بچوں کے بے منہ دھوئے کھانا کھانے پر بولتے ہیں۔

شیر کے برقع میں چھچھوڑے کھاتے ہیں:
باوجود بڑے دعوے کرنے کے تھوڑے نفع پر منہ مارنا۔

شیطان سے زیادہ مشہور ہیں:
یعنی بہت بدنام ہے۔

شیطان کے کان بہرے:
جب کوئی خبر بد سنتے ہیں یا کسی کی غیبت کرتے ہیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں۔

صابن دیے میل کٹے اور گنگا نہائے پاپ:
ہندوؤں میں اعتقاد ہے کہ گنگا نہانے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔

صبح کا گیا شام کو آئے وہ بھولا نہیں کہلاتا:
جو شخص ادھر اُدھر پھر کر گھر لوٹ آئے وہ بھلا آدمی ہے۔

صبح کی بھنی اللہ میاں کی آس:
دوکاندار اگر صبح کے وقت گاہک سے تکرار کریں تو برا سمجھتے ہیں۔

صبر کر من میں تا سکھ رہے تن میں:
صبر کرنے والے کے لیے راحت ہے۔

صبر کے داد خدا کے ہاتھ ہے:
صبر کرنے والوں کے ساتھ خدا انصاف کرتا ہے۔

صحبت اچھی بیٹھے کھایئے نا گر پان، صحبت بری بیٹھے کٹایئے ناک اور کان:
بری صحبت برا ثمر اچھی صحبت اچھا نتیجہ۔

صحیح گئے سلامت آئے:
جیسے گھر میں نکلے تھے ویسے ہی باہر بھی رہ۔

صحیح گئے سلامت آئے سوت بکا نہ گالے لائے:
جیسے گئے تھے ویسے ہی واپس آئے۔ کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

صدر ہر جا کہ نشنید صدر است:
لائق آدمی جہاں بیٹھے گا اسے قدر دانی ملے گی۔

صرفہ کرنا:
کفایت شعاری، کنجوسی کرنا۔

صندل کے چھاپے منہ کو لگے:
یعنی بدنامی ہوئی۔

صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا:
بدصورت مزاج دار کی نسبت بولتے ہیں۔

صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل:
نہایت بدصورت، قابلِ نفرت۔

ضامن نہ ہوئے گرہ کا دیجیے:
ضمانت دینے میں خطرہ ہوتا ہے۔

صحنک:
چھوٹا طباق، کونڈا، فاتحہ کا برتن۔

ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بناتے ہیں:
مجبوری میں بے وقوف کو بھی عقل مند کہنا پڑتا ہے۔

طاقتِ مہمان نداشت خانہ بمہمان گزاشت:
مہمانداری کے موقع پر گھر سے ٹل جانا۔

طالب زر کا بے قرار جگ میں خوار حق سے دور:
لالچی آدمی کا کہیں ٹھکانہ نہیں

طوطا پڑھے مینا پڑھے کہیں آدمی کے بچے بھی پڑھتے ہیں:
اُن بچوں کی نسبت بولتے ہیں جو پڑھنے سے جی چراتے ہیں۔

طوطیاں ہاتھ پساریں:
خوش بیانی کی تعریف میں بولتے ہیں۔

طویلے کی بلا بندر کے سر:
قصور کسی کا ہو ملزم کسی کو ٹھہرایا جائے۔

ظالم کا پینڈا ہی نرالا ہے:
ظلم کے بہت طریقے ہیں۔

ظالم کا زور سر پر:
زبردست کے آگے کچھ نہیں چلتی۔

ظالم کی داد خدا کے گھر:
زبردست کا انصاف خدا ہی کرے گا۔

عاشقی خالہ جی کا گھر نہیں ہے:
یعنی مشقت کا کام ہے۔ آسان نہیں ہے۔

عالمگیر ثانی چولہے آگ نہ گھڑے پانی:
نام کے امیر اور حالت تباہ، مفلس

عالی ہمت سدا مفلس:
سخی کے پاس کچھ نہیں رہتا۔

عراقی پر بس نہیں چلا کہ گدھیا کے کان اینٹھے:
زبردست پر قابو نہ پا سکے تو غریب پر ظلم ڈھانے لگے۔

عرفہ:
ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ اور شب برات سے ایک روز پیشتر جب مردے کی فاتحہ دلا کر بخشوانے کی دعا کرتے ہیں۔

عقل بڑھے سوچ سے روٹی بڑھے لوچ سے:
فکر سے عقل اور لوچ دار آٹے سے روٹی بڑھتی ہے۔

عقل بڑی کہ بھینس:
خوش تدبیری کی نسبت بولا جاتا ہے۔

عقل پر پتھر پڑنا:
عقل ماری جانا۔

عقل کے ناخن لو؍ اڑا لو:
یعنی عقل درست کرلو۔

علّت دھوئی جائے عادت کیوں کر جائے:
بیماری جاتی رہتی ہے مگر عادت نہیں بدلتی۔

عید کے پیچھے ٹر برات کے پیچھے دھونسا:
وقت گزرنے کے بعد کسی کام کا سامان کرنا۔

عید کا چاند ہو گئے ہیں:
بڑی آرزو سے ملاقات کا موقع ملتا ہے۔

عین مین:
ہُو بہو۔ من و عن۔

غرض کا باؤلا اپنی گاوے:

ضرورت مند اپنی دھن میں رہتا ہے۔

غریب تیرے تین نام لچا لفنگا بے ایمان:

غریب کو لوگ حقارت سے دیکھتے ہیں۔

غریب کی جوانی گرمی کی دھوپ، جاڑے کی چاندنی تینوں اکارتھ جائیں:

مطلب ظاہر ہے۔

غریب کی جورو سب کی بھابھی:

ہر ایک کو غریب پر لعنت ملامت کرنا آتا ہے۔

غریب کی جورو عمدہ خانم نام:

اوقات سے زیادہ مزاج رکھنا۔

غریب نے روزے رکھے دن بڑے آئے:

بے مقدور جو کام کرتا ہے اس میں نقصان ہوتا ہے۔

غریبوں نے روزے رکھے دن بڑے آئے:

بے مقدور جو کام کرتا ہے اس میں نقصان ہوتا ہے۔

غصہ دودھ کا اُبال:

غصہ آیا اور گیا۔ قائم نہ رہنے والا غصہ۔

غضب خدا کا:

کلمہ متنفر۔

غلام ساٹھ تو وہ بھی ہاٹھ:

نکمے کا عدم و جود برابر ہے۔

غیبانی:

قحبہ قطامہ، بری عورت۔

ف

فاتحہ نہ درود مر گئے مردود:

کسی شے کا عبث ضائع ہونا۔

فاتحہ نہ درود مر گئے مردود:

ایسے لاولد کی موت پر بولا تا ہے جو بد مزاج ہو۔

فارغ خطی:

طلاق نامہ، خطِ آزادی۔

فال کی کوڑیاں ملاّ کو حلال ہیں:

مشقت کی اُجرت جائز ہے۔

فضل کرے تو چھٹیاں عدل کرے تو لٹیاں:

یعنی خدا عدل کرے، تو بدوں کی مشکل ہو جائے گی۔

فقیر کو کمبل میں دوشالا ہے:

غریب کے لیے تھوڑی پونجی بھی بہت ہے۔

فقیر کی جھولی میں سب کچھ:

فقیر کے اختیار میں ساری خدائی ہے۔

فقیر کی صورت میں سوال ہے:
محتاج کے بشرے سے حال معلوم ہو جاتا ہے۔

فقیری شیر کا پردہ ہے:
فقیری کے لباس میں بڑے بڑے کامل نکل آتے ہیں۔

فکر برا خاتمہ بھلا:
ہول کھانا مصیبت سے بدتر ہے۔

فوج کا آگا اور برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہے:
فوج کے عہدہ کا اور شادی کے بعد کا خرچ اُٹھانا مشکل ہوتا ہے۔

ق

قابو چی:
سفلہ، کمینہ، دیوّث، بدذات۔

قاضی نیاؤ نہ کرے گا تو گھر تو آنے دے گا:
اگر فائدہ نہیں ہوگا تو کچھ نقصان بھی نہ ہوگا۔

قاضی جی اپنا آگا تو ڈھانکو پیچھے کسی کو نصیحت کرنا:
پہلے اپنے اخلاق، عادت درست کرو پھر نصیحت اچھی لگے گی۔

قاضی جی بہت ہرائیں میں ہارتا ہی نہیں:
بے حیائی سے قائل نہ ہونا مراد ہے۔

قاضی جی دبلے کیوں ہوئے شہر کے اندیشے سے:
خواہ مخواہ فکر مند ہونا۔

قاضی جی پیادہ گھوڑے سوار:
بڑے آدمی کا حکم لانے والا زور شور سے آتا ہے۔

قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے:
ہوشیار کے بچے بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔ قاضی کی لونڈی مری سارا شہر آیا

قاضی جی مرے کوئی نہیں آیا:
لوگ چھوٹی باتوں کی قدر کرتے ہیں اور بڑی بڑی باتوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

قانون گو کی کھوپڑی مری بھی دغا دے:
چالاک لوگوں کی نسبت بولتے ہیں۔

قبر پر قبر نہیں ہوتی:
قرض پر قرض نہیں دیا جاتا۔

قبر کا منہ جھانک کر آئے ہیں:
مرتے مرتے بچے ہیں۔

قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھنا:
آخر عمر کو پہنچ جانا۔

قبول صورت:
دل پسند، خوب صورت۔

قد برابر بجلی ٹوٹے:
دعائے بد۔

قُدری کرنا:
زور ڈالنا۔ خوشامد کرنا۔ آمادہ کرنا۔

قرآن پر قرآن رکھنے میں کیا مضائقہ:
ہم مرتبہ لوگ آپس میں شادی بیاہ کر سکتے ہیں۔

قرآن کا جامہ پہنو تو بھی یقین نہ آیئے:
جھوٹی بات کا کبھی یقین نہیں آتا۔

قرض کر مہمانی کی لونڈوں ماردوانی کی:
قرض کرکے کام کیجیے تو ذلت اور رسوائی ہوتی ہے۔

قرض وام:
ادھار سدھار لینا۔

قصاب کے بھروسے پر شکرا پالا:
پرائے بھروسے کام کرنا۔

قصائی کی بیٹی دس برس کی بیٹا جنتی ہے:
طاقت ور کا کام جلدی ہوتا ہے۔

قصائی کی گھاس کو کٹڑہ کھا جائے:
ممکن نہیں کہ زبردست کا نقصان ہو۔

قورمہ ابا سا، دال سے بھلا:
شریف کنگال بھی کمینے سے بہتر ہے۔

قولِ مرداں جان دارد:
شرفا کا قول قرار مضبوط ہوتا ہے۔

قیل ہائی:
مکار، فیر بن۔

قینچی سی زبان چلنا:
تڑاق پڑاق بولنا۔ فرف بولنا۔ جلد جلد چلنا۔

ک

کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے:
جہاں اچھے ہوتے ہیں وہاں برے بھی ہوتے ہیں۔

کاتا اور لے دوڑی:
ذرا سا کام کیا اور دکھاتی پھری۔ کام کرتے ہی اُجرت طلب کرنا۔

کاتک بات کہا تک:
اس مہینے بات کہنے میں دن جاتا ہے یعنی چھوٹا دن ہوتا ہے۔

کاتک میں جو آنو لے کھائے کٹھمبھ سمیت بیکنٹھ جائے:
آب و ہوا پر دھیان دینے سے تندرستی قائم رہتی ہے۔

کاتنا تو آتا نہیں پونیاں تو تانے لگے:
بغیر جانے بوجھے کسی کام میں دخل دینا۔

کاٹو تو خون نہیں:
خوف کے باعث بدن میں خون کا سوکھ جانا۔

کاٹھ کا الّو:

بے وقوف، احمق۔

کاٹھ کی مورتی اور چندن ہار:

بدشکل بناؤ سنگھار کرے تو بولتے ہیں۔

کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی:

دھوکہ بار بار نہیں دیا جا سکتا۔

کانی انگلی پر موتنا:

نہایت سخت دل، کام چور، بے رحم ہو جانا۔

کاٹے کٹے نہ مارے مرے:

وہ بلا جو کسی طرح نہ ٹلے۔

کاجل کی کوٹھڑی:

وہ مکان جہاں سیاہی بنانے کے واسطے کاجل پارا جاتا ہے۔ بدنامی کا گھر۔

کاجل کی کوٹھڑی میں جو جائے گا اُسے ٹیکا لگے گا:

بری جگہ جانے سے بدنامی ہوتی ہے۔

کابُو بھُو جُو:

نہایت نازک، سبک، ناپائیدار، بودا، کمزور۔

کا سا دیجیے باسا نہ دیجیے:

کسی کے ساتھ سلوک کرنا پاس رکھنے سے زیادہ مناسب ہے۔

کاغذ کی تاڑ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی:

بے صل بات کو قیام نہیں ہوتا۔

کاغذ کی ناؤ میں کون پار اترا ہے:

ناپائیدار سہارے پر بھروسا نہ کرنا چاہیے۔

کاکلوتی:

اُنسیت، محبت، مامتا۔

کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں:

جب عورتیں کسی سے متنفر ہو جاتی ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔

کالا ہرن نہ مار یوستہ ہو جائیں گی رانڈ:

ایسا آدمی نہ مرے جس کے ہاتھ بہت لوگوں کی روزی ہو۔

کال کا مارا سب جگ ہارا:

سب سے بڑی مصیبت بھوک کی ہے۔

کال پر ہاتھ کمان بوڑھا بچے نہ جوان:

ظالم کی نسبت بولتے ہیں۔

کالی بھلی نہ سفید دونوں کو مارو ایک ہی کھیت:

شکل سے اچھی بری عورت کی تمیز کرنا مشکل ہے۔

کالے بادل ڈراوئے دھولا برسن ہار:

جو لاف زن نہیں ہوتے ان سے کام نکلنے کی امید ہوتی ہے۔

کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا:

برے آدمی سے اللہ بچائے۔

کالے کوس:

مسافتِ بعید، دور دراز۔

کالے کوے کھائے ہیں:

جب کسی کی پیرانہ سالی میں بال سفید نہیں ہوتے تو کہتے ہیں اس نے کالے کوّے کھائے ہیں۔

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا:

اعلیٰ کے آگے ادنیٰ کو فروغ نہیں ہوتا۔

کالے کے کاٹے کا جنتر نہ منتر:

فریبی کی دغا سے بچنا مشکل ہے۔

کام پیارا ہے چام پیارا نہیں:

آدمی کی قدر کارگزاری سے ہوتی ہے شکل صورت سے نہیں ہوتی۔

کام چور نوالہ حاضر:

کھا کر بھی کام نہ کرنے والا۔

کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا:

صرف کھانے کو حاضر کام کرنے میں سست اور حیلہ باز۔

کان پیارے تو بالیاں جورو پیاری تو سالیاں:

لیلیٰ پیاری تو اس کا کتا بھی پیارا۔

کان پر جوں نہیں چلتی:

بالکل خبر نہیں ہوتی۔

کان پر جوں نہیں رینگتی:

یعنی کسی کام کی خبر نہیں ہوتی کہنے کا اثر نہیں لیتا۔

کان پڑی آواز نہ سنائی دینا:

شور و غوغا کے سبب کچھ نہ سنائی دینا

کان پکڑنا:

باز رہنا، توبہ کرنا۔

کانٹوں میں گھسیٹنا:

حد سے زیادہ تعریف کر کے گنہگار بنانا، شرمندہ کرنا۔

کانٹے بوئے ببول کے تو آم کہاں سے ہوں:

بدی کرنے والے کو ثمر اچھا کیسے ملے گا۔

کانڑا مجھے بھائے نہیں کانڑے بن سہائے نہیں:

ایک شے سے نفرت بھی کرنا اور اس کے بغیر بھی نہ رہنا۔

کانڑی اپنا ٹینٹ نہ نہارے اوروں کی پھلی:

یعنی اپنے عیب کو چھپائے اور دوسروں کے عیب ظاہر کرنا۔

کانڑی کو کون سراہے کانڑی کا باوا:

اپنے کو اپنی بری چیز بھی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

کانڑی کے بیاہ کو سو سو جوکھوں:

عیب دار کا کام مشکل سے ہوتا ہے۔

کانڑے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے:
یعنی ایک آنکھ والا شریر ہوتا ہے۔

کانس پر تیرتے ہیں:
ناممکن کام کا دعویٰ کرتے ہیں۔

کان گنہگار ہیں:
حقیقی بات سے بے خبری مگر اڑتی سن کر جان لینا۔

کان میں تیل ڈالے بیٹھے ہیں:
یعنی بالکل غافل ہیں۔

کانوں میں ٹینٹیاں اڑانا:
کسی بات کو نہ سننا، بہری بن جانا۔

کائستھ کا بیٹا پڑھا بھلا یا مرا بھلا:
کائستھ کو پڑھنا ضروری ہے۔

کایا بڑی کہ مایا:
جان سے بڑھ کر مال نہیں۔

کُبڑے کی لات:
یعنی ہر کام میں بد حقیقت۔

کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات:
یعنی آدمی ایک حال پر نہیں رہتا۔

کبھی کبھی گھنے مٹھی بھر چنے:
کبھی راحت کبھی تکلیف۔

کپڑا کہتا ہے تو مجھے کر تہہ میں تجھے کروں شہہ:
کپڑے کو حفاظت سے رکھنا عزت کا باعث ہے۔

کپڑوں سے ہونا:
حائض ہونا۔ ایام سے ہونا۔

کپوت بیٹا مرا بھلا:
بری اولاد کا مرنا اچھا ہے۔

کپٹی پریت مرن کی ریت:
کینہ ور کی دوستی میں موت کا خطرہ ہے۔

کُتا بھی بیٹھتا ہے تو دم ہلا کر بیٹھتا ہے:
صفائی حیوان کو بھی پسند ہے۔ پھوہڑ کی نسبت از روئے طنز بولتے ہیں۔

کتا دیکھے گا نہ بھونکے گا:
دیکھنے سے آدمی کی ہوس بڑھتی ہے۔

کتر بیونت:
کمی بیشی، کانٹ چھانٹ۔

کتے کا کتا بیری:
ہر شخص کا دشمن اپنی جنس سے ہوتا ہے۔

کتے کا مغز کھایا ہے:
بڑا بکواسی ہے۔

کتے کو گھی نہیں پچتا:
کمینہ آدمی میں سمائی نہیں ہوتی۔

کتے کی پونچھ کبھی نہ سیدھی ہو:
بد خصلت کبھی نہیں سدھرتا۔

کتے کی دم بارہ برس نلکی میں رکھی پھر نکلی تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی:
بد خصلت کا اچھا بننا ممکن نہیں۔

کتے لوٹنا:
ویرانہ ہونا، صفائی نہ ہونا۔

کٹنا پا کرنا:
دلّہ پن کرنا، بھڑوا پن کرنا، عورت مرد کو ملانا۔

کٹنی:
نائیکہ، دلاّلہ۔

کٹوراسی آنکھیں:
بڑی بڑی اور گول آنکھیں۔

کٹھیا ناچ کلیا راج:
کمینہ تھوڑی دولت پر اترا جاتا ہے۔

کچا بانس جدھر نواؤ ہو جائے اور پکا کبھی نہ ٹیڑھا ہوئے:
بچوں پر تعلیم و تربیت کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

کچا ساتھ:
چھوٹے بچوں کا ساتھ، ننھی اولاد والا۔

کچر گھان:
بہت سے بال بچے۔

کچلوندے:
کچی کچی روٹیاں۔

کچھ اووا نے دیا کچھ پووا نے دیا ہمارا کام چل گیا:
ادھر اُدھر سے لے کر اپنا کام کر لیا۔

کچھ اُودا نے دیا کچھ پُودا نے دیا ہمارا گزارہ ہو گیا:
ادھر اُدھر سے اپنا کام نکال لیا۔

کچھ بسنت کی بھی خبر ہے:
دنیا کے حالات بھی معلوم ہیں۔

کچھ سونا کھوٹا کچھ سنار کھوٹا:
بگاڑ پر بگاڑ ہوا۔

کچھ کھو کر ہی سیکھتے ہیں:
نقصان سے تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

کچھ گیہوں گیلے کچھ جندرے ڈھیلے:
کچھ رکاوٹ کام میں کچھ کرنے والے میں کمی۔

کچھ لیا دیا آگے آ گیا:
خدا نے مصیبت سے بچا لیا۔

کچھوے کا کاٹا کٹھوتی سے ڈرے:
آفت رسیدہ ذرا سی بات سے ڈر جاتا ہے۔

کچی گولیاں کھیلنا:
نادان ہونا، نا تجربے کار ہونا۔

کچی لکڑی جدھر موڑو مڑ جاتی ہے:
بچپن میں آدمی کو جس طرح چاہو سدھار لو۔

کچے پکے دن:
حمل کے چوتھے پانچویں مہینے کا زمانہ، احتیاط کا زمانہ۔

کچے گھڑے پانی بھرنا:
دشوار اور ناممکن کام کرنا۔

کد کد منگلو بودے دھان، سوکھا ڈالے ہیں بھگوان:
بد اقبالی میں سارے کام بگڑ جاتے ہیں۔

کرتب کی بدّیا ہے:
ہر کام کا اعتبار مشق کرنے سے ہے۔

کرتو ڈر نہ کرتو خدا سے ڈر:
انسان کو ہر وقت خدا سے پناہ مانگنی چاہیے۔

کر سیوا تو کھا میوہ:
محنت کا ثمر راحت ہے۔

کرگھا چھوڑ تماشے جائے ناحق چوٹ جولاہا کھائے:
اپنا کام چھوڑ کر اوروں کی ریس میں نقصان ہوتا ہے۔

کرم ریکھا امٹ ہیں:
تقدیر کا لکھا مٹ نہیں سکتا۔

کرموں جلی:
بد بخت، نامراد۔

کرم ہین کھیتی کرے بیل مرے یا سوکھا پڑے:
بد اقبال آدمی جو کچھ کرے گا، نقصان ہوگا۔

کرنی نہ کرتوت پھوہڑ لڑنے کو مضبوط:
مفت کی شیخی اور بد مزاجی ظاہر کرنا۔

کروٹ نہ لینا:
خبر نہ لینا، بھول جانا۔

کرے چاکری آوے چوٹ، سب سے بھلے بھیک کا روٹ:
کم ہمت نکمّے کے لیے بولتے ہیں۔

کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا:
جب کوئی بے گناہ کسی تہمت میں ماخوذ ہو۔
کرے کوئی بھرے کوئی۔

کڑکھائی:
چیچک رو، ستیلا، منہ داغ۔

کڑوا کریلا، نیم چڑھا:
ایک تو بد مزاج تھے دوسرے چڑائے گئے

کڑوی روٹی:
مردے کی حاضری، بھتی مرنے کا کھانا۔

کڑوے سے ملیے میٹھے سے ڈریے:
فریبی میٹھی بات کر کے لوٹتا ہے۔

کڑوے کسیلے دن:
برے دن، مصیبت کے دن، تنگی اور افلاس کا زمانہ۔

کڑھی میں کوئلہ:
اچھی بات میں کچھ نقص ہونا۔

کس باغ کا بتھوا ہے:
کیا اصل حقیقت ہے، قابلِ شمار نہیں۔

کس باغ کے بتھوے ہو:
تمھاری کیا حقیقت ہے۔

کس برتے پر تتا پانی:
کس حوصلہ یا امکان پر شیخی بگھارتے ہو۔

کس جنم کے کالے تل چابے ہیں:
یعنی بال سفید نہیں ہوئے یا بڑا فرماں بردار ہیں۔

کس چکی کا پسا کھاتے ہو:
طنزاً جو اتنے موٹے ہو گئے۔

کس کھیت کی مولی ہو:
تمھیں پوچھتا کون ہے۔

کس کی بکری کون ڈالے گھاس:
دوسرے کی چیز کو کوئی نہیں سنبھال کر رکھتا۔

کس کی ماں کو ماں کہتی:
جب کسی بات کے پیش نظر اپنے بچے یا عزیز کی ہلاکت متصور ہو تو اُس موقع پر بولتے ہیں۔

کس کی ماں نے دھونسا کھایا ہے جو تمھارا مقابلہ کرے:
ہر شخص نالائق اور منہ زور سے کنیاتا ہے۔

کس منہ سے:
کس رشتہ سے بے عزتی ہونے کے بعد ملنے کے مواقع پر کہتے ہیں۔

گس نمی پُرسد کہ بھیا کون ہو ڈھائی ہو یا تین ہو یا پون ہو:
آدمی مفلس ہو جائے تو کوئی نہیں پوچھتا۔

کسی کا گھر جلے کوئی ہاتھ تاپے:
کسی کے نقصان سے خوش ہونا یا راحت پانا۔

کسی کا منہ چلے کسی کا ہاتھ چلے:
بدزبانی سے مار کھانا پڑتی ہے۔

کسی کو اپنا کرلو یا کسی کے ہو رہو:
توسل باعثِ تقویت ہوتا ہے۔ کسوئی بہت اچھی چیز ہے۔

کسی کو توے میں دکھائی دیتا ہے کسی کو آرسی میں:
ہر شخص اپنے موافق فہم رکھتا ہے۔

کسی کی آئی آنا:
دوسرے کی موت اپنے کے لیے مانگنا۔

کسی کے کئے میں گھی کے گھڑے، کسی کے کیے میں پتھر پڑے:
کوئی قسمت والا ہوتا ہے اور کوئی بدقسمت۔

کسی کے نام کا کتا بھی نہ پالنا:
سخت متنفر ہونا۔ صورت سے بیزار ہونا۔

کسی نے پیا دودھ کسی نے پیا پانی سب کو ایک رین گنوانی:
برے بھلے سب کی گزر جاتی ہے۔

کشتی لالچ ہی کے سبب ڈوبتی ہے:
لالچ سے کام بگڑتا ہے۔
کشمیری بے پیری لذت نہ شیریں:
کشمیری دغاباز ہوتے ہیں۔
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے:
بڑی مشکل سے تابعدار بنایا۔
کفن پھاڑ کر بولنا:
چیخ کر بولنا، مضطرب ہو کر بولنا، ضبط سخن نہ کرنا۔
ککڑی کھیرا کھنا:
نہایت بے دردی سے کوسنا۔
ککڑی کے چور کی گردن نہیں مارتے:
ادنیٰ خطا پر بڑی سزا نہیں دینی چاہیے۔ ذرا سی بات پر بات پر بگاڑنا نامناسب ہے۔
کلا چلے اور ستر بلا ٹلے:
آدمی کھاتا رہے تو زیست کا بھروسہ ہے۔
کلال کی بیٹی ڈوبتی چلی لوگوں نے جانا متوالی ہے:
ایک شخص پر مصیبت میں لوگ اسے ہنسی سمجھ رہے ہیں۔
کلپ لگوانا:
بدنامی بول لینا، بٹہ لگوانا۔
کل جھبی:
منحوس عورت، وہ عورت جس کا کوسنا جلد اثر کرے۔

کل کلاں کو:
آئندہ، آگے پیچھے۔
کل موہی:
بدبخت، کرموں جلی۔
گل وتنا:
شریف گھرانے کا، خاندانی۔
کلہ چلے ستر بلا ٹلے:
ساری طاقت کھانے پینے سے ہے۔
کلے تلے دبالینا:
اونچی آواز سے بولنا دوسرے کو بات نہ کرنے دینا۔
کلیجہ تر ہونا:
دولت کے سبب بے فکر رہنا۔
کلیجہ مسوس کر رہ جانا:
صدمہ ضبط کر کے خاموش رہنا۔
کلیجے پر سانپ لوٹنا:
بے قرار ہونا، تلملانا۔
کمائی نہ پیا گاڑی جوت میرے بھیا:
بے سروسامانی میں شیخی بگھارنا۔
کمادیں خانخاناں اڑادیں میاں فہیم:
کسی کی دولت اور کوئی خرچ کرے۔
کماؤ آئے ڈرتا نکھٹو آئے لڑتا:
جو کسی لائق نہیں ہوتے وہ بدمعاش اور جھگڑالو ہوتے ہیں۔

کماؤ خصم کس نے نہ چاہا:
جس کی ذات سے فائدہ ہو، وہ ہی عزیز ہے۔

کم بخت کی کھچڑی کچی بختاور کا آٹا گیلا:
نصیبہ ور کا نقصان بھی بہتوں کے فائدے کا باعث ہوتا ہے۔

کم بخت گئے ہاٹ تراز و ملی نہ باٹ:
بدقسمت ہر حال میں ناکام رہتا ہے۔

کم بختی جب آوے اونٹ چڑھے کو کتا کاٹے:
بختی کے دنوں میں ہزار خبرداری کرنے کے باوجود اذیّت سے نہیں بچ سکتے۔

کم بختی کی یہ نشانی، سوکھ گیا کنویں کا پانی:
بہت بڑا نقصان بدنصیبی کے سبب سے ہوتا ہے۔

کمبل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا:
یعنی بھیس کے ساتھ کمال بھی چاہیے۔

کم خرچ بالا نشین:
کفایت شعاری کے محل پر بولتے ہیں۔

کم رزقے بہت ہیں بے رزقہ کوئی نہیں:
رزق سب کو پہنچتا ہے۔ کم زیادہ۔

کمر میں توشا تو راہ کا بھروسہ:
روپیہ پیسہ سے بڑی دل جمعی ہوتی ہے۔

کم کھائے غم نہ کھائے:
غم اور فکر انسان کو تحلیل کر دیتا ہے۔

کمہار پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے:
زبردست کے بجائے کمزور پر غصہ اُتارا۔

کمہار کہنے سے گدھے پر نہیں چڑھتا:
اپنی خوشی ہے تو کام کرنا مگر کہنے سے مکرنا۔ ضدّی آدمی سے مراد ہے۔

کنبے والے کے چاروں پلّے بھاری:
بڑے کنبے والے کثیر الاولاد کا دل غنی ہوتا ہے۔

کنجڑے کی اگاڑی قصائی کی پچھاڑی:
کنجڑوں سے سبزی اوّل وقت میں خریدنی چاہیے اور قصائی سے گوشت آخر وقت میں۔

کندھے ڈالے جھولی چمار چھوڑا نہ کولی:
بھیک مانگنے والے بے غیرت ہو جاتے ہیں۔

کنوار جاڑے کا دوار:
یہ مہینہ جاڑے کا آغاز ہوتا ہے۔

کنواری ارمان بیاہی پریشان:
باوجود کامیابی کے فائدہ حاصل نہ ہونا۔

کنواری کو سدا بسنت:
آزاد اور مجرد کے لیے بڑی خوشی ہے۔

کنواری کھائے روٹیا بیاہی کھائے بوٹیاں:
بیاہی بیٹی زیادہ پریشان کرتی ہے۔ رسم ورواج نبھانے کی وجہ سے بیاہی بیٹی پر خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہے۔

کنواں بیچا ہے کنویں کا پانی نہیں بیچا:
معاملہ میں بے فائدہ تکرار اچھی نہیں۔

کنوڈی بلی چوہوں سے کان کترواتی ہے:
احسان مندی شرمسار کرتی ہے۔ محسن سے دبنا پڑتا ہے۔

کنویں پر گئے اور پیاسے آئے:
جہاں فائدے کی امید ہو وہاں سے محروم لوٹنا۔

کنویں جھنکوانا:
حیران کرنا، پریشان کرنا۔

کنویں کی مٹی کنویں میں کو لگنا:
آمدنی اور خرچ کا برابر ہونا۔

کیا پیٹ میں ڈھونڈتی پھریں بر:
انقلابِ زمانہ کی نسبت بولتے ہیں۔

کوا چلے ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا:
جو شخص دوسروں کی ریس کرتا ہے اپنے آپ کو برباد کر لیتا ہے۔

کوارکوٹ چنوانا:
شادی نہ کرنا۔ نا کتخدا رکھنا۔

کوا ناک لے گیا ناک کو نہیں دیکھتے، کوے کے پیچھے دوڑے جاتے ہیں:
جھوٹی بات کو بے تحقیق مان لینا۔

کوتاہ گردن تنگ پیشانی، حرامزادے کی یہی نشانی:
شریر اور مفسد آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

کوٹو تو چونا نہیں تو خاک سے دونا:
چونا جتنا کوٹا جائے گا پائیدار ہوگا، محنت سے فائدہ ہوتا ہے۔

کوٹھی میں چاول گھر میں اوپاس:
بخیل جو پاس ہونے کے باوجود نہیں خرچ کرتا۔

کوٹھے اوپر تو مڑی کیا دے گی سُومڑی:
بخیل سے حاجت روائی کی امید نہ رکھنی چاہیے۔

کوٹھے والا رووے چھپّر والا سووے:
دولت مند زیادہ شاکی پائے جاتے ہیں۔

کووں کا بھات کن بھاتوں میں، ممیاس ساس کن ساسوں میں:
دور کے رشتہ دار کا کیا اعتبار۔

کورے استرے سے سر منڈوانا:
سخت سزا دلوانا۔

کوڑھ میں کھاج:
مصیبت پر مصیبت کا آنا۔
کوڑھی کے جوں نہیں ہوتی:
مصیبت زدہ کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔
کوس نہ چلی بابل پیاسی:
ہر کام شروع کرنے سے پہلے تھک گئی۔
کوسے جئیں، آسی مریں:
خردمندوں کی تباہی اور نالائقوں کی اقبال مندی پر یہ مثل بولی جاتی ہے۔
کوکھ جلی:
وہ عورت جسے بچوں کے مرنے کا صدمہ پہنچا ہو۔
کوکھ مانگ سے بھری پُری رہے:
دعائے خیر، تمھارا خاوند، تمھارے بچے سلامت رہیں۔
کولا کاٹنا:
سزا دینا، کچھ کر لینا، کسی طرح کا صدمہ پہنچانا۔
کولھو کاٹ کے موگری بنانا:
بڑی چیز کو بگاڑ کر چھوٹی چیز بنانا۔
کون کسی کے آوے جاوے دانہ پانی اور قسمت لاوے:
معنی ظاہر ہیں۔
کوؤں کے کوسے ڈھور نہیں مرا کرتے:
ناحق کی بددعا سے کچھ نہیں ہوتا۔
کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ کالے:
برے کام کا انجام بدنامی ہے۔
کوئی آنکھوں کا اندھا کوئی ہئے کا اندھا:
عقل کے اندھے بھی ہوتے ہیں۔
کوئی اب بولی کوئی جب بولی میری نکٹی شپاشپ بولی:
ذلیل ہوئے تو کیا بولے تو گئے۔
کوئی تولوں کم کوئی مولوں کم:
ہر شخص اپنی حقیقت کے موافق عزت رکھتا ہے۔
کوئی دم کا مہمان:
دم بلب، چندروزہ زندگی والا، جلد چلا جانے والا۔
کوئی کسی کی قبر میں نہیں جائے گا:
ہر شخص پر اپنی جوابدہی لازم ہے۔
کوئی مرے کوئی ملہاری گاوے:
ایک کو تکلیف ہو دوسرا خوشی کرے۔
کوئی نہیں پوچھتا کہ تیرے منہ میں کے دانت ہیں:
کسی قسم کی بازپرس نہ ہونا۔
کوے کوسا کریں کھیت پکا کریں:
ناحق کی بددعا سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔
کوے نے دیا ٹکڑا تو میرا گیا بھُکڑا:
کسی کمینے کے سلوگ سے بسر اوقات کرنا۔

کوے ہکنی:
وہ عورت جس کی خدمت کوے اُڑانے کی ہو۔

کھاری کنویں میں ڈول ڈالیں گے بھرو اور پیو:
غریب آدمی اپنی بیٹی کے بیاہ کی نسبت کہا کرتا ہے کہ مجھ کو پانی پلانے تک کا مقدور نہیں۔

کھا کے پچھتاتا ہے نہا کے نہیں پچھتاتا:
نہانے سے بدن چاق رہتا ہے۔

کھائے ڈکار بھی نہیں لیتے:
پرایا مال ہضم کر گئے۔

کھانا اور گھر آنا:
محسن کا احسان نہ ماننا۔

کھانا پرایا ہے تو پیٹ تو پرایا نہیں:
اس شخص کے لیے بولتے ہیں جو زیادہ کھا کے تکلیف اُٹھاتا ہے۔

کھانا پینا گانٹھ کا نری سلام علیک:
سب سے ملنا مگر کسی سے غرض نہ رکھنا۔

کھانڈا باجے رن پڑے اور داتا باجے گھر پڑے:
آٹھ پہر کی کِلکِل اچھی نہیں ہوتی۔

کہاں راجہ بھوج کہاں گنگو تیلی:
امیر اور غریب کی کیا نسبت۔

کھانے کو شیر کمانے کو بکری:
کام چور کے لیے کہتے ہیں۔

کھانے کے دانت اور ہیں دکھانے کے اور:
ظاہر باطن جدا جدا ہونا۔

کھاوے پان ٹکڑے کو حیران:
مفلسی میں بڑا مزاج۔

کھائے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح:
بہت کھانے والا ہو اور لاغر رہے۔

کھائے پر کھایا وہ بھی گنوایا:
زیادہ حرص کرنے سے تھوڑی پونجی بھی جاتی رہتی ہے۔

کھائے کے گال اور نہائے کے بال نہیں چھپتے:
خوش حالی اور بدحالی چھپی نہیں رہتی۔

کھائیں اور مکرائیں:
کھا کر وفاداری نہ کریں، نمک حرامی کریں۔

کھائیں تو گھی سے نہیں تو جائیں جی سے:
ضدی اور ہٹیلے آدمی کے لیے بولتے ہیں۔

کھائیں گے کسی کا گائیں گے کسی کا:
احسان کوئی کرے اور شکر گزاری کسی اور کی ہو۔

کھائیں گے نانا کے روٹے کہلائیں گے دادا کے پوتے:
ددھیالی رشتہ اصل پہچان ہوتا ہے۔ خواہ نہال کتنا بھی احسان کرے۔
کھائے نہ کھلائے خالہ دیدوں آگے آئے:
یعنی بخیل ہے اور رشتہ جتاتی ہے۔
کھایئے من بھاتا پہنیے جگ بھاتا:
معنی ظاہر ہیں۔
کھایا سوانگ لگ گیا:
آدمی جو خرچ کرے وہ بہتر ہے۔
کھتری سے گوری سو پنڈ روگی:
یہ مقولہ کھتریوں کے حسن کی تعریف میں بولا جاتا ہے۔
کھٹ کھٹ سنار کی ایک چوٹ لہار کی:
کمزور کی بہت سی تدبیروں پر زور آور کی ایک تدبیر غالب آتی ہے۔
کِھٹن گئے کماؤ کچھ کھٹ کے بھی لائے بانٹو بیوی شیرنی میاں خیر سے تو آئے:
نکھٹو کمائی کرنے جائے گا تو کیا لائے گا، اس کا واپس آنا بھی غنیمت ہے۔
کھٹیا سینا:
صاحبِ فراش ہونا۔
کھٹیا نکلنا:
جنازہ نکلنا۔
کھچڑی کا کھاچڑی ہو گیا:
بنا کام بگڑ گیا۔
کھچڑی کھاتے پہنچا اُترا:
جھوٹی نزاکت ظاہر کرنا۔
کُھری چارپائی پر سونا:
بدمزاج ہونا، خشم ناک ہونا۔
کھری مزدوری چوکھا کام:
اچھی مزدوری دو تو اچھا کام لو۔
کھڑ ادونا:
مولا مشکل کشا کی دست بدست نیاز۔
کھڑا کھیل فرخ آبادی:
فوراً کوئی معاملہ کرنا۔
کھڑی پڑی کہروا ناچ:
پٹائی کے ساتھ چیخنا چلانا اور بچنے کے لیے ادھر اُدھر ہونا۔
کھڑے پانی نہ پینا:
ترت چلے جانا، ذرا نہ ٹھہرنا۔
کھڑے گھاٹ کلپاؤ:
سردست آزماؤ۔
کھسیانی بلّی کھمبا نوچے:
غصہ ورنارسا کی نسبت بولتے ہیں۔
کھلاوے گھی شکر مارے ایک ہی ٹکّر:
کسی پر احسان کرکے اسے سخت طعنہ دینا۔
کھلائے کا نام نہ ہو رلائے کا نام ہو:
احسان کوئی نہیں مانتا شکوہ شکایت سب کرتے ہیں۔

کھلایئے سونے کا نوالہ دیکھیے شیر کی نظر:
اولاد کے ساتھ یہ دونوں باتیں برتنی چاہئیں۔

کہو دن کی سنے رات کی:
جواب خلافِ سوال دینا۔

کھو جڑا جائے:
برباد ہو، ستیاناس ہو۔

کھو جڑا کھونا:
عزت گنوانا، بدنامی کرنا۔

کہو دن کی سنے رات کی:
سوال کے برخلاف جواب دینا۔

کہو کھیت کی سنے کھلیان کی:
خلاف سوال جواب دینا۔

کہوں تو ماں ماری جائے نہ کہوں تو باپ کتا کھائے:
کسی کام کے کرنے نہ کرنے میں حیران رہنا۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔

کھیت کاٹے چڑی اور نیولے کے سر پڑی:
نقصان کوئی کرے تاوان کوئی بھگتے۔

کمینی خصم سیتی:
ہر کام مالک کی توجہ سے اچھا ہوتا ہے۔

کھیتی رکھے باڑھ کو باڑھ رکھے کھیتی کو:
ایک دوسرے کی محافظت کرتے ہیں۔

کھیتی کرے نہ بنج جائے بدّیا کے بل بٹھا کھائے:
علم آموزی سب سے بہتر ہے۔

کہے سے کوئی کوئیں میں نہیں گرتا:
ہر ایک اپنے نیک و بد کو خوب سمجھتا ہے۔

کھیل نہ جانے مرغی کا اُڑانے لگا باز:
اپنی بساط سے زیادہ کام کرنا۔

کھیلے پوت بلالے میّا:
اولاد کی محبت کی نسبت بولتے ہیں۔

کہیں تِل دھرنے کو جگہ نہیں:
بڑی بھیڑ اور ہجوم ہے۔

کہیں ڈوبے بھی تیرے ہیں:
بگڑوں کا سنورنا دشوار ہے۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا:
مخلوط نسل خاندان کے لیے بولتے ہیں۔

کہیں گرجیں کہیں برسیں:
ایک کا غصہ دوسرے پر نکالنا۔

کہیں ناخن سے بھی گوشت جدا ہوتا ہے:
اپنے اپنوں سے نہیں چھوٹ سکتے۔

کیا ادھار کی ماں مری ہے:
قرض لینے سے مل ہی جاتا ہے۔

کیا اندھا نیوتا دیا کیوں دو بلائے:
ایسا کام نہ کرنا چاہیے، جس میں دُگنا نقصان ہو۔

کیا بھیڑ کیا بھیڑ کی لات:

اس کی حقیقت کیا ہیچتی ہے، اصل چیز ہے۔

کیا پدّی کیا پدّی کا شوروا:

بے حقیقت چیز کی نسبت بولتے ہیں۔

کیا دال بھات کا نوالہ ہے:

یعنی آسان بات نہیں ہے۔

کیا درزی کا کوچ اور کیا مقام:

جو آدمی چھڑا ہوا ہے، سفر اور مقام کچھ مشکل نہیں۔

کیا قاضی کی گدھی چرائی ہے:

کیا ہم نے کچھ خطا اور قصور کیا ہے۔

کیا کسی کی گدھی چرائی ہے:

کسی کو کوئی نقصان پہنچایا ہے۔ کسی کا کچھ لے لیا ہے۔

کیا گونگے کا گڑ کھایا ہے:

یعنی بولتے کیوں نہیں۔

کیا منہ سے پھول جھڑتے ہیں:

جب کوئی شخص بدکلامی کرتا ہے تو طنزاً یہ کلمہ کہتے ہیں۔

کیا ناک لے کر بولتی ہو:

کس بے غیرت اور شرم سے منہ سامنے کرتی ہو۔ اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔

کیا ننگی نہائے گی کیا نچوڑے گی:

مفلس آدمی کیا لے گا کیا دے گا۔

کیا نہ کرنا جانا میں ہوتی تو کر دکھاتی:

یعنی ہماری صلاح پر چلتے تو کبھی نہ بگڑتے۔

کیسی مسجد کیسا مندر جو دیکھو وہ دل کے اندر:

دل میں خدا موجود ہے۔ باہر کیا دیکھنا ضرور ہے۔

کیسے میں نہیں کھلی کی ڈلی بانکا پھرے گلی گلی:

مفلسی میں اترانا۔

کیل کا کھٹکا نہیں:

کسی بات کا خوف نہیں۔

کیوں اندھا نیوتا دیا کیوں دو بلائے:

نہ اندھے شخص کو بلاؤ نہ دو آئیں۔

کیوں چبا چبا کر باتیں کرتے ہو:

مٹھار مٹھار کر باتیں کرتے ہو اور دوسروں کو بتاتے ہو۔

کیوں دم نکلتا ہے:

کس واسطے مضطرب ہو۔

گ

گاجر کی پونگی بجی تو بجی نہیں تو توڑ کھائی:

جس کام میں نفع نقصان کچھ نہ ہو اس کے لیے بولتے ہیں۔

گاڑی بھر آشنائی رائی برابر ناطہ:
رشتے داری تھوڑی بھی میل جول سے بڑھ کر ہے۔

گاڑی کو دیکھ کر لاری کے پاؤں پھولتے ہیں:
آسانیاں نظر آئیں تو مشکل کام برا لگتا ہے۔

گالی والا جیتے مال والا مارے:
جھوٹا آدمی سچوں کو جھٹلا دیتا ہے۔

گالی دینے سے گونگا بولے:
بری بات کی سہار کسی کو نہیں ہوتی۔

گانا اور رونا کسے نہیں آتا:
عام باتیں سب جانتے ہیں۔

گانٹھ کا پورا ہے کا اندھا:
بے وقوف مالدار۔

گانٹھ کا دے دے پر بیچ میں نہ پڑے:
ضامن ہونا اچھا نہیں ہوتا۔

گاہک اور موت کا ٹھیک نہیں کب آوے:
ان دونوں کا وقت متعین نہیں ہوتا۔

گاؤ بجاؤ میرا ہلکے ہی نہیں ہوتے:
جس شخص کا غصہ فرو نہیں ہوتا۔

گالے ڈوبیں گے پتھر تریں گے:
کمینوں کو عروج ہوگا اور شریفوں کو محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

گائے گا بھینس تلے سر اور بھینس کا گائے تلے:
توڑ جوڑ کرنے والا۔ حکمتِ عملی۔

گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے:
یعنی اپنی جان کو لگی چیز کسی کو دوبھر نہیں ہوتی۔

گائے گائے کلاونت ہو ہی جاتا ہے:
تجربہ سب کچھ سکھا دیتا ہے۔

گائے نہ بچھی نیند آوے اچھی:
جس کے پاس کچھ نہیں اسے کچھ فکر نہیں۔

گدگدائے وہاں تک جہاں تک ہنسی آئے:
دل لگی اتنی اچھی جو کسی کو بری نہ لگے۔

گدھا دھوئے سے بچھڑا نہیں ہوتا:
احمق عاقل کا کام نہیں دے سکتا۔

گدھا کر سا میں موٹا ہوتا ہے:
واہمہ انسان پر اثر کرتا ہے۔

گدھا کیا جانے زعفران کی قدر:
بے وقوف ماہ و منصب کی نذر نہیں کرتا۔

گدھا گھوڑا ایک بھاؤ:
کمسن اور شریف برابر نہیں ہو سکتے۔

گدھا مرے کمہار کا دھوبن ستی ہو:
نقصان کسی کا ہو رنج کوئی اُٹھائے۔

گدھوں سے ہل چلیں تو بیل کیوں بسائیں:
بروں سے کام نکلے تو اچھوں کو کون پوچھے۔

گدھے کو خشکہ:
بے وقوف کو رتبہ۔

گدھے کو گدھا ہی کھجلاتا ہے:
احمق کی احمق ہی تعریف کرتا ہے۔

گدھے کی آنکھوں میں نون دیا اس نے کہا میری آنکھیں پھوٹیں:
بے وقوف کے ساتھ سلوک کرنا بے کار ہے۔

گدھے کے دیئے کا پاپ نہ پُن:
غیر مستحق کو دینے کا ثواب نہیں۔

گزر گئی گزران کیا جھونپڑا کیا میدان:
زندگی بہر حال گزری جاتی ہے۔ اگر مزاج میں تحمل ہو۔

گربہ کشتن روزِ اوّل:
رعب پہلے ہی دن بیٹھتا ہے۔

گرجتے ہیں وہ برستے نہیں:
لاف زن کچھ نہیں کر سکتے۔

گرگٹ کی دوڑ بٹورے تک:
ہر شخص اپنے مربی پر بھروسہ کرتا ہے۔

گر گئے دانت آم کھانے سے:
تعجب خلافِ قیاس۔

گرہ کا دیجیے پر عقل نہ دیجیے:
ہر شخص عقل سکھانے کے لائق نہیں ہوتا۔

گریبان میں منہ ڈالنا:
اپنے عیب دیکھ کر منفعل ہونا۔

گڑ دیئے سے مرے تو زہر کیوں دیجیے:
جب کام آسانی سے نکلتا ہو تو دقت اٹھانی کیا ضروری ہے۔

گڑ کھائے اور گلگلوں سے پرہیز:
ادنیٰ برائی بچنا اور اعلیٰ برائی سے پرہیز نہ کرنا۔

گڑ نہ دے تو گڑ کی سی بات تو کہے:
کچھ نہ دے مگر نرم زبان تو ضروری ہے۔

گڑے مردے اُکھاڑنا:
پرانی باتوں کو چھیڑنا۔

گلگو تھنا:
گول مول، پھولے پھولے گالوں والا۔

گلہری کا پیڑ ٹھکانا:
ہر شخص اپنے آرام کی جگہ ڈھونڈتا ہے۔

گنبد کی آواز ہے جیسی کہو ویسی سنو:
برا کہو تو برا سننا بھی پڑتا ہے۔

گنجی پنہاری اور گوکھرو کا اینڈوا:
اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرنا۔

گندی بوٹی کا گندا شوروا:
بدوں کی اولاد بھی بد ہی ہوتی ہے۔

گنگا کے میلے میں چنّی رہے کو کون پوچھے:

بڑے لوگوں کے بیچ ادنیٰ کی کون سنتا ہے۔

گنوار کا ہانسا توڑ دے پانسا:

ایسوں سے خلط ملط نہ ہونا چاہیے جن سے ضرر پہنچے۔

گنوار گنّا نہ دے بھیلی دے:

تھوڑے میں خست کرے اور بہت سا نقصان اُٹھائے۔

گنوار گوں کا یار:

خودغرض کی نسبت بولتے ہیں۔

گنی بوٹی نپا شوربا:

ہر بات خست اور حساب سے کرنا۔

گود کا چھوڑ پیٹ کی آس:

پاس کا کھو کر آئندہ نفع کی امید کرنا۔

گود کا کھلایا گود میں نہیں رہتا:

آدمی سدا یکساں نہیں رہتا۔

گور پر گور نہیں ہوتی:

قابض ہوتے ہوئے کوئی دخیل نہیں ہوتا۔

گوری کا جوبن چٹکیوں میں جائے:

کسی چیز یا شخص کی خوب صورتی رائیگاں گئی۔ کسی کا مال مفت خوروں کے ہاتھ لگنا۔

گوشت کھائے گوشت بڑھے اور گھی کھائے بل ہو ساگ کھائے اوجھ بڑھے تو بل کاہے کا ہو:

معنی ظاہر ہیں۔

گولہ کا پیٹ پھوٹنا:

راز فاش ہونا، بھید کھلنا۔

گوند پنجیری اور ہی کھائیں۔ جچّا رانی پڑی کراہیں:

مصیبت کوئی سہے فائدہ کوئی اُٹھائے۔

گونڈنی کی طرح جھکو نیم کی طرح کڑوی وسرکش نہ بنو:

میٹھی باتیں کرو، کڑوی کسیلی باتیں نہ کرو۔

گونگے کا اشارہ گونگا ہی سمجھے:

ہر جنس اپنی جنس سے میل کھاتی ہے۔

گونگے کا گڑ کھٹّا نہ میٹھا:

کسی بات کا اظہار نہ کر سکنا۔

گونگے نے سپنا دیکھا من ہی من پچھتائے:

کچھ کہہ نہ سکنا۔

گون نکل گئی آنکھ بدل گئی:

مطلب نکل گیا تو بات نہیں کرتے۔

گھائل کی گت گھائل جانے:

مصیبت زدہ کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے۔

گھبرائی ڈومنی پھر پھر سہیلے گائے:
اضطراب کی حالت میں آدمی کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

گھٹتی کا پہرا ہونا:
زوال پذیر ہونا۔

گھٹنے نیو نگے تو پیٹ ہی کو نیو نگے:
لوگ اپنی اور اپنوں کی طرف کی جھکتے ہیں۔

گھر آئے کتے کو بھی نہیں نکالتے:
گھر آنے پر ہر ایک کی مدارات کی جاتی ہے۔

گھر آئے ناگ نہ پوجیے، بانبی پوجن جائے:
موجود چیز کو گنوا کر پھر اس کی تلاش میں سرگرداں پھرے۔

گھرّ الگنا:
مرنے سے پہلے گلے سے خرخر کی آواز آنا۔

گھر بار تمھارا ہے کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگنا:
جھوٹی باتوں سے کسی کا دل خوش کرنا۔

گھر پھونک تماشا دیکھنا:
نقصان کر کے تجربہ حاصل کرنا۔

گھر والے کا ایک گھر نگھرے کے ستر گھر:
بدمعاشوں کا ہر جگہ ٹھکانہ ہے۔

گھر سے کھوئیں تو آنکھیں ہوئیں:
کچھ کھو کے ہی عقل آتی ہے۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے:
راز دار کی دشمنی نقصان کرتی ہے۔

گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے:
گھر میں رہنا خوش نہیں آتا۔

گھر کر گھر کر ستر بلا سر دھر:
گھر کرنے سے بڑی آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

گھر کھیر تو باہر بھی کھیر:
جب دن اچھے آتے ہیں تو ہر جگہ فائدہ ہوتا ہے۔

گھر کی بیوی ہانڈنی گھر کتوں جوگا:
جب گھر کی بیوی ادھر ادھر پھرے گی تو گھر میں کتے آئیں گے۔

گھر کی ٹپکی باسی ساگ:
بے جا شیخی بگھارنے والے کو کہتے ہیں۔

گھر کی جلی بن گئی۔ بن میں لاگی آگ۔ بن بے چارہ کیا کرے جب کرموں لاگی آگ:
سخت بدقسمت کی نسبت بولتے ہیں۔

گھر کی جورو کی چوکسی کہاں تک:
نوکر کی دست درازی روکنا مشکل ہے۔

گھر کی سوبھا گھر والی کے سنگ:
گھر کی رونق بیوی کے دم سے ہے۔

گھر کی کھانڈ کرکری چوری کا گڑ میٹھا:
حلال کی نسبت لوگ حرام کی طرف دوڑتے ہیں۔

گھر کی مرغی دال برابر:
جو چیز گھر میں موجود ہوتی ہے اس کی قدر کم ہوتی ہے۔

گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ:
گھر والوں کی تواضع اور تکریم نہ کرنا۔

گھر کے جالے لیے پھرنا:
بے فائدہ کام کرنا۔

گھر گھر ایک ہی لیکھا:
سب کا ایک ہی حال ہے۔

گھر گھر مٹیالے:
جس قوم میں کسی کو آسودگی نہ ہو۔

گھر گھوڑا نخاس مول:
بن دکھائے چیز کی تعریف کرنا۔

گھر میں بی بی لکھو اوتار۔ باہر میاں تھانے دار:
گھر میں کچھ نہ ہو اور باہر غرور کریں۔

گھر میں دھان نہ پان بی بی کو بڑا گمان:
پاس کچھ نہیں اور شیخی بڑی۔

گھر میں نہیں بور بیٹا مانگے موتی چور:
بچہ باپ کے مقدور سے زیادہ مانگے۔

گھڑوں پانی پڑنا:
نہایت شرمندہ ہونا۔

گھڑی حلال بقچہ حرام:
اپنے مطلب کے مسئلے گھڑ لینا۔

گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت:
ذرا سی بات میں خوش اور ذرا سی بات میں ناراض۔

گھڑی میں گھڑیال ہے:
گھڑی بھر میں کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔

گھڑے کمہار بھرے سنسار:
ایک کے طفیل بہت لوگوں کا کام نکلتا ہے۔

گھلو مٹھو ہو جانا:
جلد مل جل جانا، جلد اخلاص جوڑ لینا۔

گہنا پہن ڈھک چلے پوت جنے تو جھک چلے:
اترانا کسی حال میں اچھا نہیں۔

گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا:
اگر کوئی شخص اپنے کام میں نفع کو نظر انداز کرے گا تو گزارہ ممکن نہیں۔

گھوڑا گھڑسال ہی میں قیمت پاتا ہے:
ہر چیز کی قدر موقع محل پر ہوتی ہے۔

گھوڑے بیچ کر سوئے ہیں:
بالکل فارغ اور بے پرواہ ہیں۔

گھوڑے کو لات آدمی کو بات:
چست بنانے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

گھوڑے کی دم بڑھے گی تو اپنی ہی مکھی اُڑادے گا:

ترقی سے آدمی کا اپنا ہی بھلا ہوتا ہے۔

گھوڑے گئے گدھوں کا راج ہوا:

نامور جاتے رہے کمینے راج کرنے لگے۔

گدھوں میں ادھار کیا:

اپنا انتقام فوراً لینا چاہیے۔

گھونگرو بولنا:

موت کے وقت خرائے آنا۔

گھی بھی کھا اور پگڑی بھی رکھ:

اتنے خوش خوراک رہو کہ عزت برقرار رہے۔ چٹورپن اچھا نہیں۔

گھی سنوارے سالنا بڑی بہو کا نام:

لذت گھی سے آتی ہے اور نام پکانے والی کا ہوتا ہے۔

گھی کا لڈو ٹیڑھا بھی بھلا:

زیادہ فائدہ ہو تو قدرے نقصان برا نہیں۔

گھی کہاں گیا کھچڑی میں کھچڑی کہاں گئی پیاروں کے پیٹ میں:

جو چیز اپنے لوگوں میں صرف ہو اچھی ہے۔ ایسا نقصان جس کا نفع بیگانوں کو پہنچے۔

گھی کے چراغ جلنا:

دل کی مراد پوری ہونا۔

گھی گر گیا تو ابالی بھاتی ہے:

خفت مٹانے کے لیے کوئی حیلہ گھڑنا۔

گئے بے چارے روزے رہے ایک کم تیس:

پہلا روزہ رکھنے پر باقی روزے آسان ہو جاتے ہیں۔

گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑے:

ایک مشکل سے بچنا چاہا تو دوسری مشکل آئی۔

گئے کٹک رہے اٹک:

جہاں سے واپس آنا مشکل ہوتا ہے اس مقام کے لیے کہتے ہیں۔

گئے کنا گت ٹوٹی آس۔ باہمن رودیں چولہے پاس:

جب کام کا وقت نکل گیا پھر بیٹھے رویا کرو۔

گیا مرو جن کھائی کھٹائی۔ گئی رانڈ جن کھائی مٹھائی:

فضول خرچ کی نسبت بولتے ہیں۔

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا:

موقع بار بار نہیں ملتا۔

گیت سہائے بھاٹ نے اور کھیتی سوہے جاٹ نے:

جس کا کام اسی کو ساجے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔

گیدڑ اوروں کو شگون بتائے آپ اپنی گردن کتوں سے تڑوائے:

اوروں کو نصیحت اپنے آپ نصیحت۔

گیدڑ کی شامت آتی ہے تو گاؤں کی طرف بھاگتا ہے:
جان بوجھ کر اپنا نقصان کرتا ہے۔

ل

لات مار کر کھڑا ہونا:
بچہ جن کر تندرستی کے ساتھ رکھنا۔

لاتوں کا بھوت باتوں سے نہیں مانتا:
شریر بغیر مار پیٹ کے نہیں سدھرتا۔

لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے:
نرمی سے کام نکالنا چاہیے۔

لاٹھی کے ہاتھ مالگزاری بابان:
مار دھاڑ سے جلدی کام نکلتا ہے۔

لاٹھی ہاتھ کی بھائی ساتھ کا:
یعنی جو پاس ہے اس کا اعتبار ہے۔

لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری:
خجالت اُٹھانا مشکل ہے۔

لاچاری پربت سے بھاری ہے:
مصیبت ایک پہاڑ ہے۔

لاد دے لدا دلے لادنے والا ساتھ دے:
ہر طرح کا بوجھ دوسروں پر ڈالنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

لاڈلا پوت کٹورے مُوت:
لاڈلے اکثر ابتر ہوتے ہیں۔

لارالیری کا یا کبھی نہ اُترے پار:
فضول بکنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
کام کا ٹالنا اچھا نہیں۔

لاکھ کا گھر خاک ہوگیا:
کسی کے برباد ہونے پر بولتے ہیں۔

لاکھ لکھیرے کے ہاں یا جھوٹے کی زبان پر:
بڑی رقم مالدار کے پاس یا پھر جھوٹے کی گفتار میں۔

لاگ گئی تب لاج کہاں:
دل لگ جاتا ہے تو شرم و حیا جاتی رہتی ہے۔

لال پیارا تو اس کا خیال بھی پیارا:
اپنوں کے عیب بھی گوارا ہوتے ہیں۔

لال کو دیکھ کے چٹی چھکتی ہے:
ذرا سا اُبھار و تو ہر کوئی بولنے لگتا ہے۔

لال گودڑ میں نہیں چُھپتا:
اچھی چیز چھپائے نہیں چھپتی۔

لائے گا دارا تو کھائے گی داری نہ لائے گا دارا تو پڑے گی خواری:
مرد کے کمانے سے گھر کا گزارہ ہوتا ہے۔

لبڑ دھوں دھوں:
جلدی، بے ہنگم، بڑی عجلت سے کام کرنا۔

لپکا:
عادتِ بد، لت۔

لُتری:
وہ عورت جو ادھر کی بات اُدھر لگائے۔

لتے لینا:
ملامت کرنا، سرزنش کرنا۔

لٹا ہاتھی بٹو را سا:
بگڑے پر بھی امیری میں کچھ دم رہتا ہے۔

لٹے گھر کوئی نہیں ہنڈیا ہے تو ڈوئی نہیں:
بگڑے کا کوئی سامان درست نہیں ہوتا۔

لجاؤ مرے ڈھٹاؤ جیے:
غیرت مند مرتا ہے اور بے غیرت اپنا کام نکال لیتا ہے۔

لچھمی بن آدر کون کرے:
پیسہ بغیر کوئی نہیں پوچھتا۔

لخلخ کرنا:
بھوک پیاس سے نڈھال ہونا۔

لڈو کہے سے منہ نہیں میٹھا ہوتا:
کوری باتوں سے کام نہیں چلتا۔

لڈو لڑے چورا جھڑے:
دو کے لڑنے سے تیرے کو فائدہ ہوتا ہے۔

لڑا کا کے چار کان:
وہ ہر ایک کی بات پر کان لگائے رہتی ہے۔

لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے:
لڑنے میں ایذا ہوتی ہے، فائدہ نہیں۔

لڑکا جنے بیوی اور پٹی باندھے میاں:
محنت کوئی کرے اور فائدہ کوئی اُٹھائے۔

لڑکا ردئے بالوں کو نائی رودے منڈائی کو:
ہر شخص اپنا دُکھ بیان کرتا ہے۔

لڑکوں کا کھیل چڑیوں کی مرن:
نافہم کے آگے خدمت کی قدر نہیں ہوتی۔

لڑتوں کے پیچھے اور بھاگتوں کے آگے:
ڈرپوک آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

لڑکا روئے بالوں کو نائی رودے منڈائی کو:
ہر شخص اپنا دکھ بیان کرتا ہے۔

لڑتوں کا کھیل چڑیوں کی مرن:
نافہم کے آگے خدمت کی قدر نہیں ہوتی۔

لڑکوں کے پیچھے اور بھاگتوں کے آگے:
ڈرپوک آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

لڑکے کو منہ لگاؤ ڈاڑھی کھسوٹے کتے کو منہ لگاؤ تو منہ چاٹے:
کمینہ منہ لگانے سے سر چڑھتا ہے۔

لشتم پشتم:
جوں توں، بہر طور۔

لعنت کا شُر وا پھٹ پھٹ کی روئی:
نہایت بے غیرتی کی روٹی۔

لکڑی کے بل مکڑی ناچے:
ڈر کے مارے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

لکھتم کے آگے بکتم نہیں چلتی:
تحریر کے علاوہ زبانی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل:
وہ جاہل جو عالمانہ وضع رکھے۔

لگا تو تیر نہیں تو تکا:
آدمی کو ہمت سے کام کرنا چاہیے۔ خواہ نتیجہ کچھ نہ نکلے۔

لگی بُری ہوتی ہے:
چاہت میں اچھا بُرا کچھ نہیں ہوتا۔

لگے انگلی پکڑتے پہنچا پکڑنے:
تھوڑا سہارا پاکر زیادہ کی طرف قدم بڑھانا۔

لگے دم مٹے غم:
نشہ باز چرسیوں کا مقولہ ہے۔

للّو پتّو:
زبانی بڑھاوا دینا، خوشامد کرنا۔

لنڈوری فاختہ:
وہ عورت جس کا کوئی ہوا خواہ نہ ہو۔

لنڈی چڑی میت میں ڈیرا:
بد حقیقت اور اونچے خواب۔

لنکا میں چھوٹے سے چھوٹا وہ بھی باون گز کا:
یہاں ہر شخص شریف اور فتنہ انگیز ہو۔

لنکا میں ہر ایک سو باون گز کا:
جہاں سب سے سب مغرور اور سر چڑھے ہوں۔

لنگڑی جھاڑو دے کوئی ٹانگ پکڑے:
کوئی کام کرے اور دوسرا اس کے ساتھ لگا رہے۔

لنگڑی کٹو آسمان پہ گھونسلا:
اپنی لیاقت سے بڑھ کر حوصلہ کرنا۔

لنگڑی نے چور پکڑا دوڑ لومیاں اندھے:
بے وقوفوں کا ساتھ بے وقوف دیتا ہے۔

لُوٹ بنولوں کی گھاؤ گدھیا کا:
نفع تھوڑا نقصان بہت۔

لوٹھا:
مسٹنڈا، جوان۔

لومڑی کے شکار کو جایئے تو شیر کا سامان کر لیجیے:
تھوڑے کام کے لیے بھی بہت سا انتظام ضروری ہے۔

لونڈی اوروں کے پیر دھوئے اپنے پیر دھوتے لجیائے:
جو شخص اپنے کام میں کاہلی کرے۔

لونڈی ڈائن سے بُری:
یعنی اگر حرم بن جائے۔

لونڈی ہو کر کمانا بیوی بن کر کھانا:
جو عورت محنت میں شرم نہیں کرتی۔ وہ امیرانہ شان سے رہتی ہے۔

لونیے کا لون گرادونا ہوا، تیلی کا تیل گراہنیا ہوا:
ہر ایک میں ایک کو فائدہ ہے تو دوسرے کو نقصان۔

لہو سفید ہو جانا:
محبت نہ رہنا، سرد مہری۔

لہو لگا کے شہیدوں میں نام کرنا:
کسی کام میں تھوڑی شرکت سے اپنا کام نکالنا اور نام کرنا۔

لیپا لیپا پھر دیکھا تو ہاتھ کالے ہیں:
سخت محنت کے بعد بھی ثمر نہ ملنا۔

لینا ایک نہ دینا دو:
مفت میں کسی علت میں پھنس جانا۔

لینا دینا خاک محبت پاک:
جو نری باتوں میں ٹالے۔

لینے کو مچھلی دینے کو کانٹے:
لیتے وقت نرم دیتے وقت گرم۔

لینے کے دینے پڑے:
جہاں سے فائدے کی امید تھی، وہاں سے نقصان اُٹھایا۔

ماتھے چاند تھوڑی تارا:
خوب صورتی کی تعریف کے لیے بولتے ہیں۔

ماٹ کا ماٹ بگڑا ہے:
سارے خاندان کو داغ لگا ہے۔

ماجائی:
بہن، ہمشیرہ۔

مار پیچھے سنوار:
لڑائی کے بعد انتقام لینا مشکل ہے۔

مارتے خاں سے سب ڈرتے ہیں:
ظالم کا رعب سب پر ہوتا ہے۔

مارتے کے ہاتھ سب پکڑتے ہیں کہتے کا منہ کوئی نہیں پکڑتا:
معنی ظاہر ہیں۔

ماردیا پاپڑ والے کو:
یعنی دشمن کو شکست دی اور مدعا حاصل کیا۔

مار سے تو بھوت بھاگتا ہے:
مار کے آگے سب سرکشی بھول جاتے ہیں۔

مار گسیاں تیری آس:
کسی ایک کے بھروسے رہنا۔

مار مار کہے جا فتح داد الٰہی ہے:
نفع کی امید پر کوشش کیے جاؤ۔

مار موئے مار تیری ہتڑی کھجائے میری عادت نہ جائے:
یہ خاص بے حیا عورتوں کے لیے کہا جاتا ہے، جن کے سدھرنے کی امید نہ ہو۔

مارنے والے سے جلانے والا بڑا ہے:
خدا کی حفاظت دشمنوں کی مخالفت پر غالب آتی ہے۔

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ:
بے محل بات بولنا، بے جوڑ مضمون۔

ماس بنا سب گھاس رسوئی:
گوشت بغیر کھانے کا مزا نہیں آتا۔

ماس ہر کوئی کھاتا ہے ہڈی گلے میں کوئی نہیں باندھتا:
لائق کو سب عزیز رکھتے ہیں نالائق کو کوئی نہیں چاہتا۔

ماگھ تلا تل باڑھے:
اس مہینے دن بڑھنے لگتا ہے۔

ماگھ کا جاڑا جیٹھ کی دھوپ بڑے کشٹ سے ابچے روکھ:
ان دونوں میں روئیدگی دشوار ہے۔

ماگھ ننگی بیساکھ بھوکی:
ہمیشہ مفلس اور محتاج۔

مالِ حرام بود جائے حرام رفت:
بری کمائی برباد ہوتی ہے۔

مال زادی:
بیسوا، قحبہ۔

مالِ عرب پیش عرب:
اپنا مال اپنی آنکھوں کے سامنے اچھا رہتا ہے۔

مال لیے سرکار کا مرزا کھیلیں ہولی:
اور کے مال کو برباد کر کے لذت حاصل کرنا۔

مالِ مفت دلِ بے رحم:
دوسروں کا مال بے دردی سے خرچ کیا جاتا ہے۔

مامتا اُچھلنا:
پیار جتانا، رشتہ جتانا، حمایت لینا۔

ماموں کے کانوں میں انیاں بھانجا اینڈا اینڈا پھرے:
دوسروں کی دولت پر اترانا۔

ماں ریلی باپ تیلی بیٹا شاخ زعفران:
نالائق والدین کے ہاں لائق اولاد ہونا۔

ماں بیٹوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑا:
اپنوں کی خفگی دیرپا نہیں ہوتی۔

ماں پسنہاری بھلی اور باپ ہفت ہزاری بُرا:
ماں کی محبت باپ سے زیادہ ہوتی ہے۔

ماں ٹینی باپ کلنگ بچے ہوویں رنگ برنگ:
نالائق خاندان کی نسبت بولتے ہیں۔

ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے:
رشتہ داری سے زیادہ تعلق کا اظہار کرنا۔

ماں سے سوا چاہے سو پھاپھا کٹنی کہلائے:
ماں سے زیادہ محبت جتانا خالی از علت نہیں ہوتا۔

ماں کا آنکس گیان ہے:
ماں کی نگرانی بچہ کو سمجھدار بناتی ہے۔

مان کا پان بہت ہوتا ہے:
عزت کے ساتھ کچھ ملے تو وہ اچھا ہے۔

ماں کا پوت ساس کا جنوائی:
جو شخص والدین کا مطیع ہوگا وہ ساس کا بھی ادب کرے گا۔

ماں کا پیٹ کمہار کا آوا کوئی گورا کوئی کالا:
ایک پیٹ کی اولاد ایک رنگ روپ کی نہیں ہوتی۔

مان گون:
چاہت، قدر دانی۔

مانگے تانگے پر کام چلے تو بیاہ کرے بلا:
کام جب ہی چلتا ہے جب اپنی گرہ سے صرف کیا جائے۔

ماں مارے اور ماں ہی ماں پکارے:
اپنوں کا ظلم بھی محبت معلوم ہوتا ہے۔

ماں مرے موسی جیے:
ماں مرے گی تو خالہ پرورش کرے گی۔

ماں نہ ماں کا جایا سب ہی لوگ پرایا:
اجنبی مقام جہاں کوئی بھی اپنا نہ ہو۔

مان نہ مان میں تیرا مہمان:
بن بلائے مہمان، بے جا دخل اندازی کرنا۔

مانو تو دیو نہیں تو بھوت کا لیو:
اعتقاد اور ادب کرنے سے فیض حاصل ہوتا ہے۔

مائیاں تو بہت ملی ہیں ابھی بابو کوئی نہیں ملا:
ناچاروں کو ستایا ہے ابھی زبردست سے واسطہ نہیں پڑا۔

مایا کے تین نام پرسا پرسُو پرس رام:
دولت مند کو لوگ اچھے نام سے یاد کرتے ہیں۔

مت کر ساس بُرائی تیرے آگے بھی جائی:
بدی کا نتیجہ بھی برا ہوتا ہے۔

مجرّد سب سے اعلیٰ ہے نہ سرا ہے نہ سالا ہے:
یعنی سب بکھیڑوں سے بچا ہے۔

مجھے ازر نہ تجھے ٹھور:
دونوں برداشت نہیں رکھتے اور ایک دوسرے سے الگ بھی نہیں ہو سکتے۔

مجھے بڑھیا نہ کہیو کوئی، میں نے جوانوں کی بھی عقل کھوئی:
چالاک ضعیف کی نسبت بولتے ہیں۔

مجھے تو بھیرویں بھاوے:
خواہ مخواہ لیاقت جتانی۔

مجھے کوئی نہ مارے تو میں سب کو مار آؤں:
نامرد آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

مچھر کی جھول کا چور ہے:
بڑا خطرناک چور ہے۔

مچھلی اپنی جان سے گئی کھانے والوں کو مزا نہ آیا:
مفت میں نقصان کرنا، کسی کی خاطر زک اُٹھانا۔

مچھلی تو نہیں کہ سڑ جائے گی:
بیٹی کے بیاہ میں تاخیر کرنے والے بولتے ہیں۔

مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے:
اپنے خاندانی کام سے ہر شخص واقف ہوتا ہے۔

محلّے میں آئی برات پڑوس کو لگی گھبراہٹ:
بے وجہ گھبراہٹ کا شکار ہونا۔

مدّعی سست اور گواہ چُست:
صاحب معاملہ، سست اور غیر لوگ مستعد۔

مرتا کیا نہ کرتا:
جان پر آبنے تو سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

مرتے کو ماریں شاہ مدار:
غریب ہی کی ہمیشہ شامت آتی ہے۔

مرد کی بات اور گاڑی کی پہیہ آگے کو چلتا ہے:
شریف اپنے اقرار سے نہیں پھرتے۔

مرد مانس گھر ہی بھلے:
عورتوں کی خاطر جمع مرد کے گھر رہنے سے ہے۔

مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو:
معنی ظاہر ہیں۔

مردوں کو اوندھا ڈالنا:
مردوں کی فاتحہ درود نہ کرنا۔

مردہ دوزخ میں جائے یا جنت میں اپنے حلوہ مانڈے سے کام:
سوائے اپنے فائدے کے کسی کے نفع نقصان سے غرض نہ رکھنا۔

مردے پر جیسے سو من مٹی ویسے ہزار من:
جب مصیبت حد سے گزر جائے پھر سیکڑوں مصیبتیں بھی کچھ معلوم نہیں ہوتیں۔

مردے کو بیٹھ کر روتے ہیں اور روزی کو کھڑے ہو کر:
روزی سے زیادہ مردے کا پاس نہیں ہوتا۔

مرضیِ مولا سب سے اولیٰ:
خدا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

مرغ کی ایک ٹانگ:
کسی بے جا بات پر اڑے رہنا۔

مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزا نہ آیا:
کسی نے جانفشانی کی اور کسی نے احسان بھی نہ مانا۔

مرغی کو تکلے کا گھاؤ کافی ہے:
غریب کے لیے تھوڑا سا نقصان بھی بہت ہے۔

مرغے کی بانگ کا کیا اعتبار:
بکواسی کی بات قابلِ اعتبار نہیں۔

مرگ بندر تیتر مور یہ چاروں کھیت کے چور:
معنی ظاہر ہیں۔

مرگئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود:
نکمے اور بے نام و نشان کی نسبت بولتے ہیں۔

مرنے جائیں ملاریں گائیں:
آفتوں سے بے پرواہ کے لیے بولتے ہیں۔

مری کیوں کہ سانس نہ آیا:
اظہارِ مصیبت کے واسطے بولتے ہیں۔

مرے کو گھی لگانا:
نقصان پر نقصان اُٹھانا۔

مرے مردے اُکھیڑنا:
اگلی پچھلی باتوں کا بکھان کرنا۔

مریم سے ٹلیم نہ ہونا:
جانے کا نام نہ لینا، جم کر بیٹھ جانا۔

مزاج عالی نہ توشک نہ نہالی:
تہی دستی میں مزاج دار ہونا۔

مسجد ڈھے گئی محراب رہ گئی:
اصل جاتا رہا نام باقی رہ گیا۔

مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب:
سچے مسلمان باقی نہیں رہے۔

مسلمانی اور آنا کانی:
اپنی جنس سے پہلوتہی کرنے والے کو کہتے ہیں۔

مسّی کا جل کس کو میاں چلے بھس کو:
جب قدرداں نہ ہو تو ہنر بے کار ہے۔

مری کیوں کہ سانس نہ آیا:
اظہارِ مصیبت کے واسطے بولتے ہیں۔

مرے کو گھی لگانا:
نقصان پر نقصان اُٹھانا۔

مرے مردے اکھیڑنا:
اگلی پچھلی باتوں کا بکھان کرنا۔

مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہیں:
مفت کی چیز میں حرمت اور حلّت کا خیال نہیں رہتا۔

مغلانی:
کپڑے سینے والی عورت درزن، خیاطہ۔
مفلسی میں آٹا گیلا:
مفلسی میں نقصان کا ہونا، کام کا بگڑنا۔
مکر چکر کی گھانی آدھا تیل آدھا پانی:
فریب کی باتوں میں آدھا جھوٹ ہوتا ہے۔
مکھی مار بڑا چمار:
غریب کو ستانے والا بڑا کمینہ ہوتا ہے۔
مکّے گئے نہ مدینے گئے بیچ ہی بیچ میں حاجی کہے:
بے محنت و مشقت کام نکال لینا۔
مُکھم:
مخفی، پوشیدہ۔
ملا جی، کیا کہیں اخوندی پہلے ہی سمجھے ہوئے ہیں:
بے محنت و مشقت کام ہو جانا۔
ملاحظہ کی جگہ ملاحظہ ہے:
مرّوت والے سے مروت کی جاتی ہے۔
ملاحی کی ملاحی دی، بانس سے بانس کھالیے:
جہاں دو طرح کا نقصان ہو وہاں پر مثل بولتے ہیں۔
ملا کی دوڑ مسجد تک:
جہاں تک آدمی کی رسائی ہوتی ہے وہیں تک جا سکتا ہے۔

ملا کی داڑھی تبرّک ہی میں گئی:
کسی چیز کا بے فائدہ خرچ ہو جانا۔
ملا کی ماری حلال:
بڑے لوگوں کا برا کام ہی بھلا سمجھا جاتا ہے۔
ملا نہ ہوتا تو کیا مسجد میں اذان نہیں ہوگی:
یعنی تم نہ ہوگے تو کیا کام نہ چلے گا۔
ملکانا:
بنا بنا کر بولنا، اترا اترا کر بولنا، بچے کا معصومیت کے ساتھ بولنا۔
ملک الموت نے گھر دیکھ لیا ہے:
آفت پر آفت چلی آتی ہے۔
للک للک کر چلنا:
اترا کر چلنا، مٹک مٹک کر چلنا۔
ملولا اُٹھنا:
افسوس ہونا، ململانا۔
مشّاطہ:
شادی کرانے والی۔ باتونی عورت
ملیامیٹ کرنا:
مسمار کرنا، خاک میں ملانا۔
مموے چُٹنا:
خدمت گزاری کرنا، حد سے زیادہ خوشامد کرنا۔

من اٹکا تن جھٹکا:
دل لگتے ہی سوکھ کر کانٹا ہو گئے۔

منبر کو بنانا مسجد کو ڈھانا:
چھوٹی باتوں میں دیندار بننا اور بڑی باتوں میں پہلوتہی کرنا۔

من بھاتا کھائیے جگ بھاتا پہنیے:
کھانا وہ کھانا چاہیے جو دل کو مرغوب ہو اور لباس وہ چاہیے جس کا چلن ہو۔

من بھر کا سر ہلاتے ہیں پیسہ بھر کی زبان نہیں:
مغرور اور بے وقوف کی نسبت بولتے ہیں۔

منّت کا طوق:
وہ گنڈا جو گلے میں پیر یا دیوتا کے نام کا ڈالا جاتا ہے۔

من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا:
اعتقاد درست ہو تو خدا ہر جگہ مل جاتا ہے۔

من سانچا تو سب سانچا:
صدقِ دل عجب شے ہے۔

منش کی پہچان کو معاملہ کسوٹی ہے:
آدمی معاملہ پڑنے پر پہچانا جاتا ہے۔

منکا ڈھل جانا:
گردن کا ایک طرف لڑھک جانا۔ مرنے کے قریب گردن کا بے قابو ہو جانا۔

منگنی نہ شگنی گڑیا کا بیاہ:
جہاں شادی کا نرا نام ہی نام ہو۔

منہ اندھیرے:
پو پھٹے، علی الصبح۔

منہ بھر کے:
کسر نہ رکھ کر، کمی نہ کر کے بغیر دعا کے کسی کی تعریف کرنا۔

منہ پر کہے سو مونچھ کا بال:
منہ پر برائی جتانے والا اصل مرد ہے۔

منہ پھوڑ کر کہنا:
بے محابا، بے حجابانہ کہنا، بیباکانہ، آزادانہ۔

منہ دیکھی سب کہتے ہیں خدا لگتی کوئی نہیں کہتا:
شرم حضوری کے آگے انصاف بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔

منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں:
دھم ہو جانا، خاموش ہو جانا، صدمہ میں آ جانا۔

منہ کا منہ میں ہاتھ کا ہاتھ میں نوالہ رہ گیا:
خبر بد کے سنتے ہی اوسان جاتے رہے۔

منہ کھائے آنکھ لجیائے:
احسان مندی عاجزی کا سبب ہوتی ہے۔

منہ لگائی ڈومنی بال بچوں سمیت آئی:
جب کوئی شخص کہیں سے سہارا پا کر اپنا سارا بوجھ اس پر ڈال دے یا کوئی شخص منہ لگانے سے ادب قاعدہ چھوڑ دے۔

منہ لگائی ڈومنی گائے تال بے تال:
جو شخص منہ لگانے سے بدتمیزی پر آمادہ ہو۔

منہ مانگا بر پایا:
حسب دلخواہ مراد ملتے وقت کہتے ہیں۔

منہ مانگے موت نہیں ملتی:
ہمیشہ خواہش کے مطابق کامیابی نہیں ہوتی۔

منہ میں دانت نہ پیٹ میں آفت:
بہت بوڑھا ہونا۔

منہ میں رام پیٹ میں چھری:
ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔

منہ میں دانہ سر پہ جوتی:
نہایت بے عزتی سے کھانا ذلیل و خوار رکھنا۔

منہ میں گھنگھنیاں بھرنا:
خاموش رہنا، نہ بولنا نہ قبولنا۔

منہ ہی منہ مارے اور توبہ توبہ پکارے:
اپنا الزام دوسرے کے سر تھوپنا۔

موت بھلی یا جاں کندنی:
یعنی روز روز ستائے جانے سے مرجانا بہتر ہے۔

موت بھلی یا جاں کندنی:
یعنی روز روز ستائے جانے سے مرجانا بہتر ہے۔

موت سر پر کھیل رہی ہے:
شامت آئی ہے۔

موتی کی سی آب ہے:
عزت آبرو جاتے دیر نہیں لگتی۔

موٹا آدمی گھٹے نہ بلبلائے دبلے کا تو کام تمام ہو جائے:
کمزور کو بہ نسبت زبردست کے تھوڑا صدمہ بہت ہے۔

مولی اپنے ہی پتوں بھاری:
اپنا بوجھ نہیں اُٹھ سکتا کسی کا بار کیا اُٹھے گا۔

موئی بچھیا بامن کے نام:
نکمّی داد و دہش۔

موئی مٹی:
مرحوم، مغفور، مرا ہوا۔

موئی مٹی کی نشانی:
مرے ہوئے باپ کی اولاد۔

موئے بیلوا کی بڑی بڑی آنکھیں:
آدمی کی قدر مرے پیچھے ہوتی ہے اور اس کی صفات مبالغہ کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں۔

موئے پر سو دُرّے:
مصیبت پر مصیبت کا واقع ہونا۔

موئے شیر سے جیتی بلّی بھلی:
زور آور مردے سے کمزور زندہ بہتر ہے۔

موئے کا کوئی نہیں جیتے کے سب کوئی:
زندہ کے سب لاگو ہیں مرے کا کوئی نہیں۔

موئے کی قبر اور جیتے کا گھر:
ہر شخص کو اپنے ہی مسکن میں چین نصیب ہوتا ہے۔

مونچھوں پر تاؤ دینا:
خواہ مخواہ شیخی بگھارنا۔

موذی کا مال نکلے پھوٹ کے کمال:
موذی کا مال ہضم نہیں ہوتا۔

مورکھ کی ساری رین چاتر کی ایک گھڑی:
بے وقوف کسی کام کو زیادہ وقت میں بھی اچھا نہیں کرتا مگر عقل مند اسی کام کو تھوڑے وقت میں کر لیتا ہے۔

مور ناچتا ہے ناچتا ہے پیروں کو دیکھ کر جھر جاتا ہے:
سارے حوصلے ناطاقتی اور مفلسی سے زائل ہو جاتے ہیں۔

موری کی اینٹ چوبارے چڑھی:
کمینے کو بڑا رتبہ ملا۔

موزے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ:
اپنی تکلیف آدمی خود ہی جانتا ہے۔

مُوسنا:
چرانا، غصب کرنا، دغا فریب سے لوٹنا۔

موکی ہاتھ بڑائیاں جس چاہے تس دے:
عزت اور حرمت خدا ہی کے ہاتھ ہے۔

مولی اپنے ہی پتوں بھاری ہے:
جب اپنا بوجھ نہ سنبھل سکے تو دوسروں کا بوجھ کیا اُٹھایا جائے۔

موم تو نہیں ہو کہ پگھل جاؤ گے:
یعنی کیوں ڈرے جاتے ہو۔

موم کی مریم:
نہایت نازک، چھوٹی موٹی۔

موم کی ناک:
متلون مزاج، جس طرف کرو ادھر ہی مڑ جاؤ گے۔

مونڈی کاٹا:
سر کٹا، کلمۂ متنفر، لُولا۔

مونگ موٹھ میں چھوٹا بڑا کون:
ایک قوم کے سب برابر ہوتے ہیں۔

مول سے بیاج پیارا ہوتا ہے:
سود خوروں کو سود بڑا عزیز ہوتا ہے۔ بیٹے سے زیادہ پوتا عزیز ہوتا ہے۔

مہر ہے پر دودھ نہیں:
خاطر ہے پر لینا دینا کچھ نہیں۔

میاں بیوی دو جنے کس کے لیے پیسیں چنے:
چھڑے چھٹانک ہونے پر منّت کرنی کس کام کی۔

میٹھا برس:
سولہواں سال۔
میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھوہ تھوہ:
مرغوب کو لینا نامرغوب کو چھوڑ دینا۔
میٹھی چُھری:
دوست نما دشمن۔
مراڈھینگر کس گُن موٹا نہ آوے نج نہ آوے ٹوٹا:
نکمے آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔
میرا مردہ اب بھی تیرے زندہ پر بھاری ہے:
میں مجبوری میں بھی سب کچھ کر سکتا ہوں۔
میری جوتی سے:
میری بلا سے، مجھے کیا مطلب۔
میرے پوت کی لمبی لمبی باہیں:
اپنی چیز انسان کو اچھی لگتی ہے۔
میرے لال کی الٹی ریت، ساون ماس اٹھاویں بھیت:
بے وقت کام کرنا۔
میلہ میں جھمیلا ہوا ہی کرتا ہے:
جہاں کثرت سے آدمی ہوں گے وہاں جھگڑا ضرور ہوگا۔
میں اور میرا منّس تیسرے کا منہ جُھلس:
میاں بیوی کے ساتھ تیسرے کا گزارہ نہیں ہوتا۔

میں بھروں سرکار کے میرے بھرے سقہ:
خود اوروں کا کام کرے اپنا کام دوسروں سے لے۔
میں بھی رانی تو بھی رانی کون ڈالے سر پر پانی:
کاہلوں کی نسبت بولا جاتا ہے۔
مینڈکی کو بھی زکام ہوا:
ادنیٰ شخص کا نخرہ کرنا۔
میں کروں تیری بھلائی تو کرے میری آنکھ میں سلائی:
نیکی کے بدلے برائی کرنا۔
میں کہوں تیری نہ تو کہے میری:
عیب پوشی سے عیب پوشی ہے۔
میں مروں تجھ پہ تو مرے موٹے ڈھیگروں پر:
کسی غیر کے لیے اپنا نقصان کرنا۔ بے وفا سے وفا کرنا۔
مین میخ نکالنا:
نکتہ چینی کرنا، عیب نکالنا۔
میں نے کیا بس ملا دیا تھا:
میرے واجبی کہنے کو کیوں برا مانا۔
مینہ برسا کیا جی ترسا کیا:
بے یار کیسی بہار۔
میں ہوں ایسی چاتر گیانی، چتر بھرے میرے آگے پانی:
مجھ سے سیانا کون ہے۔

میوکا پُت بارہ برس میں بدلہ لیتا ہے:
یہ لوگ کینہ توز ہوتے ہیں۔

ن

ناچ نہ جانوں آنگن ٹیڑھا:
اپنے سے کام نہ ہو سکے دوسروں پر الزام دھرنا۔

ناچنے نکلی تو گھونگھٹ کیسا:
جس کام کو کرنا ہو اس میں لحاظ کی کیا ضرورت ہے۔

ناخنوں سے گوشت جدا نہیں ہوتا:
اپنے کسی حال میں غیر نہیں ہوتے۔

نادان بات کرے دانا قیاس کرے:
عقل مند آدمی بات کو سمجھ لیتا ہے۔

نادان کی دوستی جیسے بالو کی بھیت:
جاہل کی دوستی کو قیام نہیں۔

نادان کی دوستی جی کا زیان:
بے وقوف کی دوستی میں خطرہ ہوتا ہے۔

نادر تیرے ہولوں نے مارا:
حاکم کا رعب اور خوف ہوتا ہے۔

ناک پر پپیا پھر جانا:
ناک کا بیٹھ جانا، چپٹی ہو جانا۔

ناک چڑھانا:
تیوری پر بل ڈالنا۔

ناک چنے چبوانا:
از حد تنگ کرنا، ستانا۔

ناک چوٹی کاٹ کر ہاتھ میں دینا:
نہایت رسوا کرنا، سزائے سخت دینا۔

ناک چوٹی گرفتار ہونا:
نازک مزاج، دماغ دار، متکبّر، خود بیں، صاحب غیرت۔

ناک کا بال:
مقرب اور گہرا دوست۔

ناک کاٹی مبارک کان کاٹے سلامت:
سخت بے حیا کی نسبت بولتے ہیں۔

ناک کٹی مبارک کان کٹے سلامت:
نہایت بے غیرت، جو کبھی نادم نہیں ہوتی۔

ناک کٹے پر ہاٹھ نہ ہارے:
نقصان ہونے پر بھی ضد کیے جانا۔

نال گڑنا:
دعویٰ ہونا، کسی جگہ پر استحقاق ہونا۔

نام بڑا اور درشن چھوٹے:
نمود کے موافق سامان نہ ہونا۔

نامور ہاتھی اپنے لشکر کو مارتا ہے:
کم ہمت آدمی اپنے زیردستوں پر ظلم کرتا ہے۔

نام لیوا نہ پانی دیوا:
جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

نام میرا اگاؤں تیرا:
کوئی کمائے کوئی کھائے۔

نامی دُکاندار کما کھائے نامی چور مارا جائے:
نامور ہر طرح فائدہ اُٹھاتے ہیں اور بدنام برائی۔

نانی خصم کرے دھیوتا چٹی بھرے:
نقصان کوئی کرے ڈنڈ کوئی بھگتے۔

نانی کے آگے ننہال کی باتیں:
ایک عزیز کی شکایت دوسرے عزیز کے سامنے۔

ناؤ خشکی میں نہیں چلتی:
بغیر داد و دہش ناموری نہیں ہوتی۔

ناؤ کس نے ڈبوئی، خواجہ خضر نے:
جس شخص پر مدارِ کار ہو رہی نقصان پہنچائے۔

ناؤ میں خاک اڑانا:
صریح جھوٹ بولنا۔

نائی کی برات میں سبھی ٹھاکر:
جہاں سب امتیازی ہوں۔

نائی نائی بال کتنے اس نے کہا ججمان جی آگے آئے جاتے ہیں:
جو بات پیش آنے والی ہو اس کا بیان ضروری نہیں۔

بنل کوز برز بر کوجر:
مصیبت زدہ کی تسلّی کے لیے کہتے ہیں۔

بنی کے سب ساتھی ہیں بگڑی کا کوئی نہیں:
اقبال مندی میں دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں اور برے وقت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا۔

بنی کے سب یار ہیں:
دولت مند سب مددگار ہوتے ہیں۔

نت کھودنا نت پانی پینا:
جتنا کام کرنا اتنا کھانا پینا۔

نت کی بیوی پدنی اڑدُوں کو دوش:
جو اپنے الزام دوسروں کے سر تھوپے۔

نتھنوں میں تیر دینا:
تنگ کرنا، ضیق میں کراہنا۔

نٹ بدّیا پائی جائے کٹ بدّیا نہ پائی جائے:
فریبی کے بارے میں اندازہ لگانا دشوار ہے۔

ندی تو کیوں گھبراتی ہے میں پاؤں ہی نہیں دھرتا:
تم کیوں مزاج دکھاتے ہو میں تمھاری پرواہ ہی نہیں کرتا۔

نردھن کے دھن گردھاری:
مفلسوں کا مالک خدا ہے۔

نفری میں نخرہ کیا:
واجبی مزدوری میں حُجت کیسی۔

نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنے:
ایک آدمی کی رائے ہزار آدمیوں کے آگے نہیں چلتی۔

نکاحی نہ بیاہی منڈو بہو کہاں سے آئی:
خواہ مخواہ رشتہ دار بن بیٹھی۔

نک توڑا:
ناز نخرہ۔

نکٹا بوچا سب سے اونچا:
باوجود ذلیل ہونے کے بڑائی کا دعویٰ۔

نکٹے کا کھائے اوچھے کا نہ کھائے:
کم ظرف کا احسان مند نہ ہونا چاہیے۔

نکٹے کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی:
بے عزت آدمی کو ذلت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

نک چڑھی:
دماغدار، بدمزاج۔

نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں:
منہ سے نکلی بات چھپ نہیں سکتی۔

نکلے ہوئے دانت پھر نہیں بیٹھتے:
برائی ظاہر ہونے کے بعد چھپتی نہیں۔

نکّو بنانا:
بدنام کرنا، رسوا کرنا۔

نکھٹو کی جورو سدا ننگی:
کاہل اور مفلس کے لیے بولتے ہیں۔

نکھٹو گئے ہاٹ منگائی ترازو لائے باٹ:
بے وقوف کے لیے بولتے ہیں۔

نِکھ سکھ سے:
ایڑی سے چوٹی تک، سر سے پاؤں تک۔

نکھ سکھ سے درست:
بے عیب، خوب صورت موزوں۔

نگوڑا:
نکما، ناکارہ، ناشاد نامراد عورتوں کا تکیہ کلام، اخلاص کے موقعہ پر بھی زبان پر لاتے ہیں۔

نگوڑی ناٹھی:
وہ عورت جس کے آگے پیچھے کوئی نہ ہو۔

نمازی کا ٹکا:
یعنی کہیں نہ کہیں اس کا بدلہ مل ہی جائے گا۔

ننا کا تنا:
از حد کفایت شعار، جز رس ہونا۔

ننانواں:
جس کا نام لینا اچھا نہ ہو، ہیضہ۔

ننانوے کے پھیر میں پڑ گیا:
ہوس بڑھ گئی اور اور جمع کرنے کی فکر لاحق ہوئی۔

نند کا نندوئی گلے لاگ روئی:
اور کے رشتہ داروں سے محبت جتانا۔

ننگا کھڑا اجاڑ میں ہے کوئی لتے لے:
جس کے پاس کچھ نہ ہوا اسے کوئی کیا نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ننگوں کو بھوکوں نے لوٹ لیا:
بدمعاشوں کی بدمعاشوں نے خبر لی۔

ننگی بُوچی:
وہ عورت جس کے پاس کپڑا لتا نہ ہو۔ گہنا پاتا نہ ہو۔

ننگی کھڑی اجاڑ میں ہے کوئی لتے لے:
غریب کو کسی جگہ لٹنے کا ڈر نہیں۔

ننگی کیا نہائے گی کیا نچوڑے گی:
مفلس اگر دل والا بھی ہو تو کیا کر سکتا ہے۔

ننگی گھیرے گھاٹ نہ آپ نہائے نہ اوروں کو نہانے دے:
نہ خود کچھ کرنا نہ دوسروں کو کرنے دینا۔

نَنّی کا جنا:
مورکھ نادان، ناتجربے کار، طنزیہ انجان بننے والے کو بھی کہتے ہیں۔

نوج:
کلمۂ دعا، خدا نہ کرے، ایسا نہ ہو خدانخواستہ، دور پار۔

نو دن چلے اڑھائی کوس:
سست اور کاہل آدمی۔

نو سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی:
ساری عمر گناہ کر کے پرہیزگار بننا۔

نوش کے بعد نیش در پیش ہے:
خوشی کے بعد رنج آتا ہے۔

نوکری ارنڈ کی جڑ ہے:
روزگار کی پائیداری نہیں۔

نوکری بر طرف روزی ہر طرف:
نوکری کے جانے سے پریشان نہ ہونا چاہیے۔

نوکری خالہ جی کا گھر نہیں ہے:
نوکر کو آرام طلب نہ ہونا چاہیے۔

نُونا چمارن:
بنگال کی ایک جادوگرنی۔

نونقد نہ تیرہ اُدھار:
بہت ملنے کی امید سے تھوڑا ملنا بہتر ہے۔

نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ:
بے اختیار کسی کام کو کر بیٹھنا۔

نہال کر دینا:
مالا مال کر دینا، سرفرازی بخشنا۔

نہ ایک ہنستا بھلا نہ ایک روتا بھلا:
تنہائی ہر حالت میں بری ہے۔

نہ اینٹ ڈالیے نہ چھینٹ کھائیے:
نہ برا کہو نہ برا سنو۔

نہ باسی بچے نہ کتا کھائے:
زیادہ ہو گا نہ اکارت جائے گا۔

نہ بولی نہ بولی، بولی تو پتھر کھینچ مارا:
یا تو بولتی نہ تھی بولی تو سخت کلامی سے پیش آئی۔

تہہ پوشی:
زنانہ پاجامہ۔
نیستی میں برخورداری:
مفلسی میں اولاد کا ہونا۔
نہ کالی بھلی نہ سپیت دونوں کو مارو ایک ہی کھیت:
نہ یہ بھلے نہ وہ بھلے سب ایک ہی جیسے ہیں۔
نہ کتا دیکھے گا نہ بھونکے گا:
دشمن کے سامنے نہ جانا چاہیے۔
نہ گائے کے تھن نہ گوسائیں کے بھانڈا:
دونوں مفلس اور قلانچ ہیں۔
نہ گندی گلی جائے نہ کتا کاٹے:
نہ بروں سے چھیڑ چھاڑ کرے نہ ذلت اُٹھائے۔
نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی:
کسی کام میں ایسی شرطیں لگانا جس کا پورا کیا جانا ممکن نہ ہو۔
نئی جوانی اور مانجھا ڈھیلا:
جوانی میں سست اور کم ہمت ہونا۔
نئی کہانی گڑ سے میٹھی:
نئی بات نہایت مرغوب ہوتی ہے۔
نئے نواب آسمان پر دماغ:
نو دولت مغرور ہوتے ہیں۔
نئے ۔نئے مولوی نئی نئی باتیں:
زمانے کے انقلاب کی نسبت بولتے ہیں۔

نیا بانکا تاڑ کی تلوار:
نئے حوصلے والوں کی باتیں عجیب ہوتی ہیں۔
نیا پھل دانت تلے دشمن پاؤں تلے:
جب عورتیں کوئی نیا پھل کھاتی ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتی ہیں۔
نیا ملاّ مسجد کو دوڑا دوڑا جائے:
یعنی اپنی مسلمانی کو ظاہر کرے۔
نیا نو دن پرانا سو دن:
بہ نسبت جدید کے قدیم کا زیادہ اعتبار ہوتا ہے۔
نیت ثابت منزل آسان:
صاف دل آدمی کامیاب رہتا ہے۔
نیت گیل برکت ہوتی ہے:
نیک نیتی پر کامیابی ہے۔
نیفے کی جوں:
بے حقیقت، بے وقعت، حقیر، بے عزت۔
نیک اندر بد بد اندر نیک:
اچھوں کے ہاں برے اور بروں کے ہاں اچھے۔
نیک صلاح کا پوچھنا کیا:
کارِ خیر میں دیر نہ کرنی چاہیے۔
نیک کوکھا:
بھلا آدمی، سپوت۔
نیکی اُترے:
خدا کی سنوار ہو، دعائے بد کے بجائے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

نیکی اور پوچھ پوچھ:
نیک کام میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔

نیکی کر دریا میں ڈال:
جس نیکی سے کچھ حاصل نہ ہو۔

نیکی کر خدا سے پاؤ:
نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

نیکوں کو سُول بدوں کو پھول:
نیکوں کے ساتھ بدی اور بدوں کے ساتھ نیکی۔

نیگ جوگ:
بیاہ شادی کے موقع پر حق جو رشتہ داروں کو دیا جاتا ہے۔

نیلے ہاتھ پاؤں:
دعائے بد، کلمۂ متنفر، درگور۔

نین مٹنی:
چڑ چڑی، رونی دھونی۔

و

واحد شاہد نہیں:
واقف نہیں، جانتی ہیں نہیں، مطلق بے خبر۔

واری جاؤں:
صدقے ہو جاؤں، قربان جاؤں

واہ پیر علیا پکائی تھی کھیر ہو گیا دلیا:
کسی کی بددعا سے کام بگڑنا۔

واہ میاں کالے خوب رنگ نکالے:
مکّار کی نسبت بولتے ہیں۔

وقت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں:
ضرورت کے وقت ادنیٰ کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔

وقت پڑے پر جانیے کون بیری کون میت:
آڑے وقت میں دوست دشمن کی تمیز ہوتی ہے۔

وقت گزر گیا بات رہ گئی:
کام نکل گیا شکایت رہ گئی۔

وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے:
کسی کا کام نہیں رکا کرتا۔

ولی کو ولی پہچانتا ہے:
ہر قسم کے آدمی کو اس کا ساتھی ہی پہچانتا ہے۔

وہ اپنا جو اپنے کام آئے:
یگانگت مدد کرنے پر ظاہر ہوتی ہے۔

وہاں تک ہنسیے جو رونہ دے:
ہنسی ٹھٹھا وہیں تک کرنا بہتر ہے جہاں تک فساد نہ ہو۔

وہ پانی ملتان گیا:
وہ بات اب نہیں رہی۔

وہ ڈوبیں منجدھار جن پر بھاری بوجھ:
ذمے دار آدمی مارا جاتا ہے۔

وہ کمبلی ہی گئی جس میں تل بندھتے تھے:

اصل مطلب ہی فوت ہوا۔

وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہیں:

وہم دور کرنے کی کوئی تدبیر نہیں ہوتی۔

وہ دن ڈوبا جو گھوڑی چڑھا گیا:

ہمیشہ اقبال کے دن نہیں رہتے۔

وہ دن ہوا ہوئے جب خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے:

اقبال کے دن گئے تکلیف کے دن آئے۔

ہ

ہائے ہائے پڑنا:

تراہ تراہ پکارنا، واویلا مچنا، دشمنوں کی نظر لگنا۔

ہاتھ بھر کی زبان ہونا:

جواب میں بے ادب اور گستاخ ہونا۔

ہاتھ پاؤں پھول جانا:

بدحواس ہو جانا، سراسیمہ ہونا۔

ہاتھ پاؤں سے چھوٹنا:

جننے سے فراغت ہونا، تندرستی کے ساتھ جننے کر کھڑا ہونا۔

ہاتھ بیچے ہیں ذات نہیں بیچی:

یہ مقولہ خدمت گاروں کا ہے۔ کام کریں گے برا بھلا نہیں سنیں گے۔

ہاتھ توڑ کر کھانا:

مزیدار چیز کھا کر ہاتھوں کو چاٹنا۔

ہاتھ دھو کر پیچھے پڑنا:

بری طرح ستانا، دشمن بن جانا، ہر طرف سے بے خبر ہو کر کسی کام کو کرنا۔

ہاتھ کشیدہ آسمان دیدہ:

شوخ چشم کے لیے بولتے ہیں جس کا ہاتھ کہیں ہو اور دھیان کہیں ہو۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے:

جو بات ظاہر ہو اسے ثبوت کی کیا ضرورت ہے۔

ہاتھ کی لکیریں کہیں مٹتی ہیں:

اپنے کسی طرح غیر نہیں ہو سکتے۔ نصیب ہمیشہ رنگ دکھاتا ہے۔

ہاتھ میں لیا کاسا تو پھر کاہے کا سانسا:

گدائی اختیار کی تو شرم کاہے کی۔

ہاتھ میں دی روٹی سر پہ ماری جوتی:

بدخلق کا احسان برا ہوتا ہے۔

ہاتھ نہ گلے ناک میں پیاز کے ڈلے:

ذرا سی چیز پر اترانے والے کے لیے بولتے ہیں۔ بے موزوں سنگار۔

ہاتھ نہ مٹھی بلبلاتی اٹھی:

پاس کوڑی نہیں حوصلہ دکھانے میں گرم جوشی۔

ہاتھوں چھاؤں کرنا:
نہایت حفاظت سے رکھنا۔

ہاتھوں کے طوطے اڑنا:
گھبرا جانا، خوفزدہ ہونا، ہراساں ہونا۔

ہاتھوں ہاتھوں میں سے نکل جانا:
بچہ کا یکا یک بیمار ہو کے مرنا۔

ہاتھ ہلاتے آنا:
خالی ہاتھ چلے آنا، سودا سلف لے کر یا کچھ کما کر نہ لانا۔

ہاتھی کا بوجھ ہاتھی سنبھالے:
بڑے کام کے لیے بڑا حوصلہ درکار ہے۔

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور:
ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ اور۔

ہارونی:
سرکش نافرمان، ہٹی، ضدی۔

ہانڈی پکنا:
چپکے چپکے صلاح مشورے ہونا۔

ہانکا:
قوت جسمانی، بل، توانائی۔

ہیاؤ پڑنا:
جرأت ہونا، حوصلہ ہونا۔

ہتھیلی پر سرسوں جمانا:
دشوار کام جلدی سے کر دکھانا، ایسی جلدی کوئی کام کرنا کہ عقل حیران رہ جائے۔

ہتھیلی کا پھپھولا نہ بنیں:
کچھ کام نہ کریں، کاہل ہوں۔

ہڈیاں پیلنا:
سخت محنت اور مشقت کرنا۔

ہڈی میں ہڈی پیوند ملنا:
نسل میں نسل اور قوم میں قوم ملنا۔

ہرانی جتانی کرنا:
ستانا، تنگ کرنا، عاجز کرنا۔

ہرتی پھرتی چھاؤں:
آتی جاتی چیز، وہ چیز جسے قیام اور استقلال نہ ہو۔

ہُڑکا کرنا:
بچہ کا کسی کو یاد کر کے مچلنا، رونا۔

ہڑکائی کتیا:
لڑاکو، جھگڑالو، کٹکھنی، ہر ایک کے سر ہونے والی۔

ہُڑدنگی:
آوارہ گرد، بے ہودہ۔

ہزاروں گھڑے پانی پڑ گیا:
نہایت شرمندگی حاصل ہوئی۔

ہزاروں گھڑے پانی کے بھرنے ہیں:
ابھی بہت سی دشواریاں باقی ہیں۔

ہزار ہاتھی گھٹے گا تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا:
دولت مند کتنا ہی غریب ہو پھر بھی مفلس پر غالب رہے گا۔

ہزاری بزاری:

بازاری میں بیٹھنے والا، غیر معتبر، بے اعتماد۔

ہُشت گڈی کرتے پھرنا:

آوارہ پھرنا، دنگا کرنا، خاک اڑاتے پھرنا۔

ہشت مُشت:

دھکا پیل، مار پیٹ۔

ہفت ہزاری:

دولت مند، منصب دار، بادشاہی عہدے دار۔

ہک دک رہ جانا:

ہچک رہ جانا، متحیر ہونا۔

ہلاہل:

تلخ، نہایت کڑوا۔

ہلدی لگی نہ پھٹکری پٹاخ بہو آن پڑی:

بلاکوشش کسی مطلب کا حاصل ہو جانا۔

ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا:

گرہ کا کچھ نہ خرچ ہو اور کام بن جائے۔

ہلکا لہو:

وہ شخص جس پر نظر بد جلدی اثر کرے۔

ہل کے پانی نہ پینا:

نہایت کاہل اور آرام طلب ہونا۔

ہُلہلا اُٹھانا:

شگوفہ چھوڑنا، انوکھی بات پیدا کرنا، فتنہ کھڑا کرنا۔

ہماری بلی ہمیں سے میاؤں:

ہمارا ہی پروردہ اور ہمیں سے اترائے۔

ہماہمی:

انانیت، کبر، خود پسندی۔

ہمک ہمک کے چلنا:

مٹک مٹک کے چلنا۔

ہمک ہمک کی چندی:

بال کی کھال، چھان بین کرنا۔

ہنس ہنس کھایئے پھوہڑ کا مال:

بے وقوف کا مال کھانے میں کوئی احسان مندی نہیں۔

ہنکارا بھرنا:

ہاں ہوں کرنا۔

ہوائی دیدہ:

شوخ چشم بے مرّوت جسے ایک جگہ قرار نہ ہو۔

ہوائیاں اُڑنا:

منہ فق ہونا، لب خشک ہونا۔

ہوتا سوتا:

مرا جیتا، رشتہ ناتے کا زندہ یا مردہ۔

ہوت جوت والا:

صاحب ثروت امیر کبیر۔

ہُوحق ہو جانا:

بالکل ویران ہو جانا۔

ہُوش:
فہم، عقل۔
ہوش کی دوا کرو:
عقل کا علاج کرو۔
ہوش کے ناخن لو:
شعور سیکھو، عقل پکڑو۔
ہُوک:
وہ درد جو سینے میں ٹھہر ٹھہر کر اُٹھتا ہے۔
ہُولڑ:
ننھا بچہ، جنا ہوا بچہ۔
ہونسنا:
نظرِ بد لگانا، حسد کرنا۔
ہئی پڑنا:
ہائے ہائے بچنا، واویلا ہونا۔
ہیئے کی پھوٹنا:
کور باطن ہونا۔ برا بھلا نہ جاننا۔
یا بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے:
معاملہ ادھر یا ادھر کچھ بھی ہو یہ کام ضرور کرنا ہے۔

یا تو ہنسا موتی چگے یا لنگن ہی کر جائے:
شریف آدمی اگر کھائے گا تو عزت کی روٹی کھائے گا۔
پُوس کو نے گھس:
اس مہینے میں جاڑا شدت سے پڑتا ہے۔
یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے:
یعنی یہاں کی ہر بات انوکھی ہے۔
یہاں کچھ نال تو نہیں گڑا:
اس جگہ تمھاری موروثیت یا استحقاق تو نہیں ہے۔
یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی:
یہ کام پورا ہوتا نہیں دکھائی دیتا۔
یہ پوت نہ بنجے جائیں گیہوں دے کر گاجر کھائیں:
چٹوری اولاد کا بنج ہونا دشوار ہے۔
یہ کس کا موت ہے:
یہ کس کا نطفہ ہے، کس کا تخم ہے۔
یہ منہ اور مسور کی دال:
یہ منہ اس کا اور منصب کے لائق نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆